عطائے رسول فی الہند، قطب العارفین، سند الموحدین

سیرت طیبہ

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری

المعروف

خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ

مؤلف
شبیر حسین چشتی نظامی

اکبر بک سیلرز لاہور

سیرتِ پاک

عطائے رسول فی الہند، قطب العارفین، سند الموحدین

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری

المعروف

خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ

مؤلف

شبیر حسین چشتی نظامی

ناشر

اکبر بک سیلرز

زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور Ph: 7352022

نام کتاب .... سیرت پاک خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ

مؤلف .... شبیر حسین چشتی نظامی

تعداد ۶۰۰

کمپوزنگ .... عبدالسلام/قمرالزمان رائل پارک لاہور

کاپی پیسٹنگ .... تنویر احمد

تاریخ اشاعت .... نومبر ۲۰۰۴ء

قیمت .... -/120 روپے

ملنے کا پتہ

اکبر بک سیلرز

زبیدہ سنٹر 40 اُردو بازار لاہور

انتساب

پیر طریقت

حضرت خواجہ نصر محمود چشتی نظامی سلیمانی رحمۃ اللہ علیہ

کے نام

فہرست خواجہ غریب نواز

سلطان الہند غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ

سلطان سریر کون و مکان سلطان الہند غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ
اورنگ نشین بزم جہاں سلطان الہند غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ
نور نظر نوشاہ دنیٰ لخت جگر ابن زہرا رحمۃ اللہ علیہ
تنویر رخ شاہ مرداں رضی اللہ عنہ سلطان الہند غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ
تاج دوسرا غوث العرفا مخدوم جہاں محبوب خدا
ظل سبحان نور یزداں سلطان الہند غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ
آئینہ انوار رحماں گنجینہ اسرار عرفاں
مجموعہ آیات قرآن سلطان الہند غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ
اے ساقی بغداد و سنجر میخوار کو دے جام کوثر
فردوس بنا بزم رنداں سلطان الہند غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ
کوثر کی ہے بارش روزانہ ہے روکش جنت میخانہ
تم آئے جو بن کر پیر مغاں سلطان الہند غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ
ان مست نگاہوں کے قرباں اک جام کا ہوں کب سے خواہاں
کردے مخمور مئے عرفاں سلطان الہند غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ
تم ہو جو مکیں آباد ہے دل، اجمیر ہے دل، بغداد ہے دل
دل تم پہ میں دل پر ہوں قربان سلطان الہند غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ
مشکل کو میری آساں کردو مغموم ہے دل شاداں کردو
بہر شرف غوث جیلاں رضی اللہ عنہ سلطان الہند غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ
جلووں کی نچھاور شام و سحر اجمیر سے اپنے ضیا پر کر
سینہ کو بنا طور عرفاں سلطان الہند غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ

فلک کے چاند تاروں سے کوئی پوچھے مقام ان کا
تجلی ہی تجلی ہے جہاں لکھا ہے نام ان کا

نائب مصطفیٰ دریں کشور فخر پیغمبران معین الدین رحمۃ اللہ علیہ

حدیث قدسی میں ہے اولیائی تحت قبائی لا یعرفھم غیری (میرے اولیاء میری قبا کے نیچے ہیں۔ ان کے درجہ اور منزلت کو میرے سوا کوئی نہیں جانتا) جب حق تعالیٰ نے اپنے اولیاء دوستوں کی عظمت و منزلت کو دنیا کی نظروں سے پوشیدہ رکھا ہے اور ان کے اصلی خدوخال کی شناخت بدون تعلیم خداوندی ممکن نہیں تو مجھ جیسے بے بضاعت اور ناکارہ روزگار کیا مجال کہ کسی ولی اللہ کا صحیح تعارف ناظرین کرام کے سامنے پیش کرسکوں۔

جس ذات مقدس کو سرکار رسالت ماب صلی اللہ علیہ وسلم نے برعظیم ہند کی ہدایت کیلئے خاص طور پر اپنا جانشین مقرر فرمایا ہو۔ جس پر رحمۃ للعالمین کی خاص نظر عنایت ہو۔ جو مولا علی کا لاڈلا اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کا تارا ہو۔ جس کی پیدائش کے وقت آسمان کے فرشتے استقبال اور مبارکباد کیلئے آئے ہوں۔ جس کی عظمت و جلالت کی خبر سرکار غوثیت ماب نے دی ہو۔ جو خواجہ خواجگان حضرت خواجہ خواجگان کو فخر ہو۔ جس کو اور جس کے مریدوں کو حق تعالیٰ نے مغفرت کی بشارت دی ہو۔ جس نے فرمایا ہو کہ قیامت کے دن اپنے مریدوں کو بخشوائے بغیر جنت میں قدم نہ رکھوں گا۔

اس ذات منبع خیر و برکات کا تعارف ناظرین کرام کے سامنے پیش کرنا درحقیقت میری طاقت سے بالاتر ہے۔ نہ قلم میں اتنی سکت ہے کہ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کا حقیقی مقام رقم کیا جاسکے۔ نہ زبان میں اتنی طاقت ہے کہ الفاظ و حروف کی صورت میں بیان کیا جاسکے۔ نہ الفاظ و حروف کا اتنا ذخیرہ ہے کہ جذبات عقیدت پیش کئے جا سکیں لیکن قطب العالم حضرت شیخ کلیم اللہ ولی قدس سرہ کی درگاہ معلیٰ کے سجادہ نشین

فضیلت ماب صاحبزادہ محمد مستحسن صاحب فاروقی زید مجدا کے حکم سے مجبور ہوں۔ الا ام الافوق الارب یہ صفحات محبت اور دلی عقیدت کے ترجمان ہیں۔ان میں نہ عبارت آرائی ہے نہ رنگینی۔خواجہ غریب نواز کی زندگی کا عکس جمیل ہے۔ مجھے امید ہے کہ ناظرین کرام اس بابرکت کتاب کے مطالعہ سے خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی غریب پروری اور روحانی فیوض و برکات سے مالامال ہوں گے۔خواجہ اجمیری کی روحانیت دینی اور دنیاوی ترقی میں معین و مددگار ہوگی۔

راقم الحروف کو اپنی علمی بے بضاعتی کا اقرار ہے۔ ناظرین کرام اگر کسی جگہ غلطی پائیں تصحیح فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

والعفو عند کرام الناس مامول

غلامِ غلامانِ چشت

شبیر حسین چشتی نظامی

سلام اے رونق بزم جہاں خواجہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ

سلام اے خواجہ دوراں سلام اے ہند کے سلطان
سلام اے جان مشتاقاں سلام اے عاشق یزداں

سلام اے حامی بیچارگان خواجہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
سلام اے مونس ہر خستہ جاں خواجہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ

سلام اے محرم اسرار اے ہندالولی خواجہ رحمۃ اللہ علیہ
سلام اے مطلع انوار اے ہندالولی خواجہ رحمۃ اللہ علیہ

سلام اے رونق بزم جہاں خواجہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
سلام اے زینت خلدوجناں خواجہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ

سلام اے والئی ہندوستان عثمان رحمۃ اللہ علیہ کے پیارے
سلام اے افتخار خواجگان عثمان رحمۃ اللہ علیہ کے پیارے

سلام اے جان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ
سلام اے دلبر حیدر معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ

سلام اے چشتیوں کے رہنما خواجہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
سلام اے اولیاء کے پیشوا اجمیر کے خواجہ رحمۃ اللہ علیہ

سلام اے مرشد پاکاں سلام اے پیر قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ
سلام اے خسرو خوماں سلام اے شیخ باتمکین

سلام اے راز معراج کمالات فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ
سلام اے درہ التاج کمالات فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ

سلام اے تاج بخش و صدر اورنگ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ
سلام اے روح آواز خوش آہنگ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ

سلام اے مشعل راہ طریقت رہبر عالم
سلام اے زینت بزم محبت رہبر عالم

سلام اے چارہ گر ہم بیکسوں ہم بے نواؤں کے
سلام اے داد رس درویشوں مسکینوں گداؤں کے

سلام خادمی اے خادموں کے مقتدا سن لے
غریبوں کا سلام اے خواجہ رحمۃ اللہ علیہ ہر دوسرا سن لے

ہندوستان کو خواجہ غریب نواز کی ضرورت کیوں تھی؟

ہندوستان دنیا کا وہ قدیم اسلامی و تاریخی ملک ہے کہ بجز مکرمہ و مدینہ طیبہ کے کوئی دوسرا ملک شرافت اور بزرگی کے لحاظ سے اس کا ہم پلہ نہیں۔ یہی دنیا کا وہ پہلا ملک ہے جہاں ابوبشر حضرت آدم علیہ السلام جنت سے نازل ہوئے۔ اولاد پیدا ہوئی مسلسل بڑھی اور رفتہ رفتہ دنیا میں پھیلی۔

حضرت آدم علیہ السلام مسلمان تھے۔ خدا کے سچے نبی تھے۔ جبرئیل علیہ السلام نے کوہ سراندیپ پر اذان دی۔ ہندوستان کے بلند پہاڑ کی چوٹی سے توحید و رسالت کی صدا بلند ہوئی۔

حضرت آدم علیہ السلام کے دو لڑکے کے قابیل و ہابیل تھے۔ قابیل نے ہابیل کو قتل کیا دنیا میں معصیت کی بنیاد ڈالی اور حضرت آدم علیہ السلام کے انتقال کے بعد اسلام ترک کر کے کفر اختیار کیا۔ اسی زمانے سے اولاد آدم میں دو مذہب کفر و اسلام پیدا ہو گئے جو آج تک بلکہ تا قیام قیامت باقی اور موجود رہیں گے۔

شیطان چونکہ عہد کر چکا تھا کہ اولاد آدم کو گمراہ کئے بغیر چین سے نہ بیٹھوں گا۔ یہ موقع اس کیلئے مناسب تھا لوگوں کو بت پرستی، ستارہ پرستی، آتش پرستی میں مبتلا کر دیا۔ اولاد آدم مختلف گروہوں میں تقسیم ہو گئی۔ کچھ لوگ اپنے باپ آدم علیہ السلام کے مذہب پر قائم رہے، کچھ بت پرست ہو گئے۔ کچھ لوگوں نے مظاہر پرستی شروع کر دی۔ ان مختلف جماعتوں کے معتقدات میں چونکہ بنیادی اختلاف تھے اس لئے ارباب مذاہب میں عداوت کی بنیاد پڑ گئی۔

اس حالت کو دیکھتے ہوئے حق تعالیٰ نے گمراہ لوگوں کی ہدایت کیلئے حسب ضرورت انبیاء کرام بھیجنے شروع کئے جنہوں نے اپنی قوم کو دین حق کی تبلیغ کی اور شیطان کی راہ پر چلنے سے روکا مگر دنیا کے ابتدائی دور میں اسلام اور کفر کی دو راہیں پیدا ہو گئی تھی۔ وہ باقی رہیں ہندوستان میں بھی نبی آئے ہوں گے۔ وحی آسمانی نے چونکہ ہمیں ان کے نام اور حالات نہیں بتائے اس لئے یقین وادحان کے ساتھ ہم کسی بزرگ کا نام نہیں لے سکتے کہ وہ اس ملک کے پیغمبر واتار تھے۔ بہر حال جو بھی ہوں وہ ہماری نظر میں معزز و محترم ہیں۔ ان کی نبوت پر ہمارا ایمان ہے ظاہر ہے کہ اس ملک میں جو نبی آیا ہوگا۔ اس نے اہالیان ہندو دین حق کی تعلیم سیامنسیا ہو گئی۔ کوئی جاننے والا نہ رہا کہ اس ملک میں جو نبی آیا تھا اس کی تعلیم کیا تھی اور وہ کس زمانے میں آیا تھا۔

بعثت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بیشتر دنیا میں گمراہی کی گھٹا ٹوپ تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ فاران کی چوٹیوں سے جب آفتاب نبوت طلوع ہوا مرکز کفر و شرک سے گمراہی کی تاریکی چھٹ گئی۔ عرب کا ذرہ۔ ذرہ نبوت سے تاباں اور درخشاں ہو گیا۔

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ختم الرسل اور خاتم الانبیاء تھے۔ آپ دنیا کے سب سے آخری نبی اور رسول تھے۔ پیغمبر آپ کی ذات پر ختم ہو چکی تھی۔ آپ کے بعد آپ کے جانشین خلفائے راشدین اور ان کے بعد صلحائے امر قرار پائے۔ ان اکابرین ملت نے اپنا فریضہ منصبی پوری ذمہ داری اور خوش اسلوبی کے ساتھ ادا کیا۔ پہلی ہی صدی ہجری میں اسلام کی روشنی عرب سے نکل کر اقصائے عالم کو منور کرنے لگی۔ دور افتادہ ممالک بھی اسلام کی روشنی سے جگمگ جگمگ کرنے لگے۔

عہد صحابہ و تابعین میں اسلامی فتوحات سیل رواں کی طرح بڑھیں۔ روم اور فارس کی عظیم طاقتوں کے مغلوب ہو جانے کے بعد کس طاقت کی مجال تھی کہ اسلام سے ٹکر لیتی جس نے بھی ٹکر لینے کی کوشش کی خود ہی پاش پاش ہو گی۔

مسلمان مختلف ممالک دیار و امصار میں پھیل گئے۔ اس زمانے کے مسلمان اسلام کی جیتی جاگتی تصویر تھے۔ ان کے اخلاق و اعمال سے متاثر ہو کر دنیا کی قومیں مسلمان ہو گئیں اور وہ وقت آ گیا کہ اسلام دنیا کا سب سے بڑا مذہب کہلانے لگا اور مسلمانوں کی حکومت و

سیاست کے آگے دنیا کو سرخم کرنا پڑا۔

ہندوستان کے ساحلی مقامات پر مسلمان پہلی صدی ہجری میں آباد ہو گئے تھے۔ اس زمانے کے راجہ موجودہ زمانے کے لوگوں کی طرح کج بحث اور ہٹ دھرم نہ تھے۔ انہوں نے اسلام کی حقانیت کے آگے سرخم کر دیا۔ رفتہ رفتہ ساحلی مقامات پر مسلمانوں کی نو آبادیاں قائم ہو گئیں۔ ہندوستان چونکہ بہت بڑا ملک تھا۔

اس لئے یہاں کے باشندوں کے دلوں میں اسلام کے گھر کرنے میں دیر لگی۔ اس زمانے میں ذرائع آمدورفت محدود اور تنگ تھے۔ سلطان محمود غزنوی کے حملہ نے ہندوستان کی تاریخ میں ایک نیا باب کھول دیا تھا۔ مسلمانوں کے خلاف تعصب اور نفرت کا دریا تیزی سے بہنے لگا۔ شیطانی جیت کیلئے دعوت حق پیغام موت تھی۔ ہندوستان کی متحدہ طاقت اس کے مقابلے کیلئے سامنے آئی۔ پے در پے کئی حملوں میں گو کامیابی نہ ہوئی لیکن چونکہ حق حق ہے اور باطل باطل، باطل حق کے مقابلہ میں قدم جما کر نہ ڈٹ سکا۔ حق کو فتح ہوئی۔ باطل کا مغرور سر حق پرستوں کے قدموں میں آ کر رہا۔

سلطان محمود غزنوی کے پہلے حملہ کے بعد مسلمانوں سے انتہائی نفرت اور مخالفت کا یہ عالم تھا کہ اس ملک کا کوئی باشندہ کسی مسلمان کی صورت دیکھنا گوارا نہ کرتا تھا۔ فوراً موت کے گھاٹ اتار دیا جاتا تھا۔ اجمیر شریف میں اگر کوئی بھولا بھٹکا مسلمان چلا آتا تو اس کی اس مقام پر گردن مار دی جاتی تھی۔ جہاں اب اڑھائی دن کا جھونپڑا موجود ہے۔

قدرت چونکہ اپنے بندوں پر نہایت شفیق اور رحم ہے۔ اس ملک کی ہدایت کے لئے دربار نبوت سے خواجہ خواجگان حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کا انتخاب عمل میں آیا۔ حضرت خواجہ غریب نواز اس ملک میں تشریف لائے اور اس شان سے تشریف لائے کہ ان کے پاس فوج تھی نہ آلات حرب۔ اجمیر شریف کو اپنی راجدھانی قرار دیا اور بصد عز و شکوہ تمام ملک پر روحانی فرمانروائی کرنے لگے۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ دنیاوی بادشاہ نہ تھے۔ روحانی فرمانروا تھے خدا کی غیبی طاقتیں ان کی پشت پر تھیں۔ اجمیر کا راجہ پرتھوی راج حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ کی مخالفت پر اپنی طاقت کو حرکت میں لایا مگر کامیاب نہ ہو سکا۔ اس کی فرمانروائی کا گھمنڈ

سلطان شہاب الدین غوری کی فوجوں کے ہاتھوں خاک میں مل گیا۔ ہندوستان میں ایک چھوٹی سی اسلامی حکومت قائم ہوگئی۔ بعد میں رفتہ رفتہ سارا ملک اسلام کے زیرنگیں آ گیا اور تقریباً ۷ صدی تک مسلمان بادشاہ اس ملک پر حکومت کرتے رہے۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ جس وقت ہندوستان تشریف لائے۔ اس وقت ارواح پر موت کی سی کیفیت طاری تھی' دلوں میں شکستگی تھی۔ جسم گناہوں کے بوجھ سے دبے ہوئے تھے۔ چھوت چھات اور ذات کی اونچ نیچ سے انسانوں کو بہائم کے درجہ پر پہنچا دیا تھا۔ چار بڑی ذاتوں کے علاوہ دوسری ذاتوں کو بڑی ذاتوں کے ساتھ تو کجا درجہ انسانیت تک حاصل نہ تھا۔ روحیں تڑپ رہی تھیں۔ دل بے قرار تھے۔ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی تشریف آوری سے اس ملک پر باران رحمت برسی تڑپتی روحوں اور بے قرار دلوں کیلئے سامان راحت میسر ہوا۔ رحمت اور برکت کے دریا بہنے لگے۔ فیضان معرفت کے چشمے پھوٹ پڑے۔ ہدایت اور رہنمائی کی شمعیں روشن ہوگئیں۔ ہندوستان کی خشک وادی سبزہ زار بن گئی۔ پیاسے سیراب ہوگئے۔ ظلمت کافور ہوگئی۔

اب اجمیر پرتھوی راج کے زمانہ کا اجمیر نہ تھا۔ اجمیر اسلام کی سادگی کا منظر تھا۔ جہاں دن رات قرآن پاک کی تلاوت ہوتی تھی۔ جہاں راتیں ہوحق کے نعروں سے گونجتی رہتی تھیں۔ جہاں پوری پوری رات عبادت ذکر اور تلاوت کلام الٰہی میں بسر ہوتی تھی۔ جہاں اونچ نیچ کا کوئی سوال نہ تھا۔ ہر اونچ نیچ کے ساتھ یکساں برتاؤ کیا جاتا تھا۔ جہاں شب و روز و شب ارشادات رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے چرچے رہتے تھے۔ جہاں اصحاب صفہ کے نمونے کے لوگ ڈھالے جاتے تھے۔ جہاں استغنا اور ماسوی اللہ سے بے پروائی کا یہ عالم تھا کہ سلاطین۔ امراء جاگیردار بڑے بڑے نذرانے پیش کرتے تھے جو پائے حقارت سے ٹھکرا دیئے جاتے تھے۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نبی یا رسول نہ تھے مگر ان کا پرتو یا عکس ضرورت تھے۔ ان کے اخلاق اخلاق رسول تھے۔ ان کی زندگی حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا نمونہ تھی۔ ان کے اعمال میں اعمال رسول کی جھلک تھی وارث علوم نبوت و تعلیمات رسالت تھے۔ نائب رسول اللہ تھے۔

نائب مصطفیٰ دریں کشور
فخر پیغمبراں معین الدین رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے محبت اخلاق کی تلوار سے ہندوستان فتح کیا۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی محبت واخلاق کی تلوار سے عرب کی سرزمین کو مسخر کیا تھا۔ حضور سرور کائنات نے اعلائے کلمۃ اللہ کیلئے اپنا تن من قربان کر دیا تھا۔ سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنا تن من اشاعت دین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں قربان کر دیا۔ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کے گرم ریت اور پتھروں کو طے کر کے مدینہ آباد کیا تھا۔ سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ہزارہا میل کوہستان اور ریگستان طے کر کے اجمیر کو دم قدم سے برکت بخشی۔ سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے اس ملک میں آ کر دین کی وہ خدمت انجام دی۔ جو درحقیقت نبی کے درجہ اور مقام کا آدمی ہی انجام دے سکتا ہے۔

فخر کون و مکان معین الدین رحمۃ اللہ علیہ

خواجہ خواجگان معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
فخر کون و مکان معین الدین رحمۃ اللہ علیہ

سر حق رابیاں معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
بے نشاں رانشاں معین الدین رحمۃ اللہ علیہ

مظہر و جلوہ گاہ نور قدم
آفتاب جہاں معین الدین رحمۃ اللہ علیہ

مرشد و رہنمائے اہل صفا
ہادئ انس و جاں معین الدین رحمۃ اللہ علیہ

خواجہ لامکاں و قدس مکاں
آسماں آستاں معین الدین رحمۃ اللہ علیہ

عاشقاں رادلیل راہ یقین
سر راہ گماں معین الدین رحمۃ اللہ علیہ

قرب حق اے نیاز اگر خواہی
ساز درد زباں معین الدین رحمۃ اللہ علیہ

(حضرت شاہ نیاز احمد بریلوی)

ہندوستان اور مسلمانوں پر خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے احسانات

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ اگرچہ چشت کے باشندہ نہ تھے۔ مگر چشتی اس لئے کہلائے کہ آپ کے مشائخ اہل چشت تھے۔ سلسلہ عالیہ چشتیہ میں حضرت خواجہ ابواسحٰق شامی رحمۃ اللہ علیہ سب سے پہلے بزرگ ہیں۔ جن کے نام کے ساتھ تذکروں میں چشتی مرقوم ہے۔ حضرت خواجہ ابواسحاق شام کے باشندہ تھے اور حضرت خواجہ ممشاد علوی دینوری کے مرید تھے۔ جس وقت آپ حضرت خواجہ ممشاد کی خانقاہ میں بغداد شریف حاضر ہوئے اور انہوں نے آپ کا نام دریافت کیا تو عرض کیا۔ ابواسحٰق شامی"۔

حضرت خواجہ ممشاد نے فرمایا:

آج سے لوگ تمہیں ابواسحاق چشتی کہہ کر پکاریں گے اور جو شیخ تیرے سلسلہ ارادت میں داخل ہوگا۔ وہ قیامت تک چشتی کہلائے گا۔ (خزینۃ الاصفیاء)

تعلیم و تربیت کے بعد حضرت خواجہ ممشاد نے آپ کو لوگوں کی ہدایت کیلئے چشت روانہ کر دیا۔ چشت پہنچ کر ان کی جدوجہد سے ایک عظیم الشان سلسلہ کی داغ بیل پڑ گئی اور گنے چنے ایام میں چشت روحانی نظام کا مرکز بن گیا۔ "آئینہ تصوف" میں خاندان چشت کی وجہ تسمیہ بھی تحریر ہے کہ سلسلہ عالیہ چشتیہ کے چار مشائخ حضرت خواجہ ابواحمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ ناصر الدین ابومحمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ ابویوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ ناصر الدین محمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ ابویوسف چشتی اور حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ چشت کے رہنے والے تھے۔

اسی جگہ ان حضرات کے مزار مبارک ہیں۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ چونکہ سلسلہ چشتیہ کے ایک ممتاز شیخ تھے اس لئے آپ کے اسم گرامی کے ساتھ بھی چشتی لکھا جانے لگا اور آپ خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے مشہور ہو گئے۔

ہندوستان میں چشتی بزرگوں کی آمد:

ہندوستان میں اگرچہ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی تشریف آوری سے بہت پہلے مشائخ چشت تشریف لا چکے تھے لیکن چشتیہ سلسلہ ہندوستان میں آپ کی تشریف آوری کے بعد شروع ہوا۔ نفحات الانس مصنفہ علامہ عبدالرحمٰن جامی میں مذکور ہے کہ حضرت خواجہ ابو محمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ سلطان محمود غزنوی کے ساتھ ہندوستان تشریف لائے تھے مگر ان کی تشریف آوری اور قیام چونکہ عارضی اور وقتی تھا اس لئے ان کو موقع نہ مل سکا کہ سلسلہ کی اشاعت میں سرگرمی اور جدوجہد فرماتے۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ جس زمانے میں ہندوستان تشریف لائے تھے۔ وہ پرتھوی راج چوہان کا عہد تھا۔ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے اجمیر کو اپنا ہیڈ کوارٹر بنا کر تبلیغ و اشاعت کا کام شروع کر دیا۔ لوگ جوق در جوق خدمت اقدس میں حاضر ہو کر نعمت اسلام سے فیضیاب ہونے لگے۔ ہندوستان کے کفر کدہ میں اسلام کی روشنی پھیلنے لگی۔ کچھ ہی دنوں میں ہندوستان میں مسلمانوں کی حکومت قائم ہو گئی۔ سیر الاولیاء میں ہے۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی ایک بڑی کرامت یہ بھی ہے کہ ہندوستان کافروں اور بت پرستوں کا ملک تھا۔ ہندوستان کے سرکش حکام ''اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی'' کا نعرہ لگایا کرتے تھے۔ غیر اللہ کی پرستش کرتے تھے۔ مخلوق کو خدا کا شریک قرار دیتے تھے۔ اینٹ پتھر درخت گائے اور اس کے گوبر تک کو سجدہ کرنے سے گریز نہ کرتے تھے۔ کفر کی ظلمت کے تالے ان کے دلوں پر لگے ہوئے تھے۔ حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ کی تشریف آوری سے یہ ملک اسلام کے نور سے روشن ہو گیا۔

روحانی اور سماجی انقلاب

جس وقت حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ اجمیر میں تشریف لائے۔ اس وقت ہندوستان خدا کے تصور اور اس کے نام سے بھی ناواقف تھے۔ ۳۶۰ بلکہ ہزاروں بتوں کی پوجا کی جاتی تھی۔ قدرتی کاموں کو سرانجام ان کے معتقدات کے مطابق مختلف بتوں کے سپرد تھا۔ حد یہ ہوگئی تھی کہ درختوں، جانوروں، آگ، دریا اور تمام مناظر قدرت کی پرستش کی جاتی تھی۔ گائے کے تقدس کا یہ عالم تھا کہ اس کے پیشاب اور گوبر کو طاہر مطہر (پوتر) یعنی خود بھی پاک اور دوسری ناپاک چیزوں کو پاک کرنے والا اعتقاد کیا جاتا تھا۔ گائے کا پیشاب اور گوبر تک بطور تبرک غذا میں شامل کیا جاتا تھا۔

خیر یہ بات تو ضمناً آ گئی چار بڑی ذاتوں کے علاوہ دوسری ذاتیں شودر کہلاتی تھیں۔ ہم مذہب ہونے کے ساتھ ساتھ یہ ذاتیں اس درجہ حقیر و ذلیل تصور کی جاتی تھیں کہ ان کے متعلق ان چار ذاتوں کا یہ اعتقاد تھا کہ یہ لوگ ہماری ذاتی خدمت کیلئے پیدا کئے گئے ہیں۔

شودر بڑی ذاتوں کے خدمتگار تھے۔ یہ لوگ اس قدر حقیر اور کمتر سمجھے جاتے تھے کہ بڑی ذاتوں کی عبادت گاہوں میں ان کو داخلہ کی اجازت نہ تھی۔ جن علاقوں میں بڑی ذات کے لوگ آباد تھے ان علاقوں میں ان لوگوں کی آبادکاری ایک امر محال تھی۔ بڑی ذات والوں کے کنوؤں سے ان کو پانی بھرنے کی اجازت نہ تھی۔

غرض یہ کہ اس زمانے میں جو کچھ تھے وہ بڑی ذاتوں کے لوگ تھے نیچے طبقے کے لوگ تو جانوروں کے برابر سمجھے جاتے تھے۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے اسلام کا نظریہ توحید و مساوات ہندوستان کے سامنے عملی حیثیت میں پیش کیا۔ مخلوق الٰہی جو جانوروں کی طرح زندگی بسر کرتے کرتے تنگ آ گئی تھی حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں جھک گئی۔ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی نظر کیمیا اثر کا یہ عالم تھا کہ

حضرت خواجہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ کی نظر جس فاسق پر پڑ جاتی تھی وہ تائب ہو کر

پھر کبھی گناہ کے قریب نہ جاتا تھا۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ جس وقت اجمیر تشریف لائے اور جس جگہ آپ نے قیام فرمایا۔ وہ جگہ سادھوؤں اور بڑے بڑے مہاتماؤں کا مسکن تھی۔ یہ لوگ آس پاس کے مندروں یا پہاڑی گپھاؤں میں رہا کرتے تھے۔ حضرت خواجہ کی تشریف آوری کے بعد یہ لوگ حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آنے لگے۔ کبھی کبھی ناقوس اور گھنٹے ساتھ لاتے۔ ناقوس اور گھنٹے بجا بجا کر عبادت اور کمالات کا مظاہرہ کرنے لگتے۔ عبادت سے فراغت کے بعد حضرت خواجہ پر نظر ڈالتے۔ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ قرآن پاک کی تلاوت شروع کر دیتے۔

سادھو مبہوت ہو جاتے اور ان پر وہ کیفیت طاری ہو جاتی کہ جو کسی راگنی اور کسی عمدہ سے عمدہ نغمہ ساز سے حاصل نہ ہوتا تھا۔ یہ نغمہ سرمدی ان کے دلوں کو اس درجہ بے قرار کر دیتا کہ وہ بے اختیار اسلام قبول کر لیتے تھے۔

کفر تر کی کا خاتمہ

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عرب میں توحید کا نعرہ بلند کیا۔ سارا عرب بھنا اٹھا۔ صرف معدودے چند حضرات نے آپ کی دعوت پر لبیک کہا۔ دشمنوں نے ستانے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔ وطن چھوڑ کر بے وطن ہوئے وہاں بھی دشمنوں نے آپ کو چین سے بیٹھنے نہ دیا۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ بھی یہی واقعہ پیش آیا۔ پرتھوی راج کی ماں نے علم نجوم کی مدد سے بیٹی کو بتلایا کہ تیری سلطنت ایک فقیر کے ہاتھوں برباد ہو گی۔ اس فقیر کا حلیہ شکل صورت بھی بتلا دی تھی۔ پرتھوی راج نے حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی تشریف آوری سے قبل تمام تر قلمرو میں حکم نافذ کیا تھا کہ اس صورت شکل میں کوئی درویش اگر حدود سلطنت میں داخل ہو تو اس کو فوراً گرفتار کر لیا جائے جس وقت آپ لاہور سے روانہ ہو کر علاقہ پٹیالہ میں داخل ہوئے تو راجہ کے سپاہیوں نے شناخت کر لیا۔ گرفتاری یا علانیہ ایذا رسانی کی ہمت تو نہ کر سکے۔ فریب دے کر راجہ کی خوشنودی حاصل کرنا چاہتے

تھے۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو بروقت متنبہ کر کے دشمنوں کے ارادہ شر سے مطلع کر دیا۔ دشمن منہ دیکھتے رہ گئے اور آپ سیدھے دہلی تشریف لے آئے۔ اس وقت دہلی شہر اس جگہ آباد تھا جو آج کل مہرولی کے نام سے مشہور ہے۔ جہاں قطب کی لاٹ اور مسجد قوت الاسلام موجود ہے۔

دہلی پہنچے تو لنگوٹی اور انگوچھا پہننے والے بیخ پا ہو گئے۔ آپ کے رعب و جلال کی وجہ سے تکلیف پہنچانے کی ہمت تو کسی کو نہ ہوئی۔ کھانڈے راؤ حاکم ولی کو مجبور کیا گیا کہ ان فقیروں کو دہلی سے نکال دیا جائے۔ ان کی موجودگی ہمارے دیوتاؤں پر شاق ہے۔ اگر یہ لوگ شہر بدر نہ کئے گئے تو دیوتاؤں کا قہر تباہی سلطنت کا باعث ہوگا۔ کھانڈے راؤ حاکم دہلی نے حکم جاری کر دیا کہ ان فقیروں کو دہلی کی حدوں سے باہر کر دیا جائے۔

حکومت کے کارندے تعمیل کیلئے پہنچے۔ حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ کی من موہنی صورت دیکھتے ہی ان کے قویٰ شل ہو گئے۔ حضرت خواجہؒ کے مواعظ اور اعلیٰ اخلاق نے ان کے دل کی دنیا بدل دی۔ آئے تھے حضرت خواجہؒ کو شہر بدر کرنے خود ہی خواجہ کی زلف گرہ کے اسیر ہو گئے۔

اجمیر شریف پہنچنے کے بعد راجہ پرتھوی راج نے بھی آپ کو شہر سے نکل جانے کا نوٹس دیا۔ ابھی راجہ اسی انتظار میں تھا کہ خواجہ صاحب کب تعمیل حکم کرتے ہیں۔ قضا و قدر کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ شہاب الدین غوری کا اعلان جنگ پہنچا۔ حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ کو شہر بدر کرنا بھول گیا۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ پر پرتھوی راج کا داؤ نہ چل سکا تو اس نے خواجہ رحمۃ اللہ علیہ کے معتقدین اور غریب مسلمانوں کو گرفتار کر لیا۔ تبدیلی مذہب پر مجبور کیا۔ ظلم و ستم اور حق سے انحراف کی حد ہو گئی تھی اور وہ وقت آ گیا کہ غوری سپاہی کی تلوار سے میدان جنگ سے دور راجہ پرتھوی راج مارا گیا۔ کفر کی سلیمانی کا دور دورہ ختم ہو گیا۔

اشاعت اسلام اور اسلامی حکومت کا قیام:

یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ ہندوستان میں بشمول پاکستان گیارہ کروڑ

مسلمانوں کا وجود حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے دم قدم کی برکت ہے۔ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کا سب سے بڑا کارنامہ یا کرامت یہ ہے کہ آپ کی تشریف آوری سے ہندوستان میں اسلام کی روشنی پھیل گئی جہاں صبح و شام سوائے ناقوسوں کی صداؤں کے کوئی خدا کا نام پکارنے والا نہ تھا وہاں آہستہ آہستہ خدا کے نام لیوا پیدا ہو گئے۔ رفتہ رفتہ وہ وقت آ گیا کہ اللہ اکبر کی صداؤں میں ناقوس کی آواز دب گئی۔ جہاں کوئی شخص خدا کو پوچھنے والا موجود نہ تھا وہاں لاکھوں کروڑوں خدا کے پرستار ہو گئے۔

مذہب کی ترقی کے ساتھ ساتھ خدا نے مسلمانوں کو اسلامی حکومت بھی عطا فرما دی۔ مذہب کی ترقی کے ساتھ حکومت کو بھی ترقی حاصل ہوتی رہی۔ اسلام ہندوستان کا حکمران مذہب بن گیا۔ اسلام کی سیادت کے آگے سب کو سر تسلیم کرنا پڑا۔

تاریخی واقعات اور حقائق کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان میں اسلام کا عروج خواجگان چشت کی روحانی برکات کا اثر تھا۔ جب تک مسلمان سلطان الہند خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے دامن رحمت سے وابستہ رہے ان کو روز بروز عروج اور ترقی حاصل ہوتی رہی اور جب سے اس تعلق اور وابستگی میں کمی آئی۔ ترقی کے بجائے تنزل شروع ہو گیا۔ جو رفتہ رفتہ اس منزل پر جا کر رکا جس کے آگے مستقبل کی کوئی منزل نہیں۔ مسلمان خود اپنے وطن میں بے وطن ہو گئے۔ بادشاہی چھن گئی۔ غلامی مسلط ہو گئی۔ عزت کی جگہ ذلت نے لے لی۔ دولت اور مول سلام کر کے رخصت ہو گیا۔

یہ کتاب اس مقصد کے پیش نظر ہدیہ ناظرین ہے کہ وہ اس کو پڑھ کر اپنے پیشوائے اعظم کو پہنچانیں۔ اس کی تعلیمات کو اپنائیں اور اس کی روحانی برکات سے حال اور مستقبل کی زندگی کو سدھاریں۔

فخر پیغمبراں معین الدین رحمۃ اللہ علیہ

قبلہ عاشقاں معین الدین رحمۃ اللہ علیہ	کعبہ عارفاں معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
حامی بیکساں معین الدین رحمۃ اللہ علیہ	چارہ ساز جہاں معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
درہمہ ضوفشاں معین الدین رحمۃ اللہ علیہ	نور بخش جہاں معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
برفلک نوروبر زمین قدم	زینت دو جہاں معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
عالم علم ظاہر و باطن	مثل پیغمبر معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
قرب خواجہ بزور حشر نگر	غبطہ مرسلاں معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
نائب مصطفیٰ دریں کشور	فخر پیغمبراں معین الدین رحمۃ اللہ علیہ

بہر تسکین روح اے خادم
ازدل و جاں بجواں معین الدین رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ حسینی سیّد تھے۔ آپ کے والد سیّد الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام اور والدہ محترمہ سیّدنا امام حسن علیہ السلام کی اولاد میں سے تھیں۔ آپ کے والد ماجد کا نام خواجہ غیاث الدین رحمۃ اللہ علیہ تھا اور والدہ محترمہ کا نام ماہ نور تھا۔ حضرت خواجہ غیاث الدین رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت کے زبردست عالمؒ ولیٔ کامل اور صاحب دولت وثروت بزرگ تھے۔ والدہ محترمہ زہد و پارسائی کا زندہ نمونہ تھیں۔

شجرہ نسب

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کا شجرہ مرآۃ الانساب میں اس طرح مذکور ہے۔

شجرہ نسب مادری

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ

ام الورع الموسومہ بی بی ماہ نور بنت سیّد داؤد رحمۃ اللہ علیہ بن سیّد عبداللہ حنبلی رحمۃ اللہ علیہ

بن سیّد یحییٰ زاہد رحمۃ اللہ علیہ

بن سیّد محمد روحی رحمۃ اللہ علیہ

بند سیّد داؤد رحمۃ اللہ علیہ

بن سیّد موسیٰ ثانی رحمۃ اللہ علیہ

بن سیّد عبداللہ ثانی رحمۃ اللہ علیہ

بن سیّد موسیٰ خون رحمۃ اللہ علیہ

بن سیّد عبداللہ محض رحمۃ اللہ علیہ

بن سیّد حضرت حسن مثنیٰ رحمۃ اللہ علیہ

بن سیّدنا امام حسن علیہ السلام

بن سیّدنا مولا علی کرم اللہ وجہہ

شجرہ نسب پدری

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ

بن خواجہ غیاث الدین حسن رحمۃ اللہ علیہ

بن خواجہ کمال الدین رحمۃ اللہ علیہ

بن سیّد احمد حسین رحمۃ اللہ علیہ

بن سیّد نجم الدین طاہر رحمۃ اللہ علیہ

بن سیّد عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ

بن سیّد ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ

بن سیّد ادریس رحمۃ اللہ علیہ

بن سیّدنا حضرت موسیٰ کاظم علیہ السلام

بن سیّدنا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

بن سیّدنا امام محمد باقر علیہ السلام

بن سیّدنا امام زین العابدین علیہ السلام

بن سیّدنا امام حسین علیہ السلام

بن سیّدنا مولا علی کرم اللہ وجہہ

ان شجروں سے واضح ہے کہ حضرت خواجہ غریب نواز کا سلسلہ پدری تیرہ واسطوں سے اور سلسلہ مادری بارہ (۱۲) واسطوں سے بواسطہ حضرت سیّد امام حسن و حسین علیہما السلام مولائے کائنات سیّدنا علی مرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے اس لحاظ سے حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ ابن رسول اللہ بھی ہیں اور نائب رسول بھی۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی سرکار غوث پاک سے قرابتداری

سیر الاقطاب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ حضرت عبداللہ حنبلی رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے اور حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ حضرت بی بی ماہ نور حضرت عبداللہ حنبلی کی پوتی تھیں۔ حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کے والد اور حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے نانا یعنی حضرت بی بی ماہ نور رحمۃ اللہ علیہ کے والد دونوں سگے بھائی تھے۔ اس لحاظ سے حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ غوث پاک کے والد اور حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی چچازاد بہن تھیں اور حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ ان کے بھانجے لیکن یہ روایت بجز سیر الاقطاب کے اور کسی کتاب میں مذکور نہیں۔

ولادت باسعادت

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ مستند روایت کے مطابق ۱۴۔ رجب ۵۳۷ھ کو حضرت خواجہ غیاث الدین رحمۃ اللہ علیہ کے شکوے معلے میں قصبہ سنجر (علاقہ سیستان) میں رونق افروز عالم ہوئے۔ ہزار ہا ابدال آپ کی والدہ محترمہ کو مبارکباد دینے آئے جس وقت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ رونق افروز ہوئے۔ سنجر کا ذرہ ذرہ خوشی اور مسرت سے جھوم اٹھا۔ کائنات نے جھوم جھوم کر یہ ترانہ گایا۔

مظہر نور خدا پیدا ہوئے ۔۔۔ خاصہ رب العلیٰ پیدا ہوئے
نور چشم مصطفیٰ پیدا ہوئے ۔۔۔ دین حق کے رہنما پیدا ہوئے
ہادیٔ راہِ ہدیٰ پیدا ہوئے ۔۔۔ سرگروہ اولیاء پیدا ہوئے
چشمہ جودو سخا پیدا ہوئے ۔۔۔ منبع لطف و عطا پیدا ہوئے
آج فخر اولیاء پیدا ہوئے ۔۔۔ واہ کیا نام خدا پیدا ہوئے
دستگیر بیکساں و عاجزاں ۔۔۔ خواجہ حاجت روا پیدا ہوئے
حامی دین متین مصطفیٰ ۔۔۔ خضر راہ و حق نما پیدا ہوئے
خواجہ اکبر لقب ہند الولی ۔۔۔ تاجدار اولیاء پیدا ہوئے

بادشاہ ہند معین الدین حسن رحمۃ اللہ علیہ مظہر شان خدا پیدا ہوئے

نائب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

خاص و مقبول خدا پیدا ہوئے

مفتی غلام سرور لاہوری نے آپ کی تاریخ ولادت لکھی ہے:

سید عالم معین الدین رحمۃ اللہ علیہ ولی مقتدائے دین شہ ہندوستان

سال تولیدش بگو بدر المنیر باز سرور عارف صوفی بخواں

ولادت سے بیشتر خیر و برکت اور ظہور کرامات

حضرت بی بی ماہ نور رحمۃ اللہ علیہا (حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ محترمہ) کا بیان ہے کہ جب حضرت خواجہ معین الدین صلب پدر سے میرے شکم میں منتقل ہوئے۔ حق تعالیٰ نے برکات اور خیرات کا دروازہ کھول دیا۔ دین و دنیا کی برکت سے میرا گھر بھر گیا دشمن دوست بن گئے۔ دن بدن منزلت و اعزاز میں اضافہ ہونے لگا۔ تمام غم و الم دور ہو گئے۔

پھر جس وقت حق تعالیٰ نے آپ کے جسم مبارک میں روح ڈالی اس وقت سے پیدائش تک آپ کا یہ معمول رہا کہ نصف شب سے دن چڑھے تک لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ذکر فرمایا کرتے تھے۔ میں اپنے کانوں سے آپ کے ذکر کی آواز سنا کرتی تھی۔

جس رات آپ پیدا ہوئے میرا گھر نور الٰہی سے پر ہو گیا۔ دور دور تک فرشتوں کی جماعتیں نظر آنے لگیں۔ کچھ دیر بعد یہ نظارہ میری آنکھوں سے اوجھل ہو گیا تو مجھ پر ہیبت طاری ہو گئی۔ غیب سے ندا آئی۔

"بی بی تم کیوں پریشان ہو۔ یہ نور میرا ہی تھا۔ میں نے اپنا نور تیرے فرزند معین الدین کے دل میں بھر کر اسے دین و دنیا کی دولت سے مالا مال کر دیا"۔

بچپن اور ابتدائی تعلیم

چار پانچ سال کی عمر میں جب خواجہ رحمۃ اللہ علیہ صاحب نے ہوش سنبھالا تو والدین نے اپنے سایہ عاطفت میں تعلیم و تربیت شروع کی۔ اگرچہ کسی صاحب تذکرہ نے یہ نہیں

لکھا کہ ابتدائی تعلیم والدین ماجدین نے دی تھی مگر یہ بات قرین عقل معلوم ہوتی ہے کیونکہ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے والد متبحر عالم اور عارف کامل تھے۔ ایسی بزرگ اور عالم ہستی کی شان سے یہ بات بعید معلوم ہوتی ہے کہ اس کا فرزند عہد طفولیت میں تعلیم و تربیت سے محروم رہے۔ والدین ماجدین نے کم از کم قرآن مجید اور اخلاق کی تعلیم ضرور دی ہوگی۔ ظاہر ہے کہ ایسے باعظمت باپ کے زیر سایہ جس بچہ کی تربیت ہوگی وہ آگے چل کر کیا کچھ نہ ہوگا۔ اسی تربیت کا نتیجہ تھا کہ حضرت خواجہ غریب نواز تھوڑے ہی عرصہ میں کامل بن گئے۔

دور یتیمی

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ جس وقت عالم وجود میں تشریف لائے دنیا کے پردہ اسکرین پر خونی ڈرامہ کے روح فرسا مناظر دکھائے جا رہے تھے۔ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش کے وقت خراساں میں سلجوقی خاندان برسر اقتدار تھا۔ ان دنوں سیستان اور ملحقات پر تازہ مصیبت یہ آ پڑی کہ حکومت کی کمزوریوں کو محسوس کر کے ترکوں کے ٹڈی دل لشکر نے حملہ کر دیا۔ اس لڑائی میں وہاں کا بادشاہ مارا گیا۔ طول و عرض ملک میں فتنہ و فساد بدامنی اور بے چینی پھیل گئی۔ ڈاکوؤں اور لٹیروں کے ہاتھوں کسی کی جان و مال اور عزت و آبرو محفوظ نہ تھی۔ آئے دن کی مصیبتوں اور پریشانیوں سے دل برداشتہ ہو کر خواجہ غیاث الدین حسن رحمۃ اللہ علیہ رخت سفر باندھ کر بیوی بچوں کو ہمراہ لے کر امن و سکون کی تلاش میں خراسان روانہ ہو گئے۔ حکومت خراسان کا صدر مقام نیشا پور تھا۔ خواجہ غیاث الدین حسن رحمۃ اللہ علیہ نے اسی علاقہ میں سکونت اختیار کر لی۔ حلال معاش کیلئے باغات اور پن چکی خریدی تا کہ زندگی کے باقی ماندہ ایام آرام سے بسر کر سکیں۔ اس وقت حضرت خواجہ کی عمر ۷ سال تھی۔

نیشا پور پہنچنے کے کچھ عرصہ بعد خواجہ غیاث الدین رحمۃ اللہ علیہ دنیا سے رحلت فرما گئے۔ حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ صاحب یتیم ہو گئے۔ ابھی والد ماجد کے انتقال کا صدمہ خواجہ صاحب کے ننھے سے دل سے دور نہ ہوا تھا۔ خواجہ غیاث الدین حسن رحمۃ اللہ علیہ

کا کفن بھی میلا نہ ہوا تھا کہ آپ کی والدہ ماجدہ حضرت بی بی ماہ نور رحمۃ اللہ علیہا بھی اس جہان فانی سے رخصت ہوگئیں۔ حضرت خواجہ باپ کے سایۂ الفت اور ماں کی آغوش محبت سے محروم ہوگئے۔

والدۂ محترمہ نے خواجہ غیاث الدین حسن رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کے بعد ترکہ پدری بیٹوں میں تقسیم کردیا۔ حضرت خواجہ کے حصہ میں انگوروں کا باغ اور ایک پن چکی آئی تھی۔ حضرت خواجہ اس باغ اور پن چکی کی آمدنی سے گزر بسر کیا کرتے تھے۔ ملکی انقلابات اور والدین کا سایہ عاطفت اٹھ جانے سے حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا دل دنیا سے سرد ہوگیا۔ حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنا وقت زیادہ تر اسی باغ میں گزارنے لگے۔ باغبانی کا کام سنبھال لیا۔ باغ کی صفائی۔ پودوں کی دیکھ بھال۔ پانی دینا۔ کانٹ چھانٹ غرض ہر ممکن طریقہ سے باغ کی نگرانی اور متعلقہ کام انجام دیتے رہے۔ یہی محبوب مشغلہ آپ کا ذریعہ معاش تھا۔ اس باغ کی آمدنی سے ہی حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ بسر اوقات کرتے رہے۔ یہاں تک کہ آپ کی عمر شریف ۱۵ سال ہوگئی۔

ایک مرد مجذوب سے ملاقات...... دل دنیا سے سرد

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی مسیں بھیگنے لگی تھیں۔ خط کے آثار نمودار ہو رہے تھے۔ عہد طفولیت کے حالات و واقعات اور تجربات سے آپ سنجیدہ مزاج اور پختہ کار بن گئے تھے۔ باغبانی کے کام اور نماز سے فراغت کے بعد جو وقت فرصت ملتا تھا۔ آپ اکثر بحر خیالات میں غوطہ زن رہا کرتے تھے۔ دل دنیائے ناپائیدار سے بیزار ہو چکا تھا۔ آپ کی حقیقت شناس نگاہیں کسی ایسے راستہ کی تلاش میں تھیں جو بندے کو خدا سے ملا دیتا ہے۔ آپ سوچتے سوچتے گھبرا جاتے اور گم کردہ راہ مسافر کی طرح بھٹک کر رہ جاتے۔ آخر ایک روز قسمت کا ستارہ چمکا۔ اللہ تعالیٰ نے ایک مجذوب کی صورت میں آپ کی رہنمائی فرمائی۔

حضرت خواجہ ایک دن حسب معمول درختوں کو پانی دے رہے تھے کہ حضرت شیخ ابراہیم قندوزی رحمۃ اللہ علیہ گھومتے پھرتے اس باغ کی طرف آ نکلے (حضرت قندوزی

رحمۃ اللہ علیہ اسی آبادی میں رہا کرتے تھے۔ جہاں خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ رہائش پذیر تھے۔ وہ خدا کے عشق میں اس قدر ڈوبے ہوئے تھے کہ ان پر عشق حقیقی کی وجہ سے اکثر حالت خودفراموشی طاری ہو جاتی تھی۔ آبادی کے بچے بوڑھے انہیں مجذوب کہا کرتے تھے اور عزت کی نگاہ سے دیکھا کرتے تھے) جس وقت حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی نظر آپ پر پڑی۔ سب کام کاج چھوڑ کر آپ کی طرف متوجہ ہوئے۔ آگے بڑھ کر خوش آمدید کہا اور ان کے دست مبارک کو بوسہ دے کر نہایت عزت و احترام کے ساتھ ایک سایہ دار درخت کے نیچے ٹھنڈی چھاؤں میں بٹھا دیا۔ ان دنوں انگوروں کا موسم تھا۔ انگوروں کے پکے ہوئے خوشے بیلوں پر لدے ہوئے تھے۔ حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے خوش ذائقہ اور شیریں انگوروں کا ایک خوشہ حضرت شیخ کی خدمت میں بہ ادب پیش کیا اور خود بڑے ادب سے دوزانو ہو کر ان کے سامنے بیٹھ گئے۔

اللہ کے مجذوب کو حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا یہ انداز پیش کش اور ادب و سلیقہ بھلا معلوم ہوا۔ وہ تاڑ گئے یہ ہونہار بچہ راہ حق کا متلاشی ہے۔ حضرت شیخ ابراہیم نے اپنی جیب سے ایک کھلی کا ٹکڑا نکالا دندان مبارک سے چبا کر حضرت خواجہ کے دہن مبارک میں ڈال دیا۔ وہ کھلی کا ٹکڑا شباب معرفت کا ایک جام تھا۔ پیتے ہی خودی کے تمام پردے نگاہوں کے سامنے سے ہٹ گئے۔ آنکھوں میں نور ہی نور چھا گیا۔ تعینات کے حجابات سامنے سے اُٹھ گئے۔ جوش حیرت قلب پر طاری ہو گیا۔ آنکھ کھلی کی کھلی رہ گئی۔

نہیں کہا جا سکتا کہ حضرت خواجہ صاحب اس حالت خودفراموشی میں کب تک آئینہ حیرت بنے رہے۔ جب آپ کو ہوش آیا۔ ساقی جام معرفت محفل سے اٹھ چکا تھا۔ دل قابو سے باہر ہو گیا۔ طبیعت پر جبر کر کے دامن صبر و قرار تھام کر بیٹھ گئے۔

عشق میں صبر نہایت دشوار ہوتا ہے۔ آپ سے رہا نہ گیا جو جلوہ آپ دیکھ چکے تھے وہ جلوہ بار بار دیکھنا چاہتے تھے۔ دیوانگی بڑھنے لگی۔ دنیا اور دنیا کی دولت ناچیز اور حقیر نظر آنے لگی۔ دل میں خدا کی محبت جوش مارنے لگی۔ دل تمام آلائشوں سے پاک ہو گیا اور دنیا سے سرد ہو گیا۔

کل املاک فی سبیل اللہ تقسیم

جوں جوں وقت گزرتا جا رہا تھا۔ حیرانی اور دیوانگی بڑھتی جا رہی تھی۔ حضرت خواجہ صاحب نے اس واقعہ سے تیسرے دن اپنی املاک فروخت کر کے اس کی قیمت فی سبیل اللہ تقسیم کر دی۔ معمولی اور ضروری سامان سفر تیار کر کے دوست احباب عزیز و اقارب کی محبت بالائے طاق رکھ کر وطن عزیز کو خیر باد کہہ دیا۔

علوم ظاہر کی تعلیم و تکمیل

محبوب حقیقی کے سچے عاشقوں کا یہ دستور رہا ہے کہ وہ قرب یار حاصل کرنے کیلئے سب سے پہلے علوم ظاہر کا زینہ طے کرتے ہیں۔ پھر عمل کی دشوار گزار منزلوں کو طے کر کے علوم باطنی سیکھتے ہیں۔ تب کہیں جا کر جلوہ محبوب نظر آتا ہے۔ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنے مطلوب تک رسائی کیلئے یہی راہ اختیار کی۔

اس زمانہ میں ترکستان کی سرحد پر سمرقند اور بخارا کے عظیم الشان دارالعلوم عالمگیر شہرت کے مالک تھے۔ مشرق و مغرب کے طلباء ہزاروں کی تعداد میں ہر سال علم کی دولت سے مالا مال ہونے کیلئے آتے تھے۔ حضرت خواجہ صاحب نے تحصیل علوم و فنون کے لئے سمرقند اور بخارا کا انتخاب کیا۔ بخارا پہنچ کر علم حاصل کرنے میں مشغول ہو گئے۔ اگرچہ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی صغیر سنی کی تعلیم کے متعلق کسی سوانح نگار نے قلم کو جنبش نہیں دی کہ والدین ماجدین نے آپ کو گھر میں ابتدائی تعلیم دی تھی۔ لیکن سادات خراسان کے مقتدر خاندانوں سے تعلق اور عارف کامل صاحب فضل و کمال باپ کی گود میں پرورش پانے والے خواجہ بھلا کیونکر ان پڑھ رہ سکتے تھے۔ حالات کے سیاق و سباق پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے اگر زیادہ نہیں تو کم از کم قرآن مجید اور علوم مروجہ کی ابتدائی کتابیں ضرور پڑھی ہوں گی۔ عجب نہیں کہ قرآن مجید کے کچھ پارے بھی حفظ کر لئے ہوں۔ بہر حال بخارا پہنچنے سے پہلے آپ نوشت و خواند سے واقف ضرور تھے۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ بخارا کے تمام علماء و فضلاء کے حلقہ درس میں

شریک ہوئے۔ تذکروں اور سوانح کے مطالعہ سے یہ پتہ نہیں چلتا کہ حضرت خواجہ صاحب نے کن کن اساتذہ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیا لیکن آپ کے اساتذہ میں حضرت مولانا حسام الدین رحمۃ اللہ علیہ بخاری خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہیں جنہوں نے حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو دستار فضیلت عطا فرمائی۔ آپ ہی کی درسگاہ سے حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے علوم ظاہریہ کی تکمیل فرمائی۔

۲۳۔۲۴ سال کی عمر میں علوم ظاہری کی تکمیل سے صفائی قلب اور تزکیہ نفس کا ضروری سامان بہم پہنچ گیا تھا۔ لیکن دل جس تسکین کا متلاشی تھا وہ نصیب نہ ہوئی جس محبوب کو جی بھر کر دیکھنے کی آرزو دل میں چٹکیاں لے رہی تھی اس تک ابھی رسائی نہ ہوئی تھی۔

عشق اور مشک چھپائے نہیں چھپتا۔ عشق کی آگ تن من کو جلا رہی تھی۔ تعلیم کی ہوا نے اس آگ کے شعلوں کو اور بھی تیز کر دیا تھا۔ محبت کا ذوق بڑھ رہا تھا عشق کے جذبات بھڑک رہے تھے۔ آخر جب اضطراب جنوں کی حد کو پہنچا تو آپ جانب عراق روانہ ہو گئے۔ قصبہ سنجان پہنچ کر حضرت شیخ نجم الدین کبریٰ سے ملاقات کی اور ۱۵ دن آپ کے یہاں مقیم رہے۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی حضرت غوث الثقلین رحمۃ اللہ علیہ سے پہلی ملاقات

سنجان سے روانہ ہو کر حضرت خواجہ غریب نواز بغداد تشریف لے گئے ان دنوں حضرت غوث پاک قصبہ جیل میں تشریف فرما تھے۔ یہ قصبہ کوہ جودی کے دامن میں آباد تھا۔ جہاں طوفان کے وقت حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی آ کر رکی تھی۔ حضرت غوث پاک کی زیارت سے شرف اندوز ہوئے۔ اس وقت خواجہ غریب نواز کی ابتدائی حالت تھی۔ حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے حق میں دعائے خیر فرمائی اور بشارت دی کہ یہ شخص مقتدائے روزگار ہوگا۔ اس سے خلق اللہ فیض یاب ہوگی۔ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کچھ دن قیام کے بعد واپس تشریف لے آئے۔

خواجہ خواجگان غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ

فلک کے چاند تاروں سے کوئی پوچھے مقام انکا تجلی ہی تجلی ہے جہاں لکھا ہے نام ان کا
نگاہ اہل دانش کو خبر کیا عظمتیں ان کی جنوں والے سمجھ سکتے ہیں اوج ان کا مقام ان کا
ہزاروں میکدے عرفانیت کے اب بھی قائم ہیں وفور کیف و مستی میں جہاں چھلکا تھا نام ان کا
زمانہ لاکھ بدلے کروٹوں پر کروٹیں لیکن دلوں کے ساتھ وابستہ رہے گا احترام ان کا
اچٹتی سی نظر ان کی خدائی بخش دیتی ہے متاع دیدہ دل نذر لیتا ہے کلام ان کا
جبین ریگ صحرا جن کے جلووں سے منور ہے غریبوں بیکسوں میں تذکرہ ہے صبح و شام ان کا
جمال صبح یثرب کا ہے پرتو ان کے کوچہ میں بہار شام بطحا کی جھلک ہے رنگ شام ان کا

غم دوران کی تلخی کیا ستائے گی کلیم ان کو
جو ہے ان کے غلاموں میں لیا ہے جس نے نام ان کا

جناب کلیم عثمانی

پیر طریقت کی تلاش

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کو مرشد کامل کی تلاش ہوئی۔ دشت و جبل کوہ بیاباں شہر در شہر قریہ بہ قریہ تلاش و تجسس میں پھرنے لگے۔ حضرت خواجہ غریب نواز قصبہ ہارون پہنچ گئے۔

ہارون ایک معمولی سا قصبہ تھا۔ جہاں حضرت شیخ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ رونق افروز تھے۔ ان کی وجہ سے سارا قصبہ خیر و برکت سے معمور تھا۔ حضرت شیخ عثمان رحمۃ اللہ علیہ قطب وقت تھے۔ ان کی قطبیت کا مہر منور ضوفشاں عالم تھا۔ آپ کی بزرگی کا چرچہ دور دور تک پھیلا ہوا تھا۔ لوگ دور دراز سے جوق در جوق حاضر خدمت ہو کر مراد کے پھولوں سے جھولیاں بھر بھر کر لے جاتے تھے۔

قصبہ ہارون ان دنوں روحانی تجلیات کا مرکز تھا۔ چشمہ معرفت کا فیض عام جاری تھا۔ حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ کو اس چشمہ صافی کی موجوں میں وہی نور جھلکتا نظر آیا۔ حضرت شیخ ابراہیم قندوزی کی کرامت میں مشاہدہ کر چکے تھے۔ ادھر نظر ملتے ہی شیخ کامل نے حضرت خواجہ کے دل کی خواہشات کا جائزہ لے لیا۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کا حرف تمنا زبان پر لانا تھا کہ پیر و مرشد نے شراب معرفت کا جام لبریز آپ کو پلا دیا جس کے پیتے ہی شیشہ دل کا زنگ دور ہو گیا اور حجاب عظمت سامنے دکھائی دینے لگا لیکن اس جام سے حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ کی تسلی نہ ہوئی۔ ساقی دریا دل نے دوسرا ساغر بھر کر دے دیا۔ تحت الثریٰ تک تمام پردے اٹھ گئے۔ یہ جام پینے پر بھی حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ کی تشنگی باقی رہی تو ساقی میخانہ معرفت نے تیسرا جام بھی بھر کر پلا دیا۔ ہژدہ ہزار عالم روشن ہو گئے۔ شیخ نظر کیمیا اثر سے تاڑ گئے کہ یہ جوہر

اس قابل ہے کہ ذرا سی توجہ سے خورشید جہانتاب بن سکتا ہے۔ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے خواجہ غریب نواز کو اپنے حلقۂ ارادت میں شامل کر لیا۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مرید ہونے کا دلچسپ واقعہ جن الفاظ میں بیان فرمایا ہے ملاحظہ ہو۔

حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کی قدمبوسی کی سعادت حاصل ہوئی۔ میں نے سرنیاز خم کیا۔ حکم ہوا کہ دو رکعت نماز اس طرح پڑھو کہ پہلی رکعت میں ہزار بار سورہ فاتحہ اور ہزار بار سورہ اخلاص۔ میں نے تعمیل کی۔ اس کے بعد حضرت خواجہ کھڑے ہو گئے اور میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر حق تعالیٰ سے درخواست کی معین الدین کو قبول فرما اس کے بعد حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے سر سے کلاہ چہارتر کی اتار کر میرے سر پر رکھی پھر اپنا خرقہ خاص عطا کرتے ہوئے فرمایا کہ ہزار بار سورہ اخلاص پڑھو۔ تعلیم ارشاد کے بعد حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہمارے خاندان میں ایک دن رات کا مجاہدہ ہے۔ آج تم مجاہدہ کرو۔

دوسرے دن حاضر خدمت ہوا حضرت خواجہ نے بیٹھنے کا اشارہ کیا میں بیٹھ گیا۔ حکم دیا ہزار بار سورہ اخلاص پڑھو۔ پھر فرمایا آسمان کی طرف دیکھو۔ میں نے آسمان کی طرف نظر اٹھائی۔ فرمایا بتاؤ کیا نظر آ رہا ہے۔ عرض کیا عرش اعظم تک نظر آ رہا ہے پھر فرمایا "اب زمین کی طرف دیکھو" میں نے زمین کی طرف نظر جھکائی" فرمایا کیا نظر آ رہا ہے؟ میں نے عرض کیا تحت الثریٰ تک نظر آ رہا ہے پھر ارشاد ہوا دوبارہ دیکھو میں نے اوپر نظر اٹھائی حجاب عظمت تک کوئی پردہ نظر نہ آیا۔ حکم ہوا آنکھیں بند کر لو۔ میں نے آنکھیں بند کر لیں۔ ایک لحہ بعد آنکھیں کھولنے کا حکم دیا۔ آپ نے اپنی دو انگلیاں کھڑی کر کے فرمایا۔ ان دونوں انگلیوں کے درمیان نظر ڈالو بتاؤ کیا نظر آ رہا ہے۔ میں نے عرض کی ہر دو عالم کی کیفیات نظر آ رہی ہیں یہ سن کر حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ بہت خوش ہوئے۔ فرمایا معین الدین تیرا کام پورا ہو گیا۔ اس کے بعد حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے سونے کی ایک اینٹ مجھے عطا کرتے ہوئے فرمایا اسے فقرا اور مساکین پر تقسیم کر دو۔ میں نے تعمیل حکم کی اس کے بعد ارشاد ہوا کہ تم ابھی میرے پاس قیام کرو۔ میں نے اس حاضری کو اپنی خوش قسمتی

تصور کیا۔ کچھ روز بعد حضرت خواجہ مجھے ہمراہ لے کر عازم بیت اللہ ہو لئے۔ خانہ کعبہ پہنچ کر بیت اللہ شریف کا پردہ ہاتھ میں لے کر جناب باری میں دعا کی۔ خدا معین الدین کو قبول فرما"۔ اسی وقت غیب سے آواز آئی۔ "ہم نے قبول کیا"۔

اس کے بعد مدینہ طیبہ میں روضہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضر ہو کر مجھے حکم دیا۔ سلام کرو۔ میں نے سلام کیا۔ جواب آیا۔ علیک السلام یا قطب المشائخ" اس کے بعد حضرت پیرو مرشد کے ہمراہ سفر کرتا ہوا بغداد آ پہنچا۔ حضرت پیرو مرشد معتکف ہو گئے۔ فرمایا تم روزانہ چاشت کے وقت ہمارے پاس آیا کرو تاکہ تمہیں ضروری باتیں بتاتا رہوں۔ حضرت شیخ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ ۲۸ روز تک معتکف رہے۔ ان ایام میں حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کو فقر کی تعلیم دی اور اسرار سلوک سے آگاہ کیا اس کے بعد آپ نے خرقہ مصلے نعلین چوبی اور عصائے مبارک عطا کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ چیزیں تمہارے پیران طریقت کی یادگار ہیں۔ ان کو نہایت ادب سے اپنے پاس رکھنا اور اپنے بعد جس کو لائق اور اہل سمجھو کے سپرد کر دینا۔ اس کے بعد حضرت نے مجھے رخصت کر دیا۔ اس وقت حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی عمر ۵۲ سال تھی۔

بیس سالہ خدمات اور حصول کمالات

ساقی مئے خانہ توحید کی نگاہ کرم نے آن کی آن میں خواجہ غریب نواز کو زمین آسمان کی سیر کرادی۔ حجابات اکبر تک کے تمام پردے درمیان سے ہٹ گئے۔ حضرت خواجہ نے جس خدا کی پیاری پیاری باتیں قرآن کریم کے اوراق میں پڑھی تھیں جس کی حمد ستائش قرآن و حدیث میں دیکھی تھی اسے اب اپنی آنکھوں سے دیکھا تو عشق کی گرمی اور تیز ہو گئی۔ ریاضت و عبادت میں اس قدر مشغول ہو گئے کہ بڑے بڑے صاحب کرامات و اولیاء تعجب کرنے لگے۔ مسلسل اڑھائی برس تک مجاہدہ نفس اور چلاکشی میں رہے۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت شیخ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ سے اس درجہ عشق ہو گیا کہ سایہ کی طرح ساتھ ساتھ لگے رہے۔ جہاں کہیں شیخ جاتے تھے۔ حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ بزرگ آپ کا بستر خواب' توشا اور پانی کا مشکیزہ کندھے پر ڈالے اور

دوسری ضروری اشیاء سر پر رکھے ہمراہ ہوتے تھے۔ جہاں پیرو مرشد قدم رکھتے تھے۔ وہاں آپ آنکھیں بچھاتے۔ کامل بیس برس خدمت و اطاعت میں گزار دیئے اس میں خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مرشد سے معرفت اور حقیقت کی باتیں سیکھیں۔ فقیری کے اسرار سربستہ سے آگاہ کیا۔

اس عرصہ میں خواجہ غریب نواز نے نہ دن کو دن سمجھا نہ رات کو رات۔ آپ کا مقصد زندگی خدمت شیخ تھا اور بس اسی خدمت و اطاعت کے سلسلہ میں حضرت شیخ عثمان ہارونی نے خواجہ بزرگ کو وہ نعمت عطا فرمائی جس کا اندازہ دشوار ہے۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ میں بیس ۲۰ برس تک حضرت پیر دستگیر کی خدمت بابرکت میں حاضر رہا۔ اس عرصہ میں کبھی ایک لحہ بھی اپنے نفس کو آرام نہ دیا نہ رات کو رات سمجھا نہ دن کو دن' جہاں حضرت پیر دستگیر سفر فرماتے میں بستر خواب اور توشہ پیر دستگیر کا اپنے سر پر لئے حاضر رہتا۔ جب حضرت پیرومرشد نے میری یہ خدمت اور اطاعت شعاری دیکھی تو مجھے وہ نعمت عطا فرمائی جس کی کوئی حد و غایت نہیں۔

نشانِ شوکت شانِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ

نشان شوکت شان نبی غریب نواز
شبیہ حسن و جمال علی رضی اللہ عنہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ

بھڑک رہے ہیں شرارے غم محبت کے
لگی ہے سینہ میں اک آگ سی غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ

تمہاری یاد میں کونین کو بلا آئی
جو لب پہ آہ کبھی آ گئی غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ

ہجر کی امید ہے سہارا ہے
ہجوم یاس میں یاد مری بندگی غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ

تمہارے رخ کی زیارت عبادت عشاق
تمہاری یاد مری بندگی غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ

خدا کے واسطے دربار میں بلا لیجئے
بہت گراں ہے یہ اب زندگی غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ

مری نگاہ میں ایک نور بن کے رہتی ہے
مزار پاک کی وہ چاندنی غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ

غم فراق میں گزرے گی کس طرح آخر
تمہارے خادمِ حزیں کی زندگی غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ

جناب خادمی ضیائی اجمیری

پیرومرشد کے ساتھ سیروسیاحت کے حالات

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ میں سیستان میں حضرت شیخ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ مسافرت میں تھا۔ ایک روز ہم ایک صومعہ میں پہنچے جہاں حضرت صدرالدین احمد سیوستانی رحمۃ اللہ علیہ رہتے تھے اور عبادت میں مشغول رہتے تھے۔ میں کئی روز ان کی خدمت میں رہا۔ ان کی یہ حالت تھی کہ کوئی شخص ان کے ہاں سے خالی ہاتھ واپس نہ آتا تھا۔ آپ اندر سے کوئی شے لاکر دے دیتے تھے۔ فرماتے میرے حق میں دعا کرو میں ایمان سلامت لے جاؤں۔ جس وقت قبر کی سختی اور موت کا حال سنتے تو بید کی طرح تھرتھر کانپنے لگتے۔ ایک ایک ہفتہ تک متواتر پھوٹ پھوٹ کر اس قدر روتے تھے کہ دیکھنے والے بھی رونے لگتے تھے۔ میں جس وقت حاضر ہوا آپ رو رہے تھے جب ذرا سکون ہوا تو میری طرف متوجہ ہوکر فرمایا۔

''اے عزیز جس کو موت آنے والی ہو جس کا ملک الموت حریف ہو۔ ایسے سونے اور ہنسنے سے کیا کام۔ اگر تمہیں ان لوگوں کا حال معلوم ہو جائے جو زیر زمین سوتے ہیں اور بچھوؤں سے بھری ہوئی کوٹھری میں محبوس ہیں تو تم اس طرح پگھل جاؤ گے جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے''۔

بعدازاں کہنے لگے آج تیس سال بعد تمہیں یہ واقعہ سناتا ہوں۔ بصرہ کے قبرستان میں ایک بزرگ میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ ہمارے قریب ایک قبر میں مردے کو عذاب ہو رہا تھا۔ یہ حال دیکھ کر وہ بزرگ نعرہ مار کر مر گئے۔ میں نے اٹھانا چاہا تو ان کی روح قالب سے پرواز کر چکی تھی۔ تھوڑی دیر بعد ان کا جسم پانی بن کر بہہ گیا۔

حضرت خواجہ غریب نواز کا ارشاد ہے کہ میں حضرت پیرومرشد کے ساتھ ہم سفر تھا۔ دریائے دجلہ پر پہنچے۔ دریا طغیانی پر تھا۔ مجھے فکر دامن گیر ہوا کہ اس طغیانی کی حالت میں کیونکر دریا پار ہوسکیں گے۔ حضرت شیخ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ آنکھیں بند کرلو۔ میں نے آنکھیں بند کرلیں تھوڑی دیر بعد آنکھیں کھولیں تو میں اور حضرت مرشد دونوں دریا کے اس پار تھے۔ میں نے عرض کیا۔ حضرت دریا کس

طرح عبور فرمایا ارشاد فرمایا۔ ۵ مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھ کر دریا پار اتر آئے۔

دوران مسافرت میں ہم ایک جگہ درویشوں کی صحبت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپس میں یہ رائے قرار پائی کہ سب لوگ ایک ایک کرامت دکھلائیں۔ اس مجلس میں شیخ علاؤ الدین کرمانی رحمۃ اللہ علیہ حضرت شیخ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ جناب محمد عارف اور میں شریک تھا۔ سب نے اپنی اپنی کرامتیں دکھلائیں۔

حضرت شیخ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مصلے کے نیچے ہاتھ ڈال کر سونے کا ایک ٹکڑا نکالا اور ایک درویش کو دے کر فرمایا۔ جاؤ درویشوں کیلئے شیرینی لے آؤ۔ پھر شیخ علاؤ الدین نے ایک لکڑی پر ہاتھ مارا وہ سونا بن گئی۔ اس کے بعد خواجہ اعظمؒ نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ تم نے کچھ نہیں کیا۔ میں نے پیرو مرشد کے حکم سے اپنے کمبل کے اندر سے چار روٹیاں نکال کر ایک بوڑھے فقیر کی طرف بڑھا دیں۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ میں حضرت پیرو مرشد کے ہمراہ سفر میں تھا۔ ہمارے ہمراہ ایک درویش بھی تھے۔ چلتے چلتے اوش پہنچے اور شیخ بہاء الدین بختیار اوشی سے ملے۔ شیخ صاحب بہت بڑے بزرگ اور واصلین میں سے تھے۔ ان کے یہاں یہ دستور تھا کہ جو کوئی ان کی خانقاہ میں آتا۔ محروم اور خالی ہاتھ واپس نہ جاتا۔ اگر آنے والے کے پاس کپڑے نہ ہوتے تو شیخ صاحب اس کو کپڑے عطا فرما دیتے اور ان کیلئے عالم غیب سے کپڑے آجاتے تھے۔ ہم کچھ دنوں ان بزرگ کی خدمت میں رہے۔ ایک روز انہوں نے ہمیں نصیحت کی۔

"اے درویش تجھے جو کچھ ملے خدا کی راہ میں دینا۔ دولت جمع نہ کرنا' خدا کے بندوں کو کھانا کھلانا تا کہ خدا کے دوستوں میں سے ہو جاؤ"۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ شیخ علاؤ الدین کرمانی رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت شیخ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ اور یہ دعا گو ہم تینوں مدینہ منورہ کی طرف جا رہے تھے کہ دمشق میں اترے دمشق کی مسجد کے سامنے ۱۲ ہزار انبیاء کے مزارات ہیں یہاں جو دعا مانگی جاتی ہے۔ قبول ہوتی حاجتیں بر آتی ہیں۔ ہم نے انبیاء علیہم السلام کے مزارات کی زیارت کی اور یہاں کے بزرگوں سے ملے۔ ایک دن دمشق کی مسجد میں

بیٹھے ہوئے تھے برابر میں چند اور درویش بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت محمد عارف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا۔

''قیامت کے دن مالداروں سے حساب کتاب ہوگا۔ درویشوں سے کوئی باز پرس نہ ہوگی''۔

یہ بات ایک شخص پر گراں گزری۔ بحث کرنے لگا۔ بتاؤ یہ بات کس کتاب میں لکھی ہوئی ہے۔ حضرت عارف رحمۃ اللہ علیہ کو اس کتاب کا نام یاد نہ تھا۔ انہوں نے کچھ دیر مراقبہ کیا فرشتوں کو حکم ہوا کہ جس کتاب میں یہ بات تحریر ہے وہ کتاب اس شخص کو دکھا دو۔ حضرت محمد عارف رحمۃ اللہ علیہ نے وہ کتاب اس آدمی کے سامنے لا کر رکھ دی۔ کتاب دیکھ کر اسے بہت شرمندگی ہوئی قدموں میں سر رکھ دیا۔

مکہ معظمہ پہنچ کر زیارت اور طواف خانہ کعبہ سے فارغ ہو کر پیر و مرشد نے میرا ہاتھ پکڑ کر خدا کے سپرد کیا اور میزاب رحمت کے نیچے کھڑے ہو کر میرے حق میں مناجات فرمائی۔ ندا آئی ہم نے معین الدین رحمۃ اللہ علیہ کو قبول کیا۔ اس کے بعد مدینہ منورہ گئے۔ روضہ اقدس حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضر ہوئے۔ حضرت خواجہ نے مجھ سے فرمایا۔ سلام عرض کر۔ میں نے سلام عرض کیا۔ روضہ مطہرہ سے آواز آئی۔ وعلیکم سلام یا قطب المشائخ بحر و بر۔ یہ آواز سن کر حضرت خواجہ اعظم نے فرمایا۔ اب تیرا درجہ کمال پہنچ گیا۔

سیر و سیاحت اور ہدایت خلق کا فتحیاب

۲۶ سال اپنی خدمت بابرکت میں رکھ کر جب روحانی استاد نے اپنے ہونہار شاگرد کو حقیقت اور معرفت کا ایک ایک ورق پڑھا دیا اور وہ نعمت اور برکت جو انہوں نے اپنے مشائخ سے حاصل کی تھی۔ سب کی سب اپنے مایہ ناز مرید حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کو عطا فرمائی اور یہ نصیحت فرمائی۔ اے معین الدین خلق خدا سے طمع نہ رکھنا۔ جاؤ اب سیر و سیاحت کرو۔ پیر و مرشد نے فاتحہ پڑھ کر خواجہ غریب نواز کے سر اور آنکھوں کو بوسہ دے کر سپرد خدا کیا۔ فرمایا معین الدین محبوب حق ہے اور مجھے اس کی مریدی پر ناز

ہے۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شیخ عثمان ہارونی کے دست حق پرست پر بوسہ دیا اور ایک آخری حسرت بھری نگاہ شیخ کے باوقار چہرہ پر ڈال کر سلام کر کے رخصت ہو گئے۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ مرشد سے رخصت ہو کر جانب بغداد روانہ ہوئے۔ راستہ میں قصبہ خرقان میں حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی سے ملاقات کی۔ خرقان سے چل کر استر آباد پہنچے۔ یہاں حضرت شیخ ناصرالدین رحمۃ اللہ علیہ ایک بلند پایہ بزرگ اور عارف باللہ تھے۔ ان کا سلسلہ ارادت دو واسطوں سے حضرت خواجہ بایزید بسطامی سے ملتا تھا۔ حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک عرصہ تک ان کی صحبت میں رہ کر نور عرفان حاصل کرتے رہے۔ استر آباد سے چل کر آپ اصفہان پہنچے۔ اصفہان اس زمانہ میں دنیا کا ایک نہایت عمدہ اور خوبصورت شہر تھا۔ یہاں حضرت شیخ علی بن اسمٰعیل خلیفہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ تھی۔ لوگ ان کا بہت ادب و تعظیم کرتے تھے اور دور دور سے لوگ زیارت کے واسطے آتے تھے۔ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے اصفہان پہنچ کر حضرت شیخ محمود اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات فرمائی۔

اس زمانہ میں حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ مرشد کامل کی تلاش میں اصفہان آئے ہوئے تھے۔ حضرت خواجہ قطب الدین کچھ عرصہ سے حضرت شیخ محمود اصفہانی کی کشف و کرامت کا مطالعہ کر کے مرید ہونے کے مسئلہ پر غور کر رہے تھے۔ حضرت خواجہ قطب صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی نظر جونہی حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے روئے انور پر پڑی بے تاب ہو گئے۔ آخر آپ کے دست حق پرست پر بیعت کر کے حلقہ ارادت میں داخل ہو گئے۔ یہ ۵۸۴ھ کا واقعہ ہے۔

اصفہان سے روانہ ہو کر حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ ہمدان تشریف لے گئے اور حضرت شیخ یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ سے شرف ملاقات حاصل کر کے اکتساب فیض کیا۔ اس کے بعد تبریز تشریف لے گئے اور حضرت شیخ ابوسعید تبریزی رحمۃ اللہ علیہ کی پاکبازانہ صحبت سے ذوق و شوق حاصل کیا۔

تبریز سے روانہ ہو کر حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ بغداد شریف میں داخل ہوئے بغداد میں اس زمانہ میں علم و عرفان کی بارش ہو رہی تھی۔ بڑے بڑے جلیل القدر علماء صوفیا۔ اتقیاء اور اولیاء اللہ بغداد میں موجود تھے۔ بغداد پہنچ کر معلوم ہوا کہ جناب غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ انتقال فرما چکے ہیں۔ حضرت خواجہ غریب نواز حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر معتکف ہوئے اور دیگر بزرگان کرام کے مزارات پر حاضر ہو کر روحانی فیوض و برکات حاصل کئے۔

بغداد شریف میں شیخ اوحدالدین کرمانی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ملاقات فرمائی۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شیخ موصوف رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ کرمان کا سفر بھی کیا۔ اسی دوران میں حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ملاقات فرمائی۔

بغداد شریف کی سیاحت سے فارغ ہو کر حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ حجاز مقدس روانہ ہو گئے جس وقت حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے۔ بیت اللہ شریف کا نظارہ کرتے ہی بے خود ہو گئے۔ جس طرح پروانہ شمع کے گرد چکر کاٹتا ہے۔ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ بھی کعبۃ اللہ کا طواف کرنے لگے۔ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ ایک ایسی شمع کے پروانے تھے جو خود پروانے کی نیاز مندیوں پر عاشق تھی۔ خواجہ صاحب عبادت اور ریاضت کے پہلے ہی سے عادی تھے۔ اس میں اور رنگ آمیزی کر دی تھی۔

ایک روز آپ حسب معمول طواف میں مشغول تھے۔ شان کریمی کا ظہور ہوا۔ ندا آئی۔

اے معین الدین میں تجھ سے راضی ہوں۔ میں نے تجھے بخش دیا۔ مانگ کیا مانگتا ہے؟

خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ وفور مسرت سے بے خود ہو کر جبین نیاز آستانہ محبوب پر رکھ دی۔ عرض کیا۔

"اے پروردگار۔ میرے سلسلے میں جو داخل ہو۔ ان کی بخشش کا طالب ہوں"۔

ندا آئی!

''تیری دعا قبول ہوئی۔ قیامت تک تیرے سلسلہ میں جو داخل ہوگا۔ اسے بخش دوں گا''۔

حج بیت اللہ سے فارغ ہو کر حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ سلطان عرب و عجم کے دربار میں حاضر ہوئے۔ خواجہ غریب نواز قافلہ کے ساتھ مدینہ طیبہ میں داخل ہوئے۔ سیدھے مسجد نبوی میں پہنچے۔ آستان بوسی کا شرف حاصل کیا۔ بارگاہ رسالت میں سلام و نیاز عرض کیا۔ عبادات اور ریاضات شاقہ میں مشغول ہو گئے۔ کئی روز تک متواتر تحفہ درودو سلام پیش کرتے رہے۔

ایک روز حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ مصلے پر بیٹھے ہوئے تھے کہ روضہ مطہرہ سے آواز آئی۔ ''معین الدین کو بلاؤ'' خدام روضہ اطہر نے بہ آواز بلند پکارا۔ یہ صدا سن کر کئی معین الدین چلے آئے۔ خدام حیران تھے کہ کس معین الدین کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پیش کیا جائے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا ''معین الدین چشتی کو حاضر کرو'' حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ مسرت و انبساط اور بے خودی کے عالم میں درودو سلام پڑھتے ہوئے آستانہ اقدس پر حاضر ہو کر مودب کھڑے ہو گئے۔ ارشاد نبوی ہوا۔ ''اے قطب المشائخ اندر آؤ''۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ روضہ اقدس میں داخل ہوئے۔ محبوب خدا کے جمال جہاں آرا سے آنکھوں کو روشن کیا۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

''اے معین الدین تو خاص ہمارا ہے اور ہمارے دین کا معین ہے۔ ہم نے ولایت ہند تیرے سپرد کی۔ اجمیر جا وہاں کفر کی تاریک بدلیاں چھائی ہوئی ہیں۔ وہاں قیام کر کے اس سرزمین کفر کو اسلام کے نور سے معمور کر۔ خدا تجھے برکت دے گا''۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ بصد ادب و احترام روضہ انور سے باہر تشریف لائے۔ حیران تھے کہ ہندوستان کدھر ہے۔ اجمیر کہاں ہے۔ شام ہو گئی۔ عشاء کی نماز پڑھ

کر اورادو وظائف سے فارغ ہو کر خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ سو گئے۔ خواب میں ہندوستان کا نقشہ سامنے تھا۔ راجپوتانہ کی سرزمین اور اجمیر کا محل وقوع نمایاں نظر آ رہا تھا۔

خواب سے بیدار ہو کر سجدہ شکر ادا کیا اور روضہ اطہر پر پہنچ کر تحفہ درود وسلام پیش کر کے جانب ہند روانہ ہو گئے۔

مدینہ طیبہ سے روانہ ہو کر فلسطین اور شام کی سیاحت کرتے ہوئے بغداد شریف تشریف لائے۔ اس وقت حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ بغداد میں تشریف فرما تھے۔ پیرو مرشد کی خدمت میں حاضر ہو کر ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے مطلع کیا۔ اس وقت حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے لبوں پر مسکراہٹ کھیلنے لگی۔ فرمایا اب ہم اعتکاف کرتے ہیں۔ ہم حجرہ سے باہر نہ آئیں گے۔ تم صبح کو چاشت کے وقت حاضر ہوا کرو۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ ہر روز صبح کو چاشت کے وقت حاضر خدمت ہوتے تھے۔ روحانی تعلیم سے مالا مال ہوتے تھے۔ یہ سلسلہ ۲۸ روز تک جاری رہا۔ اس اثناء میں حضرت پیرو مرشد جو کچھ ارشاد فرماتے تھے حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ قلمبند کر لیا کرتے تھے۔ ۲۸ یوم میں ۲۸ باب کا ایک رسالہ مرتب ہو گیا جو انیس الارواح کے نام سے موسوم ہے۔

اس رسالہ میں ۲۸ مضامین ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) احکام ایمان

(۲) مناجات حضرت آدم علیہ السلام

(۳) احکام اسلام

(۴) کفارہ نماز گزشتہ وصلوۃ کسوف وخسوف

(۵) فضیلت سورہ فاتحہ وسورہ اخلاص

(۶) جنتیوں کی تعریف

(۷) صدقہ

(۸) انسداد شراب نوشی اور اس کے احکام

(۹) مومن کو کسی قسم کا آزار نہ دینا چاہئے

(۱۰) قذف (جھوٹی تہمت لگانا)

(۱۱) کسب (حلال کمائی)

(۱۲) فضیلت دختران

(۱۳) شہرت و ناموری کی ممانعت

(۱۴) زمانہ کی موافقت کرنا

(۱۵) جانوروں کو قتل کرنا

(۱۶) مسجد کی حرمت

(۱۷) مال جمع کرنے کی برائیاں

(۱۸) اذان

(۱۹) مومن

(۲۰) مسلمانوں کی حاجت پوری کرنا

(۲۱) یوم آخرت

(۲۲) موت کی یاد

(۲۳) مساجد میں روشنی

(۲۴) درویشوں کی خدمت

(۲۵) حاکم جابر کی نگہداشت

(۲۶) عالم کی توقیر و منزلت

(۲۷) اہل سلوک کی توبہ

(۲۸) فقراء کا لباس

آخری روز حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے خواجہ صاحب کو عصائے مبارک مصلے اور خرقہ خاص عطا کرتے ہوئے فرمایا۔

''بزرگوں کی یادگار ہے اب تم جس کو اس کا اہل سمجھو دے دینا''۔

اور حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کو دینی دنیاوی تحفوں سے مالا مال کر کے رخصت فرمایا اس وقت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی عمر ۵۲ سال تھی۔

بغداد شریف سے روانہ ہو کر حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ بلخ' بدخشاں' ہرات اور سبزوار بھی تشریف لے گئے۔ بلخ میں آپ حضرت شیخ احمد خضرویہ رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ میں روشن افروز ہوئے۔ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے کچھ روز بلخ میں قیام کیا۔ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی عادت تھی کہ تیرو کمان' نمکدان اور طباق سفر میں ساتھ رکھا کرتے تھے۔ جب آپ کو بھوک لگتی جنگل کا کوئی پرندہ شکار کر کے اپنا پیٹ بھر لیا کرتے تھے۔

ایک روز حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ بھوکے تھے۔ شکار کی تلاش میں نکلے۔ سامنے ایک کلنگ نظر آیا۔ آپ نے تیر کمان جوڑ کر شکار کیا۔ ذبح کر کے خادم کے حوالے کیا اور نماز میں مشغول ہو گئے۔

بلخ کا بدعقیدہ مولانا راہ راست پر

جس جگہ آپ نماز پڑھ رہے تھے اور خادم کلنگ کا گوشت بھون رہا تھا۔ اس کے قریب ہی ایک مشہور و معروف فلسفی اور حکیم کی رہائشگاہ تھی۔ جہاں اس کا قائم کردہ مدرسہ جاری تھا۔ دور دور کے طلباء تعلیم حاصل کرتے تھے۔ اس فلسفی کا نام ضیاء الدین تھا۔ جس وقت حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نماز میں مشغول تھے اور خادم کلنگ بھون رہا تھا حکیم ضیاء الدین فلسفی ادھر سے گزرا۔ خواجہ صاحب کو نماز پڑھتے دیکھ کر کھڑا ہو گیا۔ خادم سے پوچھا تم کس کیلئے کباب تیار کر رہے ہو؟ یہ کون بزرگ ہیں جو نماز میں مشغول ہیں۔

خادم نے عرض کیا آپ خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

حکیم صاحب موصوف فلسفیانہ دلائل کی روشنی میں اولیاء اللہ کی بزرگی کی کرامات کے قائل نہ تھے۔ اولیاء اللہ کا ذکر مضحکہ خیز انداز میں کیا کرتے تھے جس سے لوگوں پر برا اثر پڑتا تھا۔

حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے نماز سے فارغ ہو کر حکیم صاحب پر ایک نظر ڈالی۔ بیتاب ہو کر زمین پر گر کر تڑپنے لگے۔ سکتہ کی سی حالت تھی' آنکھیں کھلی ہوئی تھیں مگر ہوش و حواس غائب تھے۔ حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حالت دیکھ کر ان کے سینہ پر اپنا دست شفا پھیرا۔ ہوش میں آ گئے۔ حکیم صاحب نے فوراً ہی خواجہ صاحب رحمۃ

اللہ علیہ کے قدموں پر سر رکھ دیا۔ حضرت خواجہ صاحب نے مزاج پرسی فرمائی۔ اتنے میں خادم نے کلنگ بھون کر آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بسم اللہ پڑھ کر ایک ٹانگ حکیم صاحب کو عطا فرمائی اور دوسری ٹانگ کا گوشت اتار کر تناول فرمایا اور باقی خادم کے حوالے کر دیا۔

حکیم ضیاء الدین کے حلق سے گوشت کا پہلا لقمہ اترنا تھا کہ حقیقت و معرفت کا آئینہ سامنے آ گیا اور عقل و فلسفہ کے سبب جو خیالات ان کے دماغ میں بھرے ہوئے تھے سب نکل گئے۔ گزشتہ خیالات فاسدہ پر نادم ہوئے۔ تائب ہو کر معافی مانگی اور اپنے تمام شاگردوں سمیت حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حلقہ ارادت میں شامل ہو گئے۔

جب یہ بات اہل شہر کو معلوم ہوئی تو لوگ جوق در جوق حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ بزرگ کی خدمت اقدس میں آنے لگے۔ حکیم صاحب کی حالت بدل گئی۔ اپنا سارا وقت عبادت و ریاضت میں گزارنے لگے۔ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں رموز ظاہر و باطنی کی تعلیم فرمائی۔ خرقہ درویشی پہنا کر اپنا جانشین بنا کر ہدایات خلق پر مامور فرمایا۔

سمرقند میں حضرت خواجہ صاحب نے کعبۃ اللہ کا نظارہ کرا دیا

بلخ سے روانہ ہو کر حضرت خواجہ بزرگ سمرقند میں اقامت فرما ہوئے وہاں حضرت خواجہ ابواللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ کے مکان کے قریب ایک مسجد تعمیر ہو رہی تھی۔ ایک شخص سمت قبلہ پر بحث کرتا تھا۔ کسی صورت سے نہ مانتا تھا۔ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے بھی سمجھایا مگر نہ مانا۔ جب وہ کسی طرح نہ مانا تو خواجہ صاحب نے اس کا منہ کعبہ کی طرف کر کے کہا۔

''سامنے دیکھ کیا نظر آ رہا ہے''

اس آدمی نے جواب دیا'' کعبۃ اللہ نظر آ رہا ہے''۔ کعبہ کا نظارہ اپنی آنکھوں سے کر کے وہ آدمی اپنی ضد اور ہٹ سے باز آ گیا''۔

حضرت خواجہ صاحب بدخشاں میں

بلخ سے روانہ ہو کر حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ بدخشاں پہنچے۔ یہاں حضرت

خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں سے ایک بزرگ رہتے تھے۔ جن کی عمر ۱۴۰ سال تھی۔ ان کا ایک پاؤں کٹا ہوا تھا۔ حضرت خواجہ غریب نواز نے ان سے ملاقات فرمائی۔ حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے استفسار پر انہوں نے بتلایا کہ میں اس صومعہ میں معتکف ہو کر مجاہدہ نفسانی میں مشغول تھا۔ ایک دن کسی دنیاوی ضرورت سے باہر جانے کا خیال پیدا ہوا۔ ایک پاؤں نکالا ہی تھا (کٹے ہوئے پاؤں کی طرف اشارہ کیا) کہ غیب سے ندا آئی۔ ''اے مدعی ہمیں عہد کردہ بودی کہ فراموش کردی''۔ اس آواز کے سنتے ہی میرا دل بے قرار ہو گیا۔ اسی وقت چھری سے پاؤں کاٹ کر پھینک دیا۔ اس روز سے دل میں یہ خیال جاگزیں ہے کہ کل قیامت کے دن درویشوں کے سامنے روئے سیاہ لے کر کیوں جاؤں گا۔ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ اس واقعہ کو سن کر بہت متاثر ہوئے اور وہاں سے رخصت ہو گئے۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ ہرات میں

بدخشاں سے روانہ ہو کر خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ ہرات تشریف فرما ہوئے۔ حضرت خواجہ عبداللہ انصاری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر رات بھر عبادت و ریاضت میں مصروف رہے۔ اس مزار شریف پر ہیبت خداوندی کا نزول اجلال تھا۔ اس لئے آپ بہت ادب ملحوظ رکھتے تھے۔ یہاں حضرت خواجہ صاحب نے عرصہ تک مجاہدہ کیا۔ چند روز بعد جب اہل ہرات کو آپ کا پتہ لگا تو جوق در جوق آ کر برکات و فیوض حاصل کرنے لگے۔

حضرتؒ خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ دادا پیر کے مزار پر

اگرچہ تذکرے اس ذکر سے خاموش ہیں کہ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ اپنے دادا پیر حضرت ابواسحاق شامی چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کیلئے چشت تشریف لے گئے لیکن یہ امر قرین قیاس ہے کہ جب حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ چشت تک پہنچے تو کوئی وجہ نہیں کہ خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ اپنے دادا پیر کی زیارت کیلئے چشت تشریف نہ لے گئے ہوں ضرور مزار اقدس کی زیارت کیلئے تشریف لے گئے ہوں گے۔

اس سفر میں آپ کو حضرت خواجہ ابو یوسف چشتیؒ کی خانقاہ میں قیام کا اتفاق ہوا۔

وہاں کچھ فقراء مقیم تھے۔ حسن اتفاق سے مجلس سماع منعقد ہوئی۔ قوالوں نے یہ شعر گائے

عاشق بہ ہوائے محبوب دوست بے ہوش بود ۔ وز یاد محبت خویش مدہوش بود
فردا کہ بہ حشر خلق حیران ماند ۔ نام تو دروں سینہ و گوش بود

ان دو شعروں کا مجلس پر اتنا اثر ہوا کہ خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور تمام فقراء بے ہوش ہو گئے۔ سلسلہ سماع برابر جاری رہا۔ جب قوال کوئی دوسرا کلام شروع کرتے تو آپ منع فرما دیتے۔ ۷ روز تک یہی حالت رہی اس مجلس میں دو بزرگ حالت وجد میں گر پڑے۔ وہاں دیکھا گیا تو خرقے موجود تھے اور ان دونوں بزرگوں کے جسم غائب تھے۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ سبزوار میں

یہاں سے روانہ ہو کر خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ سبزوار پہنچے۔ ان دنوں سبزوار کا حاکم شیخ محمد یادگار تھا۔ اس کو خلفائے ثلاثہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے اس قدر ضد تھی کہ جس شخص کے نام کا کوئی جزو ابوبکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ عثمان رضی اللہ عنہ ہوتا وہ اس کے حاکمانہ عتاب کا نشانہ بن جاتا۔ شیخ محمد یادگار کا باغ شہر سے باہر تھا۔ اس حوض کے کنارے ایک نشست گاہ تھی۔ جہاں بیٹھ کر شیخ محمد یادگار داد عیش دیا کرتا تھا۔

حسن اتفاق سے جب خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ سبزوار پہنچے۔ بہت زیادہ تھکے ہوئے تھے۔ اسی باغ میں ٹھہر گئے۔ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے حوض میں غسل کر کے دو رکعت نماز ادا کی اور تلاوت کلام الٰہی میں مشغول ہو گئے۔

اسی اثناء میں اطلاع آئی کہ حاکم شہر شیخ محمد یادگار سیر و تفریح کیلئے باغ میں تشریف لا رہے ہیں۔ باغ کے مالی اور خدام نے صفائی اور آرائش شروع کر دی۔ حوض کے کنارے فرش فروش بچھانے آئے تو انہوں نے حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کو رونق افروز دیکھا۔ وہ چاہتے تھے کہ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کو حوض کے کنارے سے اٹھا دیں مگر حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کا نورانی چہرہ دیکھ کر کچھ بولنے کی ہمت نہ ہوئی۔ انہوں نے حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے قریب ہی حوض کے کنارے خوشنما

اور بیش قیمت قالینوں کا فرش بچھا دیا اور ہر قسم کا سامان عیش سجا دیا۔

کچھ دیر بعد شیخ محمد یادگار کی سواری آئی۔ خدام مؤدب کھڑے ہو گئے۔ انہیں معلوم تھا کہ شیخ محمد یادگار نہایت بدعقیدہ آدمی ہے۔ اولیاء اللہ کے بارے میں اچھے خیالات نہیں رکھتا۔ ممکن ہے کہ وہ حضرت خواجہ صاحب کو گزند پہنچائے۔ ایک خادم نے نہایت ادب سے حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا۔ ''اگر کچھ ہرج نہ ہو تو حضور کسی دوسری جگہ تشریف لے چلیں''۔ حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم کوئی فکر نہ کرو۔ قدرت خدا کا تماشا دیکھو۔

خادم وہاں سے ہٹ کر ایک درخت کی آڑ میں بیم و رجا کی حالت میں کھڑے ہو کر دیکھنے لگا کہ اب پردہ غریب سے کیا ظہور میں آتا ہے۔ تھوڑی دیر بعد شیخ محمد یادگار آئے تو حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کو اپنی نشست گاہ کے قریب بیٹھے ہوئے دیکھ کر غصہ سے خدام کو مخاطب کر کے کہا۔

''اس فقیر کو یہاں سے کیوں نہیں اٹھایا؟''

خدام ڈر کے مارے کانپنے لگا۔ اس کی زبان سے ایک لفظ بھی نہ نکل سکا۔ خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ محمد یادگار پر ایک نظر ڈالی۔ لرزہ براندام ہو کر گر پڑا۔ مرغ بسمل کی طرح تڑپنے لگا۔ محفل عیش و نشاط ماتم کدہ بن گئی۔ خدام نظریں جمائے حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو تک رہے تھے۔

خدام نے مؤدبانہ حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے التجا کی۔ حضور! یہ آپ کے مرتبہ شناس نہیں تھے۔ ان سے گستاخی سرزد ہو گئی ہے۔ ان کا قصور معاف فرما دیجئے۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کو تو شیخ محمد یادگار کی اصلاح مقصود تھی۔ خادم کو بلا کر حکم دیا۔ بسم اللہ پڑھ کر اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارو۔

خادم نے حکم کی تعمیل کی شیخ محمد یادگار کو ہوش آ گیا لیکن اب ان کی حالت بدل چکی تھی۔ حکومت کا نشہ ہرن ہو چکا تھا۔ شیخ محمد یادگار نے اٹھ کر فوراً حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں سر رکھ کر عرض کیا۔ حضرت میں تمام ممنوعات سے باز آیا اب میری خطا معاف فرما دیجئے''۔

حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی دست شفقت سے اسکا سر اٹھایا اور اصحاب کبار کے مناقب اس انداز میں بیان فرمائے کہ تمام حاضرین پر رقت طاری ہوگئی۔ آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی۔ تمام حاضرین نے صدق دل سے توبہ کی۔

اس کے بعد شیخ محمد یادگار نے وضو کر کے دوگانہ شکر ادا کیا اور حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پرست پر بیعت ہو گئے۔ شیخ محمد یادگار نے اپنا کل مال واثاثہ حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کیا۔ حضرت خواجہ صاحب نے ارشاد فرمایا جن لوگوں سے تم نے یہ مال جبراً حاصل کیا ہے۔ انہیں کے حوالے کردو تاکہ قیامت کے دن کوئی تمہارا ہاتھ نہ پکڑے۔

شیخ محمد یادگار نے حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حکم کے مطابق اپنا سارا مال و دولت اس کے حقیقی مالکوں کے حوالے کر دیا۔ اور جو بچ رہا فقراء میں تقسیم کر دیا۔ اپنے نفس پر عیش و آرام حرام کر کے اپنی منکوحہ کو طلاق دے دی اور ہر وقت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہنے لگے اور سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے اس درجہ عاشق ہوئے کہ جدائی ناقابل برداشت تھی۔

سبزوار سے چلتے ہوئے شیخ محمد یادگار نے حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ جانا چاہا مگر حضرت خواجہ بزرگ تھے۔ اس وقت تو اپنے ساتھ لے جانے سے انکار فرمایا۔ البتہ جس وقت ہندوستان روانہ ہوئے شیخ محمد یادگار کو اپنے ہمراہ لے لیا۔ شیخ محمد یادگار رحمۃ اللہ علیہ مدت العمر حضور غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے خادم بن کر رہے۔ خواجہ صاحب کے وصال کے بعد مزار مبارک پر خادم بن کر اپنی زندگی گزار دی اور سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے مزار اقدس کے جانب مشرق مدفون ہوئے۔ جہاں ۲۵/۲۶ رجب کو بڑی دھوم دھام سے عرس ہوتا ہے۔

آخر میں آپ غزنی پہنچے۔ یہ سلطان محمود غزنوی نے آباد کر کے دلہن کی طرح آراستہ کر رکھا تھا۔ یہاں اس زمانے میں غوری خاندان کے بادشاہ کی حکومت تھی۔ غزنی میں حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ شیخ المشائخ شیخ عبدالواحد رحمۃ اللہ علیہ سے ملے اور ایک دوسرے سے اکتساب روحانیت کیا۔

سرکار غوث پاک سے حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی دوبارہ ملاقات

سیر الاقطاب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت غوث الاعظم پیراں پیر رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات دو مرتبہ ہوئی۔ ایک اس وقت جب کہ آپ کی ابتدائی حالت تھی اور حضرت غوث پاک نے بشارت فرمائی تھی کہ"

"یہ مرد مقتدائے روزگار ہوگا اور اس سے خلق اللہ فیضیاب ہوگی"

اور دوسری مرتبہ اس وقت جب حضرت پیران پیر جیلان میں تشریف فرما تھے۔ مصنف اقتباس الانوار کی رائے ہے کہ دوسری ملاقات ہندوستان تشریف لاتے وقت ہوئی تھی۔

مسالک السالکین میں ہے کہ جب حضرت غوث پاک نے حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کو ضیافت پر مدعو کیا تو آپ نے عرض کیا میں چشتی ہوں اگر غذائے روح بھی عنایت ہو تو عین نوازش ہوگی۔

حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اگرچہ میرے مشرب میں سماع نہیں مگر مجھے آپ کی خاطر داری منظور ہے چنانچہ محفل ترتیب دی گئی۔ بڑے بڑے اولیائے کرام موجود تھے۔ حضرت پیران پیر نے ایک خادم کو اپنی ردائے مبارک دے کر ارشاد فرمایا کہ جس وقت میں مجلس سے باہر آ جاؤں اس وقت یہ چادر ہمارے حجرے کے اندر بچھا کر کواڑ بند کر دینا۔ حضرت پیران پیر کسی ضرورت سے مجلس سے باہر اٹھ کر آئے۔ خادم نے ردائے مبارک حجرہ کے اندر بچھا کر کواڑ بند کر دیئے۔ حجرہ کے اندر سے قسم قسم کے راگ اور ساز کی آواز آنے لگی۔

حاضرین مجلس پر وجد طاری ہو گیا۔ پیران پیر عصائے مبارک سے زمین کو دبا رہے تھے۔ چہرہ مبارک سرخ ہو گیا۔ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ پر عجب حالت طاری تھی۔ جس طرف دست مبارک اٹھاتے یا چشم مبارک کا اشارہ ہو جاتا ایک قیامت برپا ہو جاتی۔ کوئی بے ہوش ہو گیا کوئی زخمی ہو گیا۔ بہت سے واصل بحق ہو گئے اللہ اللہ کر کے محفل سماع بند ہوئی۔

مجلس سماع کے بعد کسی خادم نے حضرت قطب ربانی رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا حضرت آپ مجلس میں کیوں نہیں بیٹھے جب تک سماع ہوتا رہا کھڑے رہے؟

حضرت پیران پیر نے فرمایا میں خدا کے حکم سے محفل سماع سے باہر اپنی عصا سے زمین کو دابے کھڑا تھا۔ ایسا نہ ہو کہ زمین کو لرزہ آ جائے اور مخلوق خدا کو نقصان پہنچ جائے۔ جس وقت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ (حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ) پر رقت طاری ہوئی۔ اس وقت زمین آسمان شجر حجر کانپنے لگے تھے۔ میں زمین کو دبائے دبائے اور تھامے تھامے تھک گیا منہ سرخ ہو گیا۔ اگر میں محفل سماع میں موجود ہوتا تو قیامت صغریٰ قائم ہو جاتی۔

آئینہ جمال الٰہی لقائے تو

اے تاج بخش شاہ و گدا ہر گدائے تو — آئینہ جمال الٰہی لقائے تو

مشکل کشا و قبلہ حاجات عالم است — مخصوص آستانہ دولت سرائے تو

مولا و مرشدی و خداوندی نعمتی — دیگر شفیق حال نہ دارم سوائے تو

از یمن ہمت تو رسیدم بکام دل — شد دستگیر دست کرامت نمائے تو

اے مظہر جمال و کمال محمدی — ایمان اسیر تو دل و جانم نداد آئے تو

للہ حاضرست بخدمت بصد نیاز

مشتاق لطف منت و وجود عطائے تو

حضرت سیّد مظہر علی شاہ صاحب قادری نظامی مصنف جواہر غیبی

☆☆
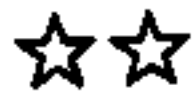
اللہ والوں کا قافلہ ہندوستان کی سرحد پر

گزشتہ صفحات میں بیان ہو چکا ہے کہ دربار نبوت سے ولایت ہند پر تقرر کے بعد حضرت خواجہ حضرت نواز رحمۃ اللہ علیہ ۴۰ اولیاء کی ایک مختصر جماعت ساتھ لے کر عازم ہند ہوئے۔ اللہ والوں کا یہ قافلہ ہندوستان کی سرحد عبور کر کے جب میدانی علاقہ میں وارد ہوا تو اس شان سے کہ ایک بڑے ہی باوقار بزرگ کندھے پر کمان اور پشت پر ترکش ڈالے ہاتھ میں عصائے سرگرم سفر تھے اور ان کے ہمراہ ہی بڑے ادب واحترام کے ساتھ دائیں بائیں اور پیچھے اس طرح چل رہے تھے جیسے چاند کے گرد ستارے جس جگہ وہ بزرگ پاؤں رکھتے تھے وہ سب کے سب آنکھوں کا فرش بچھا دیتے تھے۔ ان کے پسینہ کی جگہ اپنا خون بہانا باعث سعادت خیال کرتے تھے اور ہر آن تعمیل کیلئے مستعد و تیار رہتے تھے۔

وہ مقتدر بزرگ بہت ہی منکسر المزاج اور شریف النفس تھے۔ وہ اپنے ساتھیوں سے نہایت ہی محبت اور شفقت سے پیش آتے تھے۔ ان کی انتہائی کوشش ہوتی تھی کہ کسی ہم سفر کو تکلیف نہ پہنچنے پائے وہ اپنی ضروریات کے اکثر کام خود ہی انجام دیا کرتے تھے۔ اگر کسی رفیق کے پاؤں میں کانٹا چبھ جاتا تو وہ اس کی کھٹک اپنے دل میں محسوس کرتے تھے۔

ان کا لباس گو اجلا اور قیمتی نہ تھا مگر ایسا پاکیزہ تھا کہ اس کی طہارت کی قسم فرشتے کھایا کرتے تھے پھٹا پرانا پیوند لگا ملبوس زیب تن تھا۔ ان کی جبیں ہزاروں سجدوں کی جلوہ گاہ تھی۔ جہاں کہیں نماز کا وقت ہوتا تھا وہاں ان خدا پرستوں کے قدم رک جاتے تھے۔ وضو کر کے اذان کہتے اور نماز باجماعت ادا کر کے آگے کی راہ لیتے تھے جس مقام پر رات ہو جاتی تھی یہ قافلہ وہیں شب باشی کیلئے ٹھہر جاتا۔ آسمان کی تاروں بھری نیلی چھت کے نیچے زمین کے خاکی فرش پر کچھ دیر آرام کیلئے لیٹ جاتے۔ رات کا اکثر حصہ دربار خداوندی کی

حاضری میں گزرتا۔ کچھ تھوڑا بہت وقت ملتا تو آنکھ لگا لیتے۔

بعض اوقات وہ سب کے سب ایک حلقہ بنا کر بیٹھ جاتے تھے اور ان کے بیچ میں وہ مسند نشین ولایت فقیر رونق افروز ہو جاتے ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے چاند کے گرد ہالہ ہے۔ وہ معزز بزرگ اپنی زبان فیض ترجمان سے پند و نصائح کا دریا بہانے لگتے تھے۔ کبھی عشق و محبت کا دل گداز افسانہ سناتے کہ آنکھیں اشکبار ہو جاتیں کبھی پیر و مرشد اور بزرگان کرام کے الطاف و عنایات کا بیان کبھی سفر بلاد اسلامیہ کے حالات۔ کبھی آیات قرآنی کی تفسیر کبھی حدیث و تصوف کے پیچیدہ مسائل اس طرح حل فرماتے کہ حاضرین مجلس عش عش کر اٹھتے تھے۔

آپ ان مقدس ترین ہستیوں سے واقف ہوں گے۔ اس محفل فقر کے صدر نشین خواجہ خواجگان حضرت معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ تھے اور آپ کے رفقاء اور ہم سفر قطب الاقطاب رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ حضرت یادگار محمد صاحب سبزواری رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ فخر الدین گردیزی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر بزرگان کرام تھے۔

الغرض اللہ والوں کا یہ چھوٹا سا قافلہ قطع منازل کرتا ہوا ہندوستان کے سرحدی علاقہ پنجاب میں داخل ہوا۔ دریائے راوی کے اس پار پنجاب کا دارالسلطنت لاہور آباد تھا۔ حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے ہمراہیوں نے دریا کو عبور کیا اور حضرت علی بن عثمان الہجویری (داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ) کے مزار پر انوار پر جو بیرون فصیل شہر واقع تھا قیام پذیر ہوا۔ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے مزار مبارک پر چلہ کیا۔ فیوض و برکات روحانی حاصل کئے۔

حالات شیخ المشائخ شیخ الاولیاء حضرت سید علی بن عثمان ہجویری مخدوم داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

حضرت داتا صاحب ہندوستان کے متقدین اولیاء میں امام طریقت رہبر حقیقت مطلع انوار عرفانی واقف اسرار رحمانی' عالم علوم ظاہر و باطن' مرشد اکمل و زاہد' مظہر خوارق و کرامات اور صاحب ولایت مشہور ہیں۔ آپ کے ہاتھ پر ہزاروں کافر مسلمان ہزار ہا گمراہ اور ہزار ہا دیوانے راہ راست پر آ گئے۔ ہزار ہا ناقص کامل اور ہزار ہا فاسق نکوکار بن گئے۔ زمانہ نے ان کی غلامی کو فخر تصور کیا۔ ہزار ہا طالبان علم و حق آپ کی خدمت فیض برکت سے فیض یاب ہوئے۔ وفات کے بعد بھی آپ کا فیض اسی طرح عام ہے جس طرح حالت حیات میں تھا۔ اب بھی اولیائے کرام آپ کے مزار مبارک سے فیض حاصل کرتے ہیں۔ سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ہندوستان میں تشریف لا کر سب سے پہلے حضرت کی درگاہ میں مزار مبارک کے پاس چلہ کیا تھا۔ اسی دربار سے آپ کو قطبیت اور شہنشاہِ ہند کا خطاب عطا ہوا تھا۔ حضرت شہزادہ دارالشکوہ نے فرمایا ہے کہ جو شخص چالیس جمعرات حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر حاضری دیتا ہے۔ جو خدا سے مانگتا ہے ملتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت کے مزار مبارک پر ہر جمعرات کو میلہ سا لگا رہتا ہے۔ زائرین شب بیداری کرتے ہیں۔ حق تعالیٰ گوہر مقصود سے حاجت مندوں کے دامن بھر دیتا ہے۔

شجرہ نسب

حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ سیّدنا حضرت امام حسن علیہ السلام کی اولاد امجاد میں سے تھے۔ حسنی سید تھے۔ آپ کا شجرہ نسب کتابوں میں اس طرح مذکور ہے۔

(۱) شیخ المشائخ حضرت مخدوم علی داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

(۲) بن سید عثمان

(۳) بن سید علی

(۴) بن سید عبدالرحمان

(۵) بن شاہ شجاع

(۶) بن ابوالحسن علی

(۷) بن حسین اصغر

(۸) بن سید زید شہید

(۹) بن سید امام حسن علیہ السلام

(۱۰) بن مولائے کائنات سیّدنا و مولانا حضرت علی کرم اللہ وجہہ

پیدائش اور نام مبارک

حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ ۴۰۰ھ میں شہر غزنی کے محلہ ہجویر میں رونق افروز عالم ہوئے۔ والدین ماجدین نے اسم گرامی سید علی رکھا۔ حضرت داتا صاحب چونکہ محلہ ہجویر میں پیدا ہوئے تھے اس لئے آپ کے نام مبارک کے ساتھ ہجویری کی نسبت ہوگئی۔ حضرت داتا صاحب کی پوری زندگی چونکہ مادی و روحانی سخاوت اور عطا وجود کا مجسمہ تھی لوگ آپ کو داتا کہنے لگے اور اسی نام سے مشہور ہو گئے۔

تعلیم ظاہری

۱۰۲۱ھ میں لاہور سلطان محمود غزنوی کی ہندوستانی مقبوضات کا دارالسلطنت تھا۔ غزنی کی تو تعریف بیان نہیں کی جاسکتی۔ اس زمانہ میں غزنی عروس البلاد تھا۔ علماء و صلحا شعراء اور ادبار کا مرکز تھا۔ حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے غزنی کے قابل اساتذہ کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیا۔ علوم متداولہ کی تکمیل کے بعد دیگر ممالک اسلامیہ کے ارباب علم و فضل سے آپ نے استفادہ کیا۔ تھوڑے ہی عرصہ میں آپ علامہ اور فاضل بن گئے۔ حضرت داتا صاحب کے اساتذہ کرام میں حضرت خواجہ ابوالفضل ختلی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت

ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔ حضرت ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ آپ کے علوم ظاہری کے استاد تھے۔ روحانی استاد حضرت ابوفضل ختلی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔

تعلیم باطنی

حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تعلیم باطنی حضرت ابوفضل ختلی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی۔ خواجہ صاحب موصوف حضرت شیخ حضری رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے اور ان کے پیر حضرت شیخ ابوبکر شبلی رضی اللہ عنہ تھے۔ اس اعتبار سے حضرت شیخ ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ داتا صاحب کے دادا پیر تھے۔

حضرت داتا صاحب نے حضرت شیخ ابوالفضل کے علاوہ حضرت شیخ ابوالقاسم گرگانی رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ ابوسعید ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ سے بھی روحانی استفادہ کیا تھا۔

حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ لاہور میں

٣٠ سال کی عمر میں جب حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ علوم ظاہری و باطنی کی تکمیل فرما چکے تو آپ کے پیرومرشد حضرت خواجہ ابوالفضل رحمۃ اللہ علیہ نے حکم دیا۔ ''پنجاب جاؤ لاہور میں قیام کرو''۔ حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے پیرومرشد سے عرض کیا کہ ''لاہور میں تو حضرت سید فخرالدین زنجانی'' تشریف فرما ہیں۔ ان کی موجودگی میں میرا وہاں جانا مناسب نہیں۔ پیرومرشد نے فرمایا۔ تمہیں جو حکم دیا گیا ہے اس کی تعمیل کرو۔

حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے پیرومرشد کے حکم سے غزنی روانہ ہو کر ۹ محرم ٤٣١ھ کو لاہور تشریف لائے جس وقت شہر پناہ کے قریب پہنچے سامنے سے ایک جنازہ آتا نظر آیا۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ حضرت سید فخرالدین زنجانی رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہو گیا ہے۔ آپ نے جنازہ میں شرکت فرمائی۔ تدفین سے فراغت کے بعد شہر لاہور سے باہر جانب غرب اس مقام پر قیام فرمایا جہاں حضرت کا مزار مبارک واقع ہے (آجکل تو حضرت کا مزار مبارک شہر کے درمیان مرجع خواص و عوام ہے)

خانقاہ اور مسجد کی تعمیر

لاہور میں تشریف آوری کے بعد حضرت داتا صاحب نے اپنے لئے خانقاہ اور مسجد تعمیر فرمائی جو اب تک موجود ہے اور تا قیام قیامت رہے گی۔ جس وقت مسجد تعمیر ہو رہی تھی محراب قبلہ جانب جنوب خم نظر آئی۔ لاہور کے فقہ علماء معترض ہوئے۔ حضرت داتا صاحب نے اس وقت تو کوئی جواب نہ دیا۔ جب مسجد کی تعمیر مکمل ہوگئی تو داتا صاحب نے تمام علماء کو بلا کر نماز پڑھائی۔ نماز سے فارغ ہو کر مقتدیوں کو مخاطب کر کے فرمایا۔

''لو اب دیکھ لو سمت قبلہ صحیح ہے یا نہیں؟''

اسی وقت حق تعالیٰ نے درمیان سے حجاب اٹھا دیا۔ تمام علماء نے اپنے سامنے خانہ کعبہ دیکھا پھر کسی شخص نے کبھی سمت قبلہ پر اعتراض نہ کیا۔ بلکہ وہ بے حد نادم اور شرمندہ ہوئے۔

روحانی فیض کا بحر بیکراں

حضرت داتا صاحب لاہور تشریف لانے کے بعد ۳۵ سال تک حیات رہے۔ آپ کی تبلیغ سے بے شمار لوگ مشرف بہ اسلام ہوئے۔ نائب حاکم لاہور رائے راجو بھی آپ کے دست حق پرست پر مشرف بہ اسلام ہوئے تھے جس کو حضرت داتا صاحب نے قبول اسلام کے بعد شیخ ہندی کا ممتاز لقب عطا فرمایا تھا۔ اس عرصہ میں بے شمار اولیائے کرام نے آپ سے فیض حاصل کیا۔

داتا صاحب کا وصال

حضرت داتا صاحب ۹ محرم ۴۶۵ھ کو واصل بحق ہوئے۔ انبیاء علیہم السلام کی سنت کے موافق اپنی ہی خانقاہ میں جہاں آپ کی رہائش تھی مدفون ہوئے۔

تاریخ وصال یہ ہے

سفر چوں کر دزیں دنیائے فانی
عیاں تاریخ او چوں ماہ مقیم
علی ہجویری عالیجاہ گفتم

۴۶۴ھ

عمارت درگاہ شریف

مسجد اور خانقاہ تو داتا صاحب نے لاہور آتے ہی تعمیر فرمالی تھی۔ وصال کے بعد حضرت کے روضہ کی عمارت سکھوں کی غارت گری کے زمانے میں شہید ہوگئی۔ انگریزوں کے دورِ حکومت میں ۱۲۹۰ھ میں نور احمد سادھو نے روضہ مبارک کا گنبد تعمیر کرایا۔ سنگ مرمر کی جالیاں مولوی فیروزالدین مرحوم نے نصب کرائیں۔ ۱۳۴۰ھ میں شیخ غلام رسول نے مسجد تعمیر کرائی۔ یہ تینوں حضرات اندرون حلقہ درگاہ شریف میں مدفون ہوئے۔

اولیائے کرام اور سلاطین آستانہ عالیہ پر

حضرت داتا صاحب کی ذات گرامی مرجع خواص وعوام تھی۔ وصال کے بعد آپ کا مزار مبارک زیارت گاہ خواص وعوام ہے۔ حضرت کے مزار مبارک پر حاضری امراء اور سلاطین باعث صد ہزار افتخار تصور کرتے ہیں۔ ہر زمانے میں سلاطین اور امراء نے قدمبوسی اور زیارت کو ذریعہ سعادت دارین سمجھا۔

محمد شاہ بادشاہ کے زمانہ میں لاہور کے نائب ناظم میر مومن بخاری تھے۔ نائب صاحب اپنے وقت کے عالم بے بدل اور فاضل اجل تھے۔ حضرت داتا صاحب سے بے انتہا عقیدت رکھتے تھے۔ داتا صاحب کے حاضر باشوں میں سے تھے۔ ان کا مزار صحن درگاہ عالیہ میں ہے۔

سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ پر

خزینۃ الاصفیا اور حدیقۃ الاولیاء میں ہے کہ سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت بابا فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ پر چلہ کشی کی تھی۔ چنانچہ حضرت داتا صاحب کے حجرہ میں وہ جگہ آج بھی موجود ہے جہاں سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے چلہ کیا تھا۔ خانقاہ عالیہ کے باہر حضرت بابا فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کا چلہ ہے۔ ان دونوں متبرک مقامات کی زیارت سے ہزارہا زائرین فیض یاب ہوتے ہیں۔ سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کو چالیس روز کے مراقبہ کے بعد درجات عالیہ حاصل ہوئے۔ حضرت خواجہ اجمیری عالم استغراق میں پکار اٹھے۔

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
ناقصاں راپیر کامل' کاملاں را راہ رہنما

اسی زمانے سے یہ شعر زبان زد خواص و عام ہے اور اسی زمانے سے داتا صاحب گنج بخش کے نام سے مشہور ہوئے۔

داتا صاحب کی تصنیفات

خزینۃ الاصفیا میں ہے کہ داتا صاحب کی تصنیفات تو بہت سی ہیں مگر ان میں سب سے زیادہ مشہور حضرت کی تصنیف کشف المحجوب ہے۔ یہ کتاب فارسی زبان میں علم تصوف کی پہلی تصنیف ہے۔ یہ کتاب اس قدر مستند ہے کہ زمانہ تصنیف سے آج تک کسی عالم کو اس کتاب کے کسی مضمون پر حرف گیری کی ہمت نہیں ہوئی۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی منزل مقصود کی طرف تیز گامی

ہندوستان کے بت پرست اگرچہ مدت دراز سے اسلامی تلوار کی جھنکار اور تکبیر کے دل ہلا دینے والے نعرے سن رہے تھے۔ لیکن انہیں باقاعدہ توحید کا سبق دینے والا کوئی استاد نہیں ملا تھا۔ جو بزرگان دین حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ سے پہلے ہندوستان میں تشریف لائے تھے۔ وہ سرحدی اضلاع میں جو مسلمانوں کے زیر اقتدار تھے قیام پذیر ہو گئے تھے۔ ان ایام میں ان مقامات پر بھی کفر و شرک کا غلبہ تھا۔ ان مقامات پر تبلیغ و ہدایت کی اشد ضرورت تھی۔ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ جس وقت ہندوستان تشریف لائے اس وقت پنجاب میں اسلامی حکومت قائم ہو چکی تھی۔ توحید کا پرچم پنجاب کی فضا میں لہرا رہا تھا اب یہاں حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے قیام کی ضرورت تھی۔ حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ صاحب نے لاہور میں قیام نہ فرمایا جائے تعیناتی پر بموجب ارشاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم پہنچنا ضروری تھا۔ آپ لاہور سے روانہ ہو گئے۔

ہندوستان کا حال

ہندوستان میں مسلمانوں کی آمد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں شروع ہو گئی تھی۔ ہندوستان کے ساحلی مقامات اور سراندیپ میں مسلمان آباد ہو گئے تھے۔ ۹۶ھ میں محمد بن قاسم نے سندھ فتح کر کے ہندوستان میں اسلامی ریاست قائم کر دی تھی۔ بعض اور علاقے بھی اسلام کے زیر نگیں آ گئے تھے۔ عباسی خلافت کے دور میں اندرونی خلفشار اور کمزوری کے باعث یہ مفتوحہ علاقے مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل گئے۔ مسلمانوں پر طرح طرح کی زیادتیاں اور ظلم و ستم ہونے لگے۔

ایران میں اسلامی حکومت قائم تھی۔ غزنی پر سلطان محمود حکمراں تھا پنجاب کا راجہ جے پال گرفتار ہو گیا اور بمشکل زر نقد اور ہاتھی دینے کا عہد کر کے رہائی حاصل کرنے میں کامیاب ہوا۔ پنجاب واپس آ کر راجہ جے پال اپنے عہد سے پھر گیا۔ حکومت غزنی کا جرار لشکر راجہ کو سزا دینے پنجاب آیا۔ ہندوستان کی متحدہ طاقت مقابلہ پر آئی تمام راجاؤں نے مل کر مقابلہ کیا۔ راجہ جے پال کو مقابلہ میں شکست ہوئی۔ راجہ گرفتار کر لیا گیا اور پنجاب حکومت غزنی کا ایک ماتحت صوبہ بن گیا۔

لیکن یہ صوبہ بہت عرصہ تک حکومت غزنی کے ماتحت نہ رہ سکا۔ ہندوستان پر سلطان شہاب الدین غوری کے فاتحانہ حملہ سے قبل دہلی اور اجمیر کے راجہ پرتھوی راج نے چھین لیا۔ سلطان شہاب الدین غوری نے تخت نشین ہوتے ہی لاہور پر قبضہ کر کے پرتھوی راج کو ان علاقوں کی واپسی کا مطالبہ کرتے ہوئے لکھا کہ سلطنت غزنی کے مفتوحہ علاقے واپس کر دو اور جس طرح سلطان محمود کی قیادت تسلیم کرتے تھے اسی طرح اب ہماری قیادت تسلیم کرو۔

راجہ پرتھوی راج نے سلطان شہاب الدین غوری کے خط کا نہایت تلخ جواب دیا اور ڈیڑھ سو راجاؤں کی فوج ہمراہ لے کر جانب لاہور روانہ ہوا۔ بٹھنڈا کے قریب پہنچا تھا کہ سلطان شہاب الدین کو راجگان ہند کی لشکر کشی کی اطلاع ملی۔ سلطان شہاب الدین نے بٹھنڈہ پہنچ کر پرتھوی راج کو شکست دی۔ بٹھنڈہ پر بھی قبضہ ہو گیا۔

ایک دن سلطان شہاب الدین کا دربار آراستہ تھا۔ یہ مسئلہ زیر بحث تھا کہ دارالخلافہ غزنی سے روانگی کیلئے کون سی تاریخ مقرر کی جائے۔ اسی وقت سرحد کے آفیسران کے خطوط پہنچے کہ پرتھوی راج والیٔ اجمیر اپنے بھائی کھانڈے راؤ حاکم دہلی کو ساتھ لے کر دو لاکھ لشکر جرار اور تین ہزار جنگی ہاتھیوں سے بٹھنڈہ کو چھڑانے کیلئے آندھی اور طوفان کی طرح چلا آ رہا ہے۔ بادشاہ نے اس وقت منادی کرادی کہ جب تک اس مہم کا فیصلہ نہ ہو جائے اس وقت تک غزنی کے کسی سپاہی کو واپسی حرام ہے۔ فوراً جنگ کی تیاری شروع ہو گئی۔

اسلامی لشکر روانہ ہو گیا۔ انبالہ پہنچ کر پتہ چلا کہ راجہ کی فوج پانی پت پہنچ گئی ہے اور فیل خانہ کرنال پہنچ گیا۔ اسلامی لشکر تراوڑی کے میدان میں پہنچا دونوں فوجوں کا آمنا

سامنا ہوا۔ مورچہ بندی ہو گئی۔ رات گزر گئی۔ صبح ہوئی تو دونوں طرف کے لشکر جنگ کیلئے تیار ہو گئے۔

پرتھوی راج نے لشکر کے سامنے ان کا خون گرمانے کیلئے ایک جوشیلی تقریر کی۔

اے راجپوتوں کے سپوتو! پہاڑوں کے افغان اور تاتار کے ترکوں سے تمہارا سامنا ہے۔ ملچھ مسلمان ست دھرم کو بھرشٹ کرنے کو کمربستہ ہوئے ہیں۔ تمہارے سامنے کھڑے ہیں۔ اگر ہمت کرو تو کوئی بڑی بات نہیں۔ خرگوشوں کی طرح جھاڑیوں میں بھگا بھگا کر مارلو گے اور اگر تمہارا ایک قدم بھی پیچھے ہٹا تو ان کے قدم ہمارے گھروں میں اور ان کے ہاتھ ہمارے ننگ و ناموس پر ہونگے۔ آج دھرم گیان کی باڑ تمہاری تلوار کی باڑ پر ہے مارو۔ مارو۔ دم نہ لو۔ خبردار بھاگنے نہ پائیں۔

راجہ کی تقریر بھی ختم نہ ہوئی تھی افغان اور خلجیوں کے دستہ میں حرکت پیدا ہوئی۔ راجپوت بہادروں کے سپوت ہاتھیوں کی صفیں چیر کر تیر برساتے ہوئے آگے بڑھے اور شاہی فوج کو برچھیوں پر لے لیا۔ افغان اور خلجی پیچھے ہٹ گئے۔ سلطان قلب لشکر میں تیر پر تیر چلائے گئے کہ کسی مصاحب نے آ کر خبر دی کہ خلجی اور افغان پشت دکھا کر بھاگ گئے اب آپ گھوڑے کی باگ موڑیئے۔ اب کا ہے کا انتظار ہے۔

یہ سنتے ہی سلطان شعلہ کی طرح بھڑک اٹھا۔ رہی سہی فوج کو سمیٹ کر دشمن پر جا پڑا۔ نیزے اور تلوار کی بجائے خنجر اور کٹاری کی نوبت آ گئی۔ کھانڈے راؤ کی نظر بادشاہ پر پڑی۔ فیل بان کو آواز دی۔ ''خبردار جانے نہ پائے''۔ فیل بان نے ہاتھی کو رگیدا سلطان لپک کر اس طرح جھپٹا کہ گھوڑے کے اگلے دونوں پاؤں ہاتھی کی سونڈ پر جا بیٹھے اور اس کے منہ پر ایسا نیزہ مارا کہ اس کے کئی دانت ٹوٹ گئے مگر خود بھی سخت زخمی ہو گیا۔ ڈگمگا کر گھوڑے سے گرا ہی چاہتا تھا کہ ایک باوفا غلام گھوڑے سے جست کر کے پیچھے جا بیٹھا اور گھوڑا اڑا کر نظروں سے غائب ہو گیا۔ سلطان شہاب الدین لاہور پہنچ کر ضروری انتظام کر کے غزنی روانہ ہو گیا۔ غزنی پہنچ کر سلطان نے علماء سے فتویٰ طلب کیا میدان جنگ سے فرار شرعاً کیا حیثیت رکھتا ہے۔

علماء نے جواب دیا۔ بڑا گناہ ہے۔

سلطان شہاب الدین نے ان تمام سرداروں کو جن کو بہادری اور جاں نثاری کے دعوے تھے جو اور چنے گھوڑے کے توبڑوں میں بھروا کران کے منہ پر چڑھوادیئے۔

سلطان شہاب الدین کی اس شکست کا یہ انجام ہوا کہ غیر مسلموں کے حوصلے بڑھ گئے۔ مسلمانوں پر قیامت صغریٰ قائم ہوگئی۔ سرحدی اضلاع میں ان پر عرصہ حیات تنگ کر دیا گیا۔ کسی مسلمان کی عزت وآبرو محفوظ نہ تھی۔ ہر طرف کہرام برپا تھا۔

اللہ والوں کا بے نظیر صبر و استقلال

ان حالات میں یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ دشمنان اسلام کی راجدھانی میں جانا کس قدر صبر آزما اور حوصلہ شکن تھا۔ لیکن ان تمام مشکلات کے باوجود اللہ والوں کو نزاکت حالات کی کوئی پرواہ نہ تھی۔ وہ بڑی بے فکری اور لاپرواہی سے منزل مقصود کی طرف تیز گام تھے انہیں بھروسہ اور اعتماد تھا تو صرف خدا کا۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی لاہور سے روانگی اور علاقہ پٹیالہ میں فریب دینے کی کوشش

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی تشریف آوری سے ۱۲ سال قبل راجہ پرتھوی راج کی والدہ نے اپنے بیٹے کو آگاہ کر دیا تھا کہ آج سے ۱۲ سال بعد اجمیر میں ایک درویش اس صورت وشکل اس وضع قطع کا چالیس ہمراہیوں کے ساتھ آئیگا۔ اس درویش کے ہاتھوں تیری سلطنت کا خاتمہ ہوگا۔'' پرتھوی راج کی ماں علم نجوم کی ماہر تھی۔ پرتھوی راج نے اسی دور سے اپنی قلمرو میں حکم نافذ کر دیا کہ آج کی تاریخ سے اگر کوئی مسلمان فقیر اس صورت وشکل کا چالیس ہمراہیوں کے ساتھ ہماری حدود سلطنت میں داخل ہوا تو اس کو فوراً قتل کر دیا جائے۔

سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ لاہور سے روانہ ہو کر سمانہ (علاقہ پٹیالہ) پہنچے تو راجہ پرتھوی راج کے سپاہیوں نے آپ کو شناخت کر لیا۔ حاکم کو اطلاع دی گئی۔ حاکم کے حکم سے سپاہیوں نے ازراہ فریب حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ اگر ارشاد ہو آپ کے قیام کے لئے جگہ تجویز کر دیں۔ حاکم سمانہ نے بھی اظہار عقیدت کے طور پر آپ کی خدمت

ممیں دعوت نامہ بھیجا۔ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے مراقبہ فرمایا۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''یہ لوگ مکار و دغاباز ہیں ان کی باتوں میں نہ آنا''۔ دربار رسالت سے ہدایت حاصل ہوتے ہی سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے دعوت رد کر دی اور فرمایا ''ہم لوگ فقیر ہیں ایک جگہ قیام نہیں کرتے''۔ وہاں سے روانہ ہو گئے۔

ہندوستان میں مسلمانوں کے خلاف تعصب کی لہر

سلطان محمود غزنوی کے حملوں سے تو ہندوستان میں مسلمانوں کے خلاف نفرت کی لہر دوڑی ہوئی تھی کہ سلطان شہاب الدین کی شکست نے اور بھی ان کے حوصلے بڑھا دیئے۔ تعصب کی اس قدر فراوانی ہوگئی کہ اگر کہیں کوئی مسلمان نظر پڑ جاتا تو اس کے تکے بوٹی کر ڈالتے تھے۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ سیدھے دلی پہنچے اور راج مندر اور راج محل کے مابین ڈیرا لگا دیا۔ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ اور انکے ہمرایوں کو دیکھ کر سارے شہر میں جوش اور غضب کی لہر دوڑ گئی۔

اس زمانہ میں دلی میں پرتھوی راج کے قلعہ اور لال کوٹ کے مجموعہ کا نام تھا۔ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے کی دلی عین اس مقام پر آباد تھی جہاں قطب صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی لاٹھ موجود ہے۔ اس دلی کی فصیل کا طول چار میل تھا۔ دیواروں کی بلندی خندق سے ۶۰ فٹ اور چوڑائی ۳۰ فٹ تھی۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ دہلی میں

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے دہلی پہنچ کر راج محل اور مندر کے درمیان ڈیرا لگا دیا۔ حضرت کے روحانی رعب و جلال کی وجہ سے کسی بے دین کو اذیت پہنچانے کی جرات تو نہ ہوئی مگر شہر کے معززین کا ایک وفد کھانڈے راؤ حاکم دلی کے پاس جا کر فریادی ہوا۔

''ان مسلمان فقیروں سے دیوتا ناراض ہو رہے ہیں۔ اگر ان لوگوں کو اولین فرصت میں شہر بدر نہ کیا گیا تو دیوتاؤں کا قہر تباہی سلطنت کا باعث ہوگا''۔

اس بات میں کہاں تک صداقت تھی محتاج بیان نہیں۔ کھانڈے راؤ نے اس وقت حکم دیا کہ ان فقیروں کو شہر سے نکال دیا جائے۔

کھانڈے راؤ کے کارندے حلقہ بگوش اسلام

حاکم دہلی کے حکم کی تعمیل کیلئے پولیس کا ایک دستہ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا۔ حضرت سے بات چیت ہوئی۔ حالات دریافت کئے۔ اس پولیس دستہ کے افسر اور سپاہی حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ کے اخلاق و مواعظ سے اس قدر متاثر ہوئے کہ فوراً حلقہ بگوش اسلام ہو کر حضرت خواجہ صاحب کے جانثار بن گئے۔ ان لوگوں کے مسلمان ہو جانے سے اور دوسرے لوگوں کو بھی رغبت پیدا ہوئی۔ آہستہ آہستہ چند دنوں میں سینکڑوں راجپوت مسلمان ہو گئے۔

اب کیا تھا دشمنی محبت میں تبدیل ہو گئی اور آپ کی بزرگی و کرامت کا چرچا سن کر غرضمندوں کا تانتا بندھ گیا۔ دہلی مین اسلام کی شمع روشن ہو گئی۔ پروانوں کا ہجوم ہونے لگا۔ تھوڑے ہی دنوں میں دہلی میں مسلمانوں کی خاصی تعداد ہو گئی۔ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ اپنے خلیفہ اعظم خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کو تبلیغ ہدایت کیلئے دہلی چھوڑ کر اجمیر روانہ ہو گئے۔

☆☆
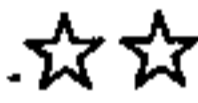
تم آلِ نبی اولادِ علی سلطان الہند غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ

یہ منقبت حضرت داغ دہلوی نے روضہ منور کے سامنے اس وقت پیش کی تھی جب وہ تباہ حال ہو کر اجمیر شریف پہنچے تھے۔ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی شان کریمی سے داغ صاحب کو نواز دیا۔ فوراً ہی نظام حیدرآباد نے ان کو اپنے پاس بلوالیا۔ یہ منقبت دربار خواجہ میں اس قدر مقبول ہے کہ حاجت منداس کو مشکل کے وقت بطور وظیفہ پڑھتے ہیں خواجہ اس کی مشکل کو حل کر دیتے ہیں۔

یا خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ سلطان الہند غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ
یا واقف راز خفی و جلی سلطان الہند غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ

لائی ہے مجھے امید کرم اس خاک کی اور اس دور کی قسم
آیا ہوں پے حاجت طلبی سلطان الہند غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ

منہ عیش وطرب نے پھیر لیا' دن رات کے غم نے گھیر لیا
سب دور ہو میرے رنج دلی سلطان الہند غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ

فریاد تمہیں سے ہے میں نے تکلیف سہی کیسی کیسی
ہو داد طلب کی داد رسی سلطان الہند غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ

یہ داغ کہاں تک رنج سہے تم سے نہ کہے تو کس سے کہے
تم آل نبی صلی اللہ علیہ وسلم اولادِ علی سلطان الہند غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ

(حضرت داغ دہلوی)

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ اجمیر میں

الغرض حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ ۷ محرم ۵۶۱ھ کو اجمیر میں داخل ہوئے اور شہر سے باہر ایک سایہ دار درخت کے نیچے قیام فرمانے کا ارادہ کیا۔ ابھی آپ کے ساتھی سامان رکھنے بھی نہ پائے تھے کہ راجہ پرتھوی راج کے ایک فرعون صفت ملازم نے حقارت آمیز لہجہ میں کہا کہ یہاں سامان نہ اتارو۔ اس جگہ راجہ کے اونٹ بیٹھا کرتے ہیں۔ یہ بات سن کر حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ ہمیں اونٹوں سے کیا غرض وہ یہاں بیٹھے رہیں گے۔ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ اپنے ساتھیوں کی معیت میں اناساگر کے کنارے اس پہاڑی پر تشریف لے گئے جہاں آپ کا چلہ بنا ہوا ہے۔

راجہ کے اونٹوں کو زمین نے پکڑ لیا

شام ہوئی۔ راجہ کے اونٹ اس جگہ پر آ کر بیٹھ گئے۔ ایسے بیٹھے کہ اٹھنے کا نام نہ لیا۔ راجہ کے ملازموں نے ہر چند کوشش کی، خوب مارا پیٹا مگر وہ اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہ ہوئے۔

یہ ماجرا دیکھ کر ساربان دوڑے ہوئے راجہ کے پاس گئے۔ ساربانوں کی زبان سے حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تشریف آوری اور اونٹوں کے واقعہ سے پیر تلے کی زمین نکل گئی۔ تھوڑی دیر سوچ بچار کر کہنے لگا۔

ساربانوں کو خواجہ صاحب کی منت وسماجت کرنے کا حکم

علاج اس غیر آں نیست کہ پیش ہماں درویش بردی و سر خود در پیش پایش نہی عالحاح نمائی۔ ساربان برفت وہمچناں مود۔ (سیر الاقطاب)

اس مصیبت کا علاج اس کے سوا کچھ نہیں کہ تو اس درویش کے پاس جا کر اپنا سر اس کے قدموں میں رکھ کر جو شاندار عاجزی کا اظہار کر۔ ساربان نے راج محل سے واپس آ کر ایسا ہی کیا۔

پرتھوی راج اپنی ماں کی پیشنگوئی سے پہلے ہی خائف تھا۔ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی اجمیر میں تشریف آوری سے اسے یقین کامل ہو گیا تھا کہ اس فقیر کا مقابلہ میرے بس کا کام نہیں۔ سرحد اور اندرون ملک کے انتظام کے باوجود اس فقیر کا صحیح و سالم اجمیر پہنچ جانا یقیناً میری موت کا پیغام ہے لیکن وہ راجہ تھا اور ہندوستان کا سب سے بڑا راجہ حکومت طاقت اور دولت اس کے پاس تھی۔ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے بلا سبب ہتھیار ڈالنا کسر شان تھا پھر بھی دبے الفاظ میں اسے اس حقیقت اور بے بسی کا اقرار کرنا پڑا اور ساربان سے یہ بات کہے بغیر نہ رہا کہ اس قسم کے فقیروں کو ہٹانا آسان کام نہیں۔ اس تازہ مصیبت کا علاج یہی ہے کہ اس فقیر کے قدموں میں سر رکھ کر عجز و انکساری سے کام لے کر اپنا مطلب نکال۔

ساربان نے حکم کی تعمیل کی۔ حضرت خواجہ صاحب کے قدموں میں سر رکھ کر معافی مانگی۔ خواجہ صاحب نے فرمایا۔

برداشتر انت برخاستاند

جا تیرے اونٹ کھڑے ہو گئے۔

ساربان نے واپس آ کر دیکھا راجہ کے اونٹ کھڑے تھے۔ ساربان نے راجہ کو اطلاع کی۔ پرتھوی راج اس حیرت انگز کرامت کو دیکھ کر ششدر رہ گیا۔

اناساگر کے کنارے ایک گوالہ حلقہ بگوش اسلام

ایک چھوٹی سی بچھیا نے دودھ دیا

جس وقت حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے اناساگر کے کنارے ایک سایہ دار پیڑ کے نیچے قیام فرمایا وہاں ایک گوالہ راجہ کی گائیں چرا رہا تھا۔ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے گوالہ سے فرمایا ''ہمیں دودھ پلاؤ''۔

گوالہ نے عرض کیا مہاراج یہ راجہ کے گایوں کی بچھیاں ہیں ان میں سے کوئی بھی دودھ نہیں دیتی۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بچھیا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا جا اس بچھیا کا دودھ دوہ لا۔

گوالہ بصد حیرت و استعجاب بچھیا کے پاس گیا۔ بچھیا کے تھنوں پر ہاتھ پھیرا۔ تھن دودھ سے بھر گئے۔ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی برکت سے اس بچھیا نے اس قدر دودھ دیا کہ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے ۴۰ ہمراہیوں نے سیر ہو کر پیا۔ یہ حیرت انگیز کرامت دیکھ کر وہ گوالہ مسلمان ہو گیا۔

حضرت خواجہ غریب نواز کے خلاف برہمنوں کی شکایت

اناساگر کے کنارے حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کا قیام تھا۔ یہیں بہت سے مندر تھے جن میں تقریباً ایک ہزار بت اور ۳۰۰ پجاری رہا کرتے تھے۔ ان مندروں میں روشنی کا انتظام راجہ کی طرف سے تھا۔ ساڑھے تین من تیل روزانہ جلا کرتا تھا۔ انہی مندروں میں ایک خاص مندر راجہ کا تھا۔ جس کے اخراجات کیلئے راجہ کی طرف سے کئی گاؤں وقف تھے۔ اس راج مندر میں راجہ، امراء اور اشراف ہنود کے علاوہ عوام کو داخلہ کی اجازت نہ تھی۔ ان مندروں کے قریب ہی خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے ہمراہی تالاب پر وضو کر کے نماز پڑھا کرتے تھے۔ اجمیر کے ہنود خصوصاً برہمنوں کو یہ باتیں سخت ناگوار گزریں اور انہوں نے راجہ سے شکایت کی کہ۔

> "ایک مسلمان فقیر اور اس کے چند ساتھی اناساگر کے کنارے مندروں کے قریب ٹھہرے ہوئے ہیں۔ یہ لوگ ہمارے مندروں اور تالابوں کو نجس کرتے ہیں۔ اس سے ہمارا دھرم بگڑتا ہے"۔

پرتھوی راج نے اپنے آدمیوں کو حکم دیا کہ ان فقیروں کو مندروں کے پاس سے ہٹا دو۔

ادھر کسی شخص نے حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کو خبر دی کہ برہمنوں نے

آپ کی شکایت راجہ سے کی ہے۔ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کو اجمیر سے نکالنے کی تیاری اور دشمنوں کی حسرتناک ناکامی

راجہ کے حکم کی تعمیل کیلئے پولیس کا ایک دستہ جس کے ساتھ اہل ہنود بالخصوص برہمنوں کا ایک جم غفیر تھا۔ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کو اناساگر کے کنارے سے اٹھانے کیلئے روانہ ہوا۔ پولیس کے آدمیوں نے حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ یہاں سے اٹھ کر فوراً شہر سے باہر نکل جاؤ ورنہ بزور طاقت شہر سے نکال دیئے جاؤ گے۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے اس بیہودہ بکواس کی طرف کوئی توجہ نہ دی۔ پولیس کے لوگوں اور برہمنوں نے طاقت استعمال کرنی چاہی۔ جونہی پولیس کے آدمی اور برہمن حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ پر حملہ کرنے بڑھے۔ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مٹھی خاک پر آیۃ الکرسی دم کر کے حملہ آوروں کی طرف پھینک دی۔ سیر الاقطاب میں ہے۔

ترجمہ: سرکاری آدمی اور برہمن ہتھیار، لاٹھی گوپھن وغیرہ لے کر روانہ ہو گئے اور حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کا محاصرہ کر لیا۔ ہجوم کا مقصد حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ صاحب کو تکلیف پہنچانا تھا۔

اس عبارت سے یہ مفہوم ہے کہ کفار اجمیر کا ارادہ صرف حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کا شہر سے اخراج ہی نہ تھا بلکہ وہ چاہتے تھے کہ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کو ان کے تمام رفقاء کو قتل کر دیا جائے۔

بہرحال حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مٹھی خاک دشمنوں کی طرف پھینکی جس جس شخص پر اس خاک کے ذرے پڑے دیوانہ ہو گیا یا جسم خشک ہو گیا اور بے حس وحرکت ہو گئے۔ دشمنوں میں بھگدڑ مچ گئی۔ لوگ بھاگتے دوڑتے پیٹتے راجہ کے پاس گئے حال سنایا۔ کچھ لوگوں نے مندروں میں پناہ لی۔

رام دیو مہنت کی سرکردگی میں حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ پر یورش عبرتناک شکست اور قبول اسلام

گزشتہ واقعہ سے کفار کی عاجزی اور بے بسی نمایاں ہو چکی تھی اور یہ حقیقت الم نشرح ہو چکی تھی کہ خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کا مقابلہ دشوار ہے اس لئے جنگ وجدال کو چھوڑ کر انہوں نے ایک اور راہ اختیار کی۔ مندروں کے پجاری رام دیو مہنت کے پاس گئے (جو تمام پجاریوں کا افسر اور مذہب اہل ہنود کا بہت بڑا عالم و فاضل تھا) اور حالات بیان کر کے امداد کی درخواست کی۔

رام دیو نے ساری کہانی سن کر بڑی دیر تامل کے بعد کہا۔

(ترجمہ): یہ فقیر بڑا صاحب کمال اور پہنچا ہوا آدمی ہے۔ میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

رام دیو سحر و ساحری کا بھی استاد تھا اس نے کہا ہاں البتہ اس فقیر کا مقابلہ سحر و ساحری سے ممکن ہے چنانچہ رام دیو نے تمام پجاریوں کو سحر کے منتر تعلیم کئے اور انہیں بتلایا کہ ان منتروں کے سامنے یہ فقیر نہ ٹھہر سکے گا۔

سحر و ساحری کی تعلیم کے بعد رام دیو مہنت اپنے تمام شاگردوں کو ہمراہ لے کر کرانا ساگر کے کنارے آیا۔ رام دیو سب سے آگے تھا اور اس کے پیچھے تمام پجاری یا شاگرد تھے۔ جس وقت رام دیو اور اس کے شاگردوں نے افسوں پڑھنا شروع کیا۔ کسی خادم نے حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ سے صورتحال عرض کی۔ خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ ''ان کا سحر کارگر نہ ہوگا۔ یہ دیو راہ راست پر آ جائیگا''۔ یہ فرما کر حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نماز میں مشغول ہو گئے۔

تھوڑی سی دیر میں رام دیو اور اس کے ساتھی خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بالکل قریب آ گئے۔ خواجہ صاحب سلام پھیر چکے تھے۔ خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے نماز سے فارغ ہو کر جونہی اس مجمع پر نظر ڈالی وہ اپنی جگہ پر رک گیا اور ان کی زبانوں پر تالے پڑ گئے۔ قوت رفتار و گفتار سلب ہو گئی۔

رام دیو حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھ کر بید کی طرح تھر تھر کانپنے لگا وہ اپنی زبان سے رام رام کہنا چاہتا تھا۔ مگر اس کی زبان سے رحیم رحیم نکلتا تھا۔ یہ حال دیکھ کر پجاریوں نے رام دیو کو نصیحت کرنی شروع کی مگر اس کی یہ حالت ہوگئی کہ لکڑی' ڈنڈا' پتھر جو ہاتھ لگا لے کر پجاریوں پر پل گیا۔ بیسیوں پچاسوں پجاریوں کے سر پھاڑ دیئے۔ ہاتھ پیر توڑ دیئے۔ پجاری بھاگ گئے۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک آدم کے ہاتھ ایک پیالہ پانی سے بھر کر رام دیو کے پاس بھیجا۔ رام دیو بہ شوق تمام پانی پی گیا۔ پانی پینا تھا کہ اس کے دل سے کفر کی ظلمت محو ہوگئی۔ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں گر پڑا۔ توبہ کی اور مسلمان ہوگیا۔

رام دیو کے مسلمان ہوجانے سے حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ بہت خوش ہوئے اور ان کا نام شادی دیو رکھا۔

راجہ پرتھوی راج کا خاندانی گورو کی طرف رجوع

شادی دیو کے قبول اسلام سے پرتھوی راج کو یقین ہوگیا کہ یہ فقیروں کی نہیں بلکہ پکے جادوگروں کی جماعت ہے کوئی بڑا جادوگر ہی اس جماعت کا مقابلہ کرسکتا ہے۔ پرتھوی راج نے اپنے زمانہ کے سب سے بڑے جادوگر جے پال کو مقابلہ پر مامور کیا۔ جے پال جوگی ہندوستان کا سب سے بڑا جادوگر تھا۔ اس کے ڈیڑھ ہزار چیلے (شاگرد یا مرید) تھے ان چیلوں میں ۷۰ نفوس پکے فسوں گر تھے اور باقی اپنے اپنے کاموں میں ماہر اور استاد کامل تھے۔

جے پال راجہ کا خاندانی گورو تھا۔ راجہ کی نظر میں اس کی بے پناہ عزت تھی اور وہ اس کا بہت ادب واحترام کیا کرتا تھا۔ جے پال علم نجوم' رمل کا بھی بہت بڑا ماہر تھا۔

راجہ نے جے پال کو اپنے دربار میں بلایا۔ کل واقعات بیان کیے امداد کی درخواست کی۔ جے پال کو اپنے علم و کمال پر پورا اعتماد تھا۔ اس نے راجہ کو یقین دلایا۔ کہا خاطر جمع رکھو۔ میں اس فقیر کو اجمیر سے نکال دوں گا۔

یہ کارروائی چونکہ رعایا اور راعی کے اشتراک عمل سے ہو رہی تھی۔ پجاری اور برہمن خوش تھے کہ اب یہ فقیر جے پال کی فسوں کاری کا کہاں تک مقابلہ کرے گا۔ لاچار و مجبور ہو کر اجمیر سے چلا جائیگا۔

جے پال نے اپنے تمام چیلوں کو جمع کر کے سحر کاری کا سامان فراہم کیا اور خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے مقابلہ کیلئے روانہ ہو گیا۔ ادھر سے جے پال روانہ ہوا۔ ادھر کسی شخص نے حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کو اطلاع دی کہ جے پال جادوگر مقابلہ کیلئے آ رہا ہے۔

اناساگر خشک اور اجمیر میں کہرام

شادی دیو اسلام قبول کرنے کے بعد حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کا حلقہ بگوش غلام بن گیا تھا۔ ہر وقت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر رہتا تھا۔ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے شادی دیو کو حکم دیا۔ جاؤ یہ پیالہ اناساگر کے پانی سے بھر لاؤ۔ شادی دیو نے جونہی وہ پیالہ تالاب میں ڈبویا۔ تالاب کا سارا پانی اس پیالہ میں آ گیا۔ تالاب میں ایک قطرہ پانی کا نہ رہا۔ پیالہ بھی نہ بھرا۔ حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے وہ پانی کا پیالہ رکھ لیا۔ اسی پیالہ کے پانی سے خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے ہمراہی اپنی تمام ضروریات پوری کرتے تھے اور اس میں ذرا بھی کمی نہ آتی تھی۔

اس پیالہ میں پانی بھرنے سے نہ صرف اناساگر کا پانی خشک ہوا بلکہ شہر اجمیر میں جس قدر کنویں تھے وہ بھی خشک ہو گئے۔

شیر خوار بچوں کیلئے ماؤں کے پستانوں میں دودھ نہ رہا۔ دودھ دینے والے جانوروں کے بچے دودھ خشک ہو جانے سے بلبلانے لگے۔ سارے شہر میں کہرام مچ گیا۔ پیاس کی وجہ سے سارا شہر آدمی اور جانور بے تاب ہو گئے۔ راجہ کی پریشانی کا تو حال نہ پوچھو۔

جے پال جوگی کی حضرت خواجہ صاحب سے فریاد

مخلوق خدا شدت تشنگی سے مر گئی

جے پال جوگی بھی پیاس سے مرنے لگا تو اناساگر کنارے حضور غریب نواز رحمۃ اللہ

علیہ سے مخاطب ہو کر عرض گزار ہوا۔

''مخلوق خدا شدت تشنگی سے مر رہی ہے۔ آپ فقیر ہیں فقیر رحیم و کریم ہوتے ہیں اپنے رحم و کرم سے مخلوق کو پیاسا مرنے سے بچا لو''۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے بحر کرم میں جوش آ گیا۔ شادی دیو سے فرمایا ''جاؤ یہ پیالہ پانی کا تالاب میں الٹ آؤ''۔ شادی دیو نے جونہی پیالہ کا پانی تالاب میں ڈالا۔ زمین سے پانی کے چشمے ابلنے لگے۔ چشم زدن میں تالاب پانی سے لبالب بھر گیا۔

جے پال جوگی کی ہٹ اور جادوگری کی نمائش

یہ نظارہ اور کرامت دیکھ کر جے پال جوگی کو اپنی حرکت سے باز آ جانا چاہئے تھا مگر وہ باز نہ آیا۔ جے پال نے اپنے چیلوں کو حکم دیا کہ اپنا کام شروع کرو اپنے ہنر دکھاؤ۔ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ہمراہیوں کے گرد عصائے مبارک سے حصار کھینچ کر فرمایا کہ اس حصار سے باہر نہ جانا۔ جادو بے کار ہو جائیگا۔ پہاڑ کی جانب سے ہزاروں سانپ حصار کی طرف دوڑنے لگے۔ حصار پہنچ کر بے بس ہو گئے۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے حکم دیا:

(ترجمہ) ان سانپوں کو بے خوف و خطر پکڑ کر پہاڑوں کی طرف پھینک دو۔

حضرت کے ہمراہیوں نے تعمیل حکم کی۔ جس جگہ یہ سانپ جا کر گرے اسی جگہ زمین سے ایک درخت برآمد ہو گیا۔

جے پال خود بھی میدان عمل میں سرگرم تھا۔ سحر کاری کی حسرتناک ناکامی کا نظارہ کر رہا تھا۔ جے پال دل ہی دل میں سخت نادم اور شرمندہ تھا کہ آج میری ساری عزت خاک میں مل گئی۔ آج کے بعد میری عزت کون کرے گا۔ میں راجہ کو کیا جواب دوں گا اور راجہ کے سامنے کیا منہ لے کر جاؤں گا۔

اس کے بعد جے پال کے چیلوں نے یہ حربہ استعمال کیا کہ آسمان سے آگ برسانی شروع کر دی۔ اس قدر آگ کہ تودے اور انبار لگ گئے مگر ایک چنگاری بھی حصار کے اندر

داخل نہ ہو سکی۔

جے پال جوگی کا آخری حربہ اور حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ سے خطاب

جے پال جوگی نے حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کو مخاطب کر کے کہا کہ اب میرا اور تمہارا مقابلہ باقی رہ گیا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ تم فوراً اجمیر چھوڑ دو ورنہ میں آسمان پر جا کر تمہارے سروں پر اس قدر بلائیں برساؤں گا کہ سنبھلنا ہو جائے گا۔

حضرت خواجہ نے متعجبانہ انداز میں فرمایا

تو کار زمین رانکو ساختی

کہ باآسماں نیز پر داختی

یہ سن کر جے پال جوگی دل ہی دل میں شرمندہ ضرور ہوا۔ مگر اسے راجہ کی ناراضگی کا بھی ڈر تھا۔ یہ فوراً ہی ہرن کی کھال ہوا میں پھینک کر اس پر بیٹھ کر آسمان کی طرف پرواز کرنے لگا اور نظروں سے غائب ہو گیا۔ لوگ حیران تھے۔ دیکھو اب کیا ہوتا ہے۔ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے کھڑاؤں کو حکم دیا کہ جا اس کافر مردود کو مارتے مارتے زمین پر اتار لا۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے حکم کی دیر تھی۔ کھڑاؤں ہوا میں اڑنے لگی۔ لوگوں کی نگاہیں آسمان کی طرف اٹھی ہوئی تھیں۔ چند سیکنڈ میں جے پال جوگی زمین پر اترتا نظر آیا۔ جے پال کے منہ پر اس قدر زور سے کھڑاؤں کھٹاکھٹ بج رہی تھی کہ پٹتے پٹتے جے پال کا منہ چقندر سا ہو گیا۔

جے پال جوگی خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں

جے پال جوگی زمین پر اتر آیا اور فوراً خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں گر کر معافی مانگنے لگا۔ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ایک پیالہ پانی پینے کا دیا۔ پانی پیتے ہی اس کے دل سے کفر کی سیاہی دور ہو گئی۔ صدق دل سے کلمہ طیب پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے فرمایا۔

جے پال! تمہارے دل میں جو آرزو ہو بیان کرو۔ جے پال نے زمین خدمت کو بوسے دے کر عرض کیا۔ خواجہ خواجگان! حق کے طالب ریاضت و مجاہدات سے جس مرتبہ پہنچتے ہیں وہ مقام مجھے بھی عطا فرمایا جائے۔

حضرت خواجہ صاحب نے فرمایا کہ یہ بات تو فقرا کی صحبت اور ہم نشینی کے بعد ہی حاصل ہو سکتی ہے۔

جے پال نے عرض کیا۔ حضور! آپ نے جو کچھ ارشاد فرمایا بجا اور درست ہے۔ میری دلی آرزو ہے کہ میں اس مقام کو اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرلوں۔

حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مراقبہ فرمایا۔ کچھ دیر بعد آنکھ کھول کر جے پال پر نظر ڈالی تو فوراً عالم ظاہر اس کی آنکھوں کے سامنے سے غائب ہو گیا۔ جے پال نے عالم باطن میں دیکھا کہ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ آسمان کی طرف پرواز کر رہے ہیں۔ جے پال ان کے پیچھے ہے آسمان طے ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ جے پال کو فرشتے تعاقب سے روک دیتے ہیں۔ فریاد کرتے ہیں حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ متوجہ ہوتے ہیں۔ غیب سے ندا آتی ہے کہ جے پال کو خواجہ معین الدین کی دوستی سے آگے جانے دو۔ چلتے چلتے ایسے مقام پر پہنچے جہاں کی لطافت اور نزاکت بیان نہیں کی جا سکتی۔ وہاں فرشتوں کی بہت سی جماعتیں نظر آئیں۔ یہ فرشتے حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تکریم و تعظیم کرتے ہوئے پکارتے تھے۔ ''خدا کا دوست معین الدین آیا ہوا ہے۔ کیا ہی خوش نصیب ہے وہ آدمی جو حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت سے فیض یاب ہو''۔

اس مقام پر پہنچ کر حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس راہ میں اس سے بھی زیادہ اور باریک مقامات ہیں۔ یہاں تک تو تو آ گیا۔ یہاں سے آگے تجھے جانے نہ دیں گے۔ ابھی تجھ میں ان مقامات پر پہنچنے کی استعداد پیدا نہیں ہوئی۔ بہتر یہ ہے کہ اب اس مقام سے واپس چلا جا۔

جے پال نے عرض کیا غلام تعمیل حکم کیلئے حاضر ہے۔ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ آنکھیں بند کرلو۔ پھر فرمایا۔ آنکھیں کھول دو جے پال نے آنکھیں

کھولیں ۔ جے پال اپنی جگہ بیٹھا ہوا تھا اور حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنی جگہ۔

حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ اب تو تمہاری دلی آرزو پوری ہوگئی اور کوئی آرزو ہو تو بیان کرو۔ جے پال نے عرض کیا بس ایک اور میری آرزو یہ ہے کہ مجھے حیات دائمی عطا ہو۔ میں ہمیشہ زندہ رہوں۔ اس بات میں حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کو تامل ہوا۔ مراقبہ فرمایا۔ حکم ہوا۔ اے معین الدین! جے پال کے حق میں تم جو کچھ چاہتے ہو مانگو۔ میں تمہاری دعا قبول کرونگا۔

خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آنکھ کھولی۔ دوگانہ ادا کر کے دعا کی۔ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے جو کچھ دعا فرمائی قبول ہوگئی۔ اس کے بعد خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جے پال کو پاس بلا کر اس کے سر اور چہرہ پر ہاتھ پھیرا اور اس کو خوشخبری سنائی کہ لو تو قیامت تک زندہ رہے گا لیکن لوگوں کی نظروں سے غائب ہو کر۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جے پال کا اسلامی نام خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے عبداللہ رکھا تھا۔ وہ اسی نام سے مشہور ہیں اور زندہ ہیں اور تا قیامت تک زندہ رہیں گے۔

بہت سے لوگوں نے ان سے ملاقات کی ہے۔ وہ اجمیر شریف کے پہاڑوں میں رہتے ہیں۔ بھولے بھٹکے مسافروں کی رہنمائی کرتے ہیں۔ مصیبت کے وقت کام آتے ہیں۔ عرض یہ ہے کہ جے پال جوگی یا تو حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کا دشمن تھا یا حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت کی برکت سے کاملین میں سے ہو گیا۔ سیر الاقطاب میں ہے کہ وہ ہر جمعہ کی شب کو سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کیلئے آتے ہیں۔

خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے قیام کیلئے شہر میں انتظام

جب پرتھوی راج ہر ممکن تدبیر استعمال کر کے عاجز ہو گیا تو شادی دیو اور جے پال عبداللہ بیابانی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ سے درخواست کی کہ اب آپ کو شہر میں قیام کرنا چاہیئے تا کہ خلق اللہ آپ کے ظاہری اور باطنی فیض سے فیض یاب ہو سکے۔ سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے درخواست منظور کر لی اور شیخ محمد یادگار کو حکم

دیا کہ شہر میں ہماری رہائش کیلئے کوئی مناسب جگہ تلاش کرو۔ شیخ محمد یادگار نے شہر میں جا کر وہ جگہ تجویز کی۔ جہاں حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کا روضہ انور ہے۔ یہ جگہ دراصل شادی دیو کے رہنے کے تھی۔ چنانچہ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ اناساگر کے کنارے سے اٹھ کر اس مقام پر رہائش پذیر ہو گئے۔

پرتھوی راج کو دعوتِ قبولِ اسلام

اسلام قبول کرنے سے انکار

شہر میں قیام فرمانے کے بعد خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے پرتھوی راج کے نام دعوت نامہ اسلام ارسال فرمایا جس کا مضمون یہ تھا۔

(ترجمہ) ''اے سنگ دل راجہ تیرا اعتقاد جن جن لوگوں پر تھا۔ وہ خدا تعالیٰ کے حکم سے مسلمان ہو گئے ہیں۔ اگر اپنی بہبودی چاہتا ہے تو تو بھی مسلمان ہو جا ورنہ ذلیل وخوار ہوگا''۔

پرتھوی راج پر سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی دعوت اسلام کا کوئی اثر نہ ہوا۔ قاصد واپس آ گیا۔ اس کے بعد خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے مراقبہ کیا۔ بڑی دیر تک آنکھیں بند کئے بیٹھے رہے پھر آنکھیں کھول کر فرمایا۔

(ترجمہ) اگر یہ بدبخت خدا پر ایمان نہ لایا تو اسے زندہ گرفتار کر کے اسلامی لشکر کے حوالے کر دوں گا۔

غریب مسلمانوں پر پرتھوی راج کا قہر وغضب

مثل مشہور ہے کہ کمہار پر پار نہ بسی تو گدھی کے کان اینٹھ دیئے۔ پرتھوی راج بھی ہو بہو اس مثل کا مصداق تھا۔ راجہ پرتھوی راج کا جب خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ پر کوئی بس نہ چلا تو اس نے مسلمانوں پر ظلم ڈھانے شروع کر دیئے۔ پرتھوی راج کا ایک درباری بھی مسلمان ہو گیا تھا۔ پرتھوی راج نے اسے طرح طرح سے اذیتیں دینی شروع کیں۔ اس درباری (مسلمان) نے حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ سے درخواست کی کہ آپ راجہ سے میری سفارش فرما دیجئے تاکہ آئے دن کی مصیبتوں سے نجات ملے۔ حضرت

خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک خاص قاصد کے ذریعہ راجہ کے پاس سفارشی پیغام بھیجا تو آگ بگولہ ہو گیا۔ خواجہ صاحب کو بہت برا بھلا کہا۔

سحر و ساحری سے شکست کے بعد پرتھوی راج کا غصہ

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کا مقابلہ پرتھوی راج نے سحر و ساحری سے کیا۔ اس کا انجام سوائے شکست فاش کے اور کچھ نہ ہوا۔ شادی دیو (جو باشندگان اجمیر کا ایک معبود تھا) اور جے پال جوگی دونوں مسلمان ہو گئے اور سینکڑوں ہندو حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی زندہ کرامات دیکھ کر اسلام میں داخل ہو گئے۔ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے گرد لوگوں کا جم غفیر رہنے لگا۔ روز بروز معتقدین اور مسلمانوں کی جماعت میں اضافہ ہونے لگا۔ پرتھوی راج دل ہی دل میں کڑھا کرتا تھا کہ اس فقیر کو اجمیر سے نکالنے کیلئے کون سی راہ اختیار کروں۔ بجز جبر و تشدد کے اور جن صورتوں سے مقابلہ ممکن تھا کیا مگر کوئی ایک تدبیر بھی موثر اور کارگر نہ ہوئی۔ حیران تھا کہ کیا کروں کیا نہ کروں۔ ایک روز پرتھوی راج قلعہ کی برجی پر کھڑا ہوا مصروف نظارہ تھا کہ سامنے سدا بہار پہاڑی پر حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے گرد بڑے بڑے لوگوں کا جم غفیر نظر آیا۔ پرتھوی راج نے انتہائی غصہ کی حالت میں ایک راجپوت سردار کو حکم دیا کہ پولیس کا ایک دستہ ہمراہ لے کر اس پورے مجمع کو گرفتار کر لاؤ اور فقیر سے کہو کہ کل تک اجمیر خالی کر دے اور تمام شہر میں منادی کر دی کہ اس اعلان کے بعد مسلمان فقیر کے پاس جانا ممنوع قرار دیا جاتا ہے جو شخص اس حکم کی خلاف ورزی کرے گا اس کو سزا دی جائیگی اور اس کا گھر بار تاراج کر دیا جائیگا۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کو اجمیر سے باہر نکل جانے کا حکم اور حضرت خواجہ غریب نواز کا جواب

راجپوت سردار نے سدا بہار پہاڑی کا محاصرہ کر کے تمام مجمع کو گرفتار کر لیا اور حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کو راجہ کا حکم سنایا کہ کل تک اجمیر سے نکل جاؤ۔ راجپوت سردار کی زبان سے راجہ کا حکم سن کر حضرت خواجہ نے فرمایا۔

"کہ ہم خلق اللہ کی غم خواری کیلئے آئے ہیں۔ رائے پتھورا ہمارے کام میں کیوں دخل انداز ہوتا ہے۔ راجہ سے کہہ دینا کہ تین دن کے اندر اندر معلوم ہو جائیگا کہ اجمیر سے تو نکلتا ہے یا میں؟"

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ شام تک مصلیٰ پر مراقب بیٹھے رہے

حضرت خواجہ غریب نواز روزہ سے تھے۔ حاضری کی گرفتاری آپ کو شاق گزری۔ مغرب تک مصلیٰ پر مراقب بیٹھے رہے۔ روزہ افطار کیا نماز سے فارغ ہو کر پھر مراقب ہو گئے۔ حق تعالیٰ نے دور استبداد کے خاتمہ کی بشارت دی۔ مراقبہ سے سر اٹھایا۔ حق کے دریافت کرنے پر فرمایا کہ حق تعالیٰ نے پرتھوی راج کے اختیارات کی باگ ڈور شہاب الدین کے ہاتھ میں دے دی۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ یہاں سے چلے گئے یا نہیں؟

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کو شہر سے باہر نکل جانے کا حکم دینے کے اگلے روز پرتھوی راج قلعہ کی برجی پر یہ دیکھنے چڑھا کہ سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ یہاں سے چلے گئے یا کہ نہیں۔ گوگرا گھاٹی کی طرف سے دو سانڈنی سوار تیزی سے آتے دکھائی دیئے۔ راجہ پرتھوی راج سمجھ گیا۔ یہ دونوں سوار کھانڈے راؤ کی کوئی خاص خبر لے کر آئے ہیں۔ راجہ پرتھوی راج کو خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کا دیکھنا بھی یاد نہ رہا' وہ فوراً ہی اتر کر محل میں آ گیا اور قاصدوں کی آمد کا انتظار کرنے لگا۔ تھوڑی دیر میں ان دونوں قاصدوں نے دربار میں راجہ کی خدمت میں کھانڈے راؤ کے خط کے ساتھ سلطان شہاب الدین غوری کا اعلان جنگ پیش کیا۔ راجہ پرتھوی راج نے خط اور اعلان جنگ پڑھ کر کھانڈے راؤ کر لکھا کہ "آس پاس کے تمام راجاؤں کو ملا کر متحدہ طاقت سے مقابلہ کیلئے تیار ہو جاؤ اور خود بھی جنگ کی تیاریوں میں مصروف ہو گیا۔

سلطان شہاب الدین غوری کو ہندوستان پر حکومت کی بشارت

جس روز حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ نکلے۔
ترجمہ: میں نے اس کو زندہ گرفتار کر کے شاہ اسلام کے حوالے کر دیا۔
اس روز رات کو سلطان شہاب الدین جو اس وقت خراسان میں تھا۔ خواب میں دیکھا کہ سلطان موصوف ہندوستان میں حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے کھڑا ہے۔ حضرت خواجہ غریب نواز فرما رہے ہیں۔

ترجمہ: اے شہاب الدین! حق تعالیٰ جل شانہ نے تجھے ہندوستان کی سلطنت عطا فرمائی ہے جلد ہندوستان کی طرف متوجہ ہو اور اس بدبخت راجہ کو زندہ گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دے۔

خواب سے بیدار ہو کر سلطان موصوف نے عقلمند اور اہل علم وفضل سے اس خواب کا تذکرہ کیا۔ وہ حیران تھا الٰہی یہ کیا ماجرا ہے ابھی کچھ دن ہوئے ہندوستان میں شکست کھا چکا ہوں۔ یہ مرد بزرگ کون صاحب ہیں اور مجھے ہندوستان کی حکومت کیونکہ مل گئی۔ بہرحال یہ خواب سن کر دانا اور صاحب علم وفضل حضرات خوشی سے اچھل پڑے۔ سلطان کو مبارک باد دی اور فتح وکامرانی کی خوشخبری سنائی۔

سلطان شہاب الدین جس روز سے شکست کھا کر آیا تھا اس کے دل میں انتقام کے شعلے بھڑک رہے تھے اور خفیہ طور پر جنگ کی تیاری میں مصروف تھا لیکن کسی کو علم نہ تھا کہ وہ

کب ہندوستان پر حملہ آور ہوگا۔

سلطان شہاب الدین نے شکست کے دن سے آج تک نہ کپڑے بدلے تھے نہ حرم سرا میں بستر پر سویا تھا۔ اس خواب نے سلطان کے دل میں نیا ولولہ اور جوش پیدا کر دیا اور آٹھویں دن روانہ ہو گیا۔ پشاور پہنچ کر پٹھان سرداروں سے ترقی منصب کا وعدہ کر کے گزشتہ سال کے داغ بدنامی کو دھونے کی تلقین کی۔ ملتان میں بھی چند روز قیام کیا۔ دربار عام منعقد ہوا۔ سلطان شہاب الدین نے تمام چھوٹے بڑے سرداروں کو مخاطب کر کے تقریر کرتے ہوئے کہا۔

پچھلے سال بدنامی کا جو داغ اسلام کے ماتھے پر لگا ہے وہ حاضرین سے مخفی نہیں۔ اس لئے اس موقع پر ہر مسلمان کا فرض ہے کہ اسے تلوار کے پانی سے دھو کر صاف کر دے۔

تمام سرداروں نے تلواروں کے قبضوں پر ہاتھ رکھ کر سر جھکا دیئے۔

پرتھوی راج کو جنگ کا الٹی میٹم

ملتان سے روانہ ہو کر سلطان موصوف لاہور آیا۔ سید توام الملک رکن الدین کو اپنا سفیر بنا کر راجہ پرتھوی راج کے پاس خط دیکر بھیجا جس کا مضمون یہ تھا۔

رائے پتھورا کو جو راجگان ہند کا مہاراجہ ہے۔ تحریر کیا جاتا ہے کہ وہ اسلام کی اطاعت قبول کر کے ملک کو آماجگاہ فتنہ وفساد نہ بنائے ورنہ یہ ملک خدا کا ہے اسی کا حکم اور تلوار فیصلہ کرے گی۔

پرتھوی راج نے اس خط کا نہایت تلخ جواب دیا اور تمام راجگان ہند کے نام گشتی تحریر جاری کردی کہ سلطان شہاب الدین کا مقابلہ کرنے کیلئے فوراً تیار ہو جاؤ۔ تھوڑے ہی دنوں میں تین لاکھ راجپوتوں کا لشکر پرتھوی راج کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو گیا۔

ادھر پرتھوی راج کی متحدہ فوج چلی' ادھر شہاب الدین کا لشکر بڑھا۔ سرستی ندی کے دونوں کناروں پر دونوں لشکر خیمہ زن ہو گئے۔

سلطان شہاب الدین سے پرتھوی راج کی لاف زنیاں

اسی اثنا میں سلطان شہاب الدین کو پرتھوی راج کا ایک خط ملا جس میں لکھا تھا۔

اسلام کے سپہ سالار کو جاسوسوں کے ذریعہ معلوم ہو گیا ہو گا کہ ست دھرم کی رکشاء کیلئے ہمارے پاس آسمان کے ستاروں سے بھی زیادہ لشکر موجود ہے۔ ہندوستان کے گوشہ گوشہ سے دھرم رکھشک چلے آ رہے ہیں۔ ان میں ایک ایک ایسا بہادر راجپوت ہے جس کی تلوار سے کابل اور قندھار تک نے پناہ مانگی ہے۔ تم ان ترک بچوں اور افغان جوانوں کی جوانی پر رحم کھاتے ہوئے یہاں سے لوٹ جاؤ ورنہ یاد رکھو۔ ہمارے پاس بے شمار سامانِ جنگ موجود ہے۔ تمہارا ایک سپاہی زندہ واپس جانے میں کامیاب نہ ہو سکے گا۔

سلطان شہاب الدین خط پڑھ کر خاموش ہو گیا۔ اسے یقین و اعتقاد تھا کہ فتح کا مدار قلت و کثرت پر نہیں کم من فئة قليلة غلبت فئة كثيرة باذن الله انشاءاللہ فتح میری ہو گی۔ شہاب الدین غوری کے پاس صرف ایک لاکھ ستر ہزار فوج تھی۔

آغاز جنگ

محرم ۵۸۸ ہجری کی ۲۷ ویں تاریخ تھی۔ صبح کے وقت دونوں طرف صف بندی مکمل ہو گئی تو راجپوتوں نے طبل جنگ بجا کر تیر اندازی شروع کر دی۔ لڑتے لڑتے دوپہر ہو گئی۔ گرمی کا موسم پھر اژدہام کی حرارت جنگ طول پکڑتی رہی۔ پرتھوی راج کی فوج لڑتے لڑتے تھک گئی۔ قریب تھا کہ بھگدڑ پڑ جاتی مگر وقت کی نزاکت کو محسوس کرتے ہوئے ہندوستان کے تمام بڑے بڑے سرداروں نے تلسی کے پتے چبا کر قسمیں کھائیں مر جائیں گے مگر میدان جنگ سے قدم پیچھے نہ ہٹائیں گے۔ جنگ کی آگ پھر تیز بھڑکنے لگی۔

سلطان شہاب الدین کو فتح کی بشارت

سلطان شہاب الدین گھوڑے کی پشت پر میدان جنگ کا نظارہ کر رہا تھا۔ یکایک اس پر غنودگی طاری ہو گئی۔ عالم رویا میں نظر آیا کہ ایک بہت بڑی شاندار مسجد میں نماز جمعہ ہو رہی ہے۔ شہاب الدین بھی نماز میں شریک ہے۔ نماز سے فارغ ہو کر خطیب نے شہاب الدین کا شانہ ہلاتے ہوئے کہا ''معز الدین اٹھو یہ سونے کا وقت نہیں کارکنان قضا و قدر نے فتح و نصرت تمہارے لئے مقدر کر دی ہے۔ غم نہ کرو اور خدائے عزوجل تمہارے ساتھ ہے''۔

یہ بشارت سنتے ہی شہاب الدین کی آنکھ کھل گئی فوج کی طرف نظر اٹھائی تو وہی بزرگ فوج کی نگرانی کرتے نظر آئے۔

ہندوستان کے اتحادیوں کی شکست فاش کھانڈے راؤ اور پرتھوی راج تلوار کی نوک پر

گرمی کے دن تھے۔ تیز دھوپ پڑ رہی تھی۔ دونوں طرف کے سپاہیوں کے بازو لڑتے لڑتے شل ہو گئے تھے۔ جنگ ایسے نازک مرحلے پر پہنچ گئی تھی کہ ذرا سی غفلت شکست کا سبب بن سکتی تھی۔ شہاب الدین نے خاصہ فوج کے ۱۲ ہزار سواروں کو ۶ صفوں میں ترتیب دے کر پرتھوی راج کی فوج پر ہلہ بول دیا۔ راجپوتوں کے بدمست ہاتھی جو شراب کے نشے میں چور تھے۔ پیچھے ہٹے راجپوتوں کو روند ڈالا۔ ایک گھنٹہ تک تابڑ توڑ لڑائی ہوئی۔ پرتھوی راج اور دوسرے راجہ بھاگ پڑے۔ کھانڈے راؤ میدان جنگ میں مارا گیا۔ شہاب الدین کی فوج نے معرکہ سر کر لیا۔ شہاب الدین کی فوج نے تعاقب کر کے چند بھگوڑے راجہ مار ڈالے اور پرتھوی راج دریائے سرتی کے کنارے گرفتار ہو کر قتل کر دیا گیا۔

دیولی میں سلطان شہاب الدین کا استقبال مقتول راجاؤں کے لڑکوں نے دستاویز فرمانبرداری پیش کیں

تراوڑی کا میدان فتح کرنے کے بعد سلطان شہاب الدین براہ کیکڑی اجمیر روانہ ہوا۔ دیولی میں مقتول راجاؤں کے لڑکے استقبال کیلئے چشم راہ تھے۔ سلطان شہاب الدین دیولی پہنچا تو وہاں راجاؤں کے لڑکوں نے شاہ فاتح کا استقبال کیا۔ دستاویزات' اطاعت اور شاہانہ تحائف پیش کیے۔ سلطان شہاب الدین نے ازراہ مراحم خسروانہ دستاویزات پر مہر توثیق ثبت کی۔ راجہ پرتھوی راج کے لڑکے کو اجمیر کی حکومت عطا فرمائی۔ سلطان شہاب الدین کے شاہانہ سلوک سے متاثر ہو کر رارجگان نے کیکڑے کے مشہور تالاب پر جشن چراغاں منایا۔

ہندوستان میں اسلامی حکومت کا آغاز

اجمیر کے راجہ پرتھوی راج کو شکست دینے کے بعد سلطان شہاب الدین دہلی' میرٹھ'

علی گڑھ، قنوج، بنارس، گوالیار پر قبضہ کر کے اپنے غلام قطب الدین ایبک کو ہندوستانی مقبوضات کا وائسرائے بنا کر غزنی روانہ ہو گیا۔ قطب الدین ایبک ۱۱۹۲ء سے ۱۲۰۶ء تک بطور وائسرائے حکومت کرتا رہا۔

سلطان شہاب الدین کے مرنے کے بعد سلطان محمود نے تخت نشیں ہوتے ہی قطب الدین ایبک وائسرائے ہند کو خود مختار بادشاہ کی سند عطا کی۔ قطب الدین ایبک ہندوستان کا خود مختار بادشاہ بن گیا۔ یہ واقعہ ۶۰۳ھ مطابق ۱۲۰۶ء کا ہے۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کا مقام مقبولیت

سیر الاقطاب اور دیگر مستند تذکروں میں ہے کہ سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ ایک روز حرم کعبہ میں تشریف فرما تھے ندا آئی ''اے معین الدین حسن ہم تجھ سے خوش ہیں۔ ہم نے تجھے بخش دیا۔ جو کچھ چاہتے ہو مانگو عطا کروں گا''۔ آپ نے عرض کیا ''معین الدین کے سلسلہ مریدوں کو بخش دو'' ندا آئی ''اچھا تیرے سلسلہ کے تمام مریدوں کو بخش دونگا''۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ ہر سال قوت روحانی سے زیارت خانہ کعبہ کیلئے تشریف لے جاتے تھے۔ آخر زمانہ میں تو یہ عالم تھا کہ آپ رات کو خانہ کعبہ کا طواف کر کے فجر کی نماز اجمیر شریف میں ادا فرماتے تھے۔

حضرت خواجہ عثمان ہارونی فرمایا کرتے تھے۔ معین الدین اللہ کا محبوب ہے مجھے اس کی ارادت پر فخر ہے۔

ایک روز سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ حرم محترم میں مراقب تھے۔ ندا آئی ''اے معین الدین ہم تم سے خوش ہیں۔ ہم نے تمہیں بخش دیا جو تمہاری خواہش ہو بیان کر، ہم عطا کریں گے۔

سرکار غریب نواز نے فرمایا کہ میرے مریدوں کو اور جن جن مریدوں کو میرا شجرہ پہنچے بخش دے۔ فرمان ہوا اے معین الدین تو ہمارا محبوب ہے میں نے تیرے مریدوں کو اور مریدوں کے مریدوں کو جو قیامت تک ہوں گے۔ سب کو بخش دیا اس ارشاد کے بعد سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب تک میرے تمام مرید جنت میں داخل نہ ہو

جائیں گے میں جنت میں قدم نہ رکھوں گا۔

جمال وجلال کا غلبہ

اسرارالسالکین میں ہے کہ سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ پر کبھی صفت جمال غالب رہتی تھی۔ کبھی جلال کا غلبہ ہوتا تھا جس وقت صفت جمال کا غلبہ ہوتا تھا۔ آپ اس قدر مستغرق رہتے تھے کہ آپ کو دنیا و مافیہا کی خبر نہ رہتی تھی۔ نماز کے وقت حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت قاضی ناگوری رحمۃ اللہ علیہ دست بستہ کھڑے ہو کر بلند آواز سے الصلوٰۃ الصلوٰۃ سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ اسی مستغرقی حالت میں رہتے۔ آخر یہ دونوں بزرگ سرکار کے دوش مبارک ہلاتے تب چشم مبارک کھول کر فرماتے۔ اوہو کہاں کہاں سے آ گیا۔ وضو کرکے نماز ادا فرماتے۔

اور جب آپ پر صفت جلال کا غلبہ ہوتا تو اس وقت یہ حالت ہوتی تھی کہ حجرہ مبارک کا دروازہ اندر سے بند کر لیتے تھے۔ حضرت خواجہ قطب الاقطاب اور قاضی حمیدالدین رحمۃ اللہ علیہ حجرہ کے دروازے کے سامنے پتھروں کے پیچھے ایک طرف چھپ کر بیٹھ جاتے تھے جس وقت سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نماز کے وقت حجرہ مبارک کا دروازہ کھولتے اور آپ کی نگاہ پتھروں پر پڑتی تو وہ جل جل کر خاک ہو جاتے تھے۔

سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ قطب وحدت یعنی محبوب الاعظم تھے

مرآۃ الاسرار میں ہے کہ سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ تمام مقامات غوثیت' قطبیت' قطب الاقطاب سے گزر کر قطب وحدت یعنی محبوبیت عظمیٰ کے مرتبہ پر پہنچ گئے تھے۔ فنائے احدیت میں غرق ہو کر حق سبحانہ کے ساتھ ہم رنگ ہو گئے تھے۔ اس مقام کی پوری کیفیت اہل طریقت ہی سمجھ سکتے ہیں۔ الفاظ و حروف کی شکل میں ہمارے لئے اس مقام کا بیان کرنا دشوار ہے۔

ریاضات ومجاہدات

سرکار غریب نواز کی ریاضت ومجاہدات کا یہ عالم تھا کہ آپ نے ساری عمر مجاہدات میں بسر کردی۔ ستر برس تک پہلوئے مبارک زمین سے نہیں لگایا۔ آپ ہمہ وقت باوضو

رہتے تھے۔ عموماً عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔ اس معمول میں کبھی فرق نہ آیا۔ ریاضت و مجاہدات کے زمانہ میں آپ مسلسل ۷ دن کا روزہ رکھتے تھے۔ ساتویں دن خشک روٹی کا ٹکڑا جو وزن میں کسی حالت میں ۵ مثقال سے زیادہ نہ ہوتا تھا۔ پانی میں نرم کر کے نوش فرمالیا کرتے تھے۔

کامل استغراق

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ استغراق میں آنکھیں بند کئے بیٹھے رہتے تھے۔ آخر میں تو آپ کی یہ حالت ہوگئی تھی کہ آپ پر ہروقت استغراقی کیفیت طاری رہتی تھی۔ نماز کے وقت حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ الصلوٰۃ پکارتے اس پر بھی ہوش نہ آتا تو گوش مبارک ہلایا جاتا تھا۔ تب آنکھیں کھولتے تھے۔ نماز سے فارغ ہوکر پھر استغراقی کیفیت طاری ہو جاتی تھی جس وقت سرکار پر حالت جلال کا غلبہ ہوتا تھا حجرہ مبارک کا دروازہ بند کرلیتے تھے۔ نماز کے وقت باہر تشریف لاتے تھے اس وقت جس پتھر پر نظر پڑ جاتی تھی خاک ہوجاتا تھا۔

زہد وقناعت

زہد وقناعت کا یہ عالم تھا کہ آپ کے خلیفہ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ بادشاہ دہلی کے پیرومرشد تھے۔ بادشاہ ان کا حد درجہ معتقد تھا لیکن آپ نے اس تعلق کو کوئی اہمیت نہ دی۔ امراء جو نذر سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ میں پیش کرتے تھے۔ اسی وقت فقراء میں تقسیم کردی جاتی تھی۔

ابتدائی دور میں حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ باغ اور پن چکی کی آمدنی سے گزر بسر کرتے تھے۔ ترک دنیا کے بعد آپ کے ساتھ تیر کمان اور چقماق رہتا تھا۔ شکار کے گوشت پر بسر اوقات ہوتی تھی۔

جود وکرم

سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ بے حد سخی داتا تھے۔ کبھی کوئی سائل آپ کے در سے

خالی نہ جاتا تھا۔ بڑے حلیم متواضع اور منکسر المزاج تھے۔ کبھی کسی سے رنجیدہ نہ ہوتے تھے۔ ہر شخص سے خندہ پیشانی سے پیش آتے تھے۔ دکھ درد رنج وغم میں برابر کے شریک رہتے تھے۔

حضرت خواجہ حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کا لنگر عام تھا۔ اس قدر کھانا پکا کرتا تھا کہ شہر کے تمام غربا و مساکین دونوں وقت لنگر سے شکم سیر ہوتے تھے۔ لنگر کا خرچ کہاں سے آتا تھا۔ خدا ہی جانے جس وقت خادم لنگر کے خرچ کیلئے عرض کرتا اپنے مصلیٰ کا گوشہ اٹھا کر عطا فرما دیتے تھے جو سائل یا حاجت مند سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے در پر حاضر ہوتا۔ آپ اس کے لئے دعا فرما دیتے اور جو کچھ اس کی قسمت کا ہوتا تھا مصلیٰ کے نیچے سے اٹھا کر عطا فرما دیا کرتے تھے۔

خوف خدا اور اتباع سنت

سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے زندہ نمونہ تھے۔ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بے حد پابند تھے۔ اتباع شریعت و سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت مریدوں کو فرمایا کرتے تھے۔ خوف خدا سے آپ ہر وقت لرزہ براندام اور اشکبار رہتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ اگر تمہیں زیر زمین سوئے ہوئے لوگوں کا حال معلوم ہو جائے تو تم کھڑے کھڑے گل جاؤ۔ نمک کی طرح پانی ہو جاؤ۔

سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ جامہ ولایت

سرکار غریب نواز عمامہ' نیچا کرتہ اور تہہ زیب تن فرمایا کرتے تھے۔ آپ کا لباس مبارک دوہرے کپڑے کا ہوتا تھا۔ جب کہیں سے پھٹ جاتا تو جو کپڑا مل جاتا اس کا پیوند لگا لیتے تھے۔ سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے ہمیشہ پیوند لگے کپڑے استعمال فرمائے۔

سیرت و اخلاق

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ میں جب تک سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں رہا کبھی آپ کو ناراض ہوتے نہ دیکھا البتہ ایک روز آپ کہیں تشریف لے جا رہے تھے۔ شیخ علی خادم آپ کے ساتھ تھا۔

راستہ میں کسی شخص نے شیخ علی کا دامن پکڑ کر سخت وست کہنا شروع کیا۔ حضرت پیرومرشد نے فرمایا کیا بات ہے تو نے دامن کیوں پکڑا۔ کیوں برا بھلا کہا اس آدمی نے عرض کیا۔ حضرت یہ میرا مقروض ہے قرضہ ادا نہیں کرتا۔ آپ نے فرمایا اس آدمی کو چھوڑ دو۔ تمہارا قرضہ ادا کردے گا۔ وہ نہ مانا اس پر حضرت پیرومرشد کو غصہ آ گیا۔ فوراً اپنی چادر مبارک اتار کر زمین پر ڈال دی فرمایا اس چادر کے نیچے سے جتنا تیرا قرضہ ہے لے لے۔ خبردار زیادہ لینے کی کوشش نہ کرنا۔ اس آدمی نے زرقرضہ سے زیادہ روپیہ اٹھایا۔ اسی وقت اس کا ہاتھ خشک ہو گیا۔

خدمت خلق اور غریبوں کی دلداری

ایک روز اجمیر کے ایک کاشتکار نے سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ سے فریاد کی کہ میرے کھیت یہاں کے حاکم نے ضبط کر لئے ہیں۔ وہ کہتا ہے کہ جب تک فرمان شاہی پیش نہ کرو گے کھیت واپس نہ ملیں گے۔ امداد کا خواستگار ہوں۔ انہی کھیتوں پر میری معاش کا دارومدار ہے۔

سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے کچھ دیر تامل کے بعد فرمایا۔ ہاں میری سفارش سے تیرا کام ہو جائیگا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے مجھے تیرے اس کام کیلئے مامور فرما دیا ہے چل تو میرے ساتھ چل آپ اسی وقت اس کاشتکار کو ہمراہ لے کر دہلی روانہ ہو گئے۔

سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ دہلی تشریف لانے سے بیشتر حضرت قطب صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اپنی آمد سے مطلع فرما دیا کرتے تھے۔ اس مرتبہ آپ بغیر اطلاع دہلی تشریف لے آئے۔ آپ جس وقت دہلی کے قریب پہنچے تو کسی شخص نے آپ کو شناخت کر کے فوراً قطب صاحب کو اطلاع دی کہ حضور غریب نواز دہلی تشریف لا رہے ہیں حضرت قطب صاحب نے نے بادشاہ کو سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی تشریف آوری کی اطلاع دی اور خود پیرومرشد کے استقبال کیلئے چل دیئے۔ سلطان شمس الدین بھی آپ کے استقبال کیلئے آیا۔

حضرت قطب صاحب رحمۃ اللہ علیہ مضطرب تھے کہ حضور پیرومرشد نے اس مرتبہ تشریف آوری کی اطلاع کیوں نہیں دی۔ موقع پاتے ہی عرض کیا کہ حضور خادم بارگاہ کو

تشریف آوری سے بیشتر ہی اطلاع دہی سے مشرف وممتاز فرمایا کرتے تھے۔ اس مرتبہ بلا اطلاع تشریف آوری کا باعث کیا ہے؟

سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس غریب کے کام کیلئے آیا ہوں۔ سرکار غریب نواز نے حضرت قطب صاحب کو کل حال سنایا۔ حضرت قطب صاحب نے عرض کیا۔ حضرت اگر آپ کا خادم بھی بادشاہ سے فرمان عالی کہہ دیتا تو اس کی کیا مجال تھی کہ بموجب فرمان عالی اس شخص کی مراد پوری نہ ہوتی۔ حضور رحمۃ اللہ علیہ نے خود کیوں اس قدر تکلیف گوارا فرمائی۔

سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ یہ بات درست ہے مگر ہر مسلمان رحمت حق تعالیٰ سے قربت رکھتا ہے جس وقت یہ شخص میرے پاس آیا انتہائی ملول اور حزیں میں تھا۔ میں نے مراقب ہو کر بارگاہ احدیت میں عرض کیا تو مجھے حکم ہوا کہ اس کے رنج وغم میں شریک ہونا بھی عبادت ہے۔ اس وجہ سے میں خود یہاں تک چل کر آیا اگر میں وہیں سے اس شخص کی سفارش کر دیتا تو اس ثواب سے محروم رہتا جو ہر ہر قدم پر اس کی خوشی سے مجھے حاصل ہوا ہے۔

ادب پیر ومرشد

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ایک روز میں حضرت پیر ومرشد کی خدمت میں حاضر تھا۔ فقر وسلوک کے متعلق بات ہو رہی تھی۔ حضرت پیر ومرشد یکایک داہنی طرف دیکھ کر کھڑے ہو گئے۔ دو تین بار ایسا ہی اتفاق ہوا۔ میں نے عرض کیا حضور کیا بات ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس طرف میرے پیر ومرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کا مزار اقدس ہے میں جب اس طرف نگاہ اٹھاتا تھا۔ مزار مبارک نظر آتا تھا۔ تعظیم کیلئے اٹھ جاتا تھا۔

ذوق سماع

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کو سماع کا بے حد شوق تھا۔ آپ کی محفل کبھی سماع سے خالی نہ رہتی تھی۔ حالت ذوق وشوق میں بے ہوش ہو جاتے تھے۔ بڑے بڑے

مشائخ اور علماء آپ کی محفل سماع میں شریک ہوتے تھے۔ حضور کی محفل سماع میں ایک بار سماع سننے کے بعد آدمی صاحب ذوق وشوق ہو جاتا تھا۔ علمائے کرام کبھی سماع پر معترض نہیں ہوئے۔

سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی محفل میں جو لوگ خصوصیت سے شریک ہوتے تھے۔ ان میں حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ' حضرت شیخ محمد کرمانی رحمۃ اللہ علیہ' شیخ محمد اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ' شیخ برہان الدین چشتی' مولانا بہاء الدین بخاری رحمۃ اللہ علیہ' مولانا محمد بغدادی رحمۃ اللہ علیہ' خواجہ اجل سنجری رحمۃ اللہ علیہ' شیخ سیف الدین باجوری رحمۃ اللہ علیہ' شیخ زاہد بن اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ' شیخ جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ علیہ' شیخ احدالدین کرمانی رحمۃ اللہ علیہ' شیخ احمد واحد رحمۃ اللہ علیہ' شیخ برہان الدین غزنوی رحمۃ اللہ علیہ' خواجہ سلیمان رحمۃ اللہ علیہ' شیخ عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔ بغداد اور ادھر ادھر کے بڑے بڑے مشائخ زیارت اور قدمبوسی کیلئے حاضر دربار ہدایت بار رہتے تھے۔

در کریم سے بندہ کو کیا نہیں ملتا

ایک روز سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کا دریائے کرم جوش پر تھا۔ فرمایا جو مانگنا ہو مانگ لو۔ قبولیت کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔ ایک شخص نے دنیا طلب کی۔ دوسرا آخرت کا طلبگار ہوا۔ دونوں کا منشا پورا ہو گیا۔ اس کے بعد سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شیخ حمیدالدین ناگوری کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ میں نے تمہارے لئے خدا سے طلب کیا ہے کہ تم دنیا و آخرت میں معزز و مکرم رہو۔ پھر حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ تم کیا مانگتے ہو۔ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے جواب میں یہ شعر عرض کیا۔

ہر چہ تو خواہی نجو اہم روئے برسر آستانم
بندہ راہ فرماں بنا شد ہر چہ فرمائی بر آنم

اسی دن سے حضرت خواجہ حمیدالدین سلطان التارکین حضرت قطب الاقطاب قطب

الزاہدین اور قطب الواصلین کے معزز خطاب سے یافتہ ہوئے۔

تبلیغ اسلام اور فیضان معرفت

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کا بڑا کارنامہ ہندوستان میں اشاعت اسلام ہے۔ آپ ہی کی بدولت ہندوستان میں اسلام کی روشنی میں پھیلی کفر اور شرک کی تاریکی جو صدہا سال سے اس ملک پر چھائی ہوئی تھی۔ آپ کے نور ولایت سے دور ہوئی۔ تبلیغ اشاعت اسلام میں آپ کو اس زمانہ میں جس قدر دشواریاں پیش آئی ہوں گی اس کا اندازہ متذکرہ ذیل امور سے کیا جا سکتا ہے۔

(۱) ہندوستانیوں کو مبلغ اسلام سے کسی قسم کی موانست اور یگانگت نہ تھی۔ مسلمانوں سے نفرت کا یہ عالم تھا کہ لوگ صورت دیکھنے اور جسم چھو جانے کے بھی روادار نہیں تھے۔

(۲) حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے رفقائے کار کی زبان فارسی تھی اور ہندوستانیوں کی زبان ہندی

زبان یار من ترکی و من ترکی نمیدانم

والا مضمون تھا۔ ان مشکلات کے باوجود حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے تبلیغ اسلام کا فریضہ جس شاندار طریقہ سے انجام دیا۔ لائق صد ہزار تحسین وتقلید ہے۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے تبلیغ اسلام کا ایک شاندار نظام قائم کیا۔ اجمیر دہلی اور ان کے گردونواح میں آپ کے خلفاء اور رشتہ دار تبلیغ اسلام میں سرگرم عمل رہے۔ سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے تصرفات باطنی اخلاق حمیدہ اور اسلام کی صداقت نے لوگوں کے دلوں میں گھر کر لیا۔ لوگ جوق در جوق مسلمان ہو گئے اور بہت سے لوگ آپ کی نظر کیمیا اثر سے عارف کامل، ولی اللہ اور صاحب ولایت بن گئے۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے عقیدت مند اور مرید بھی بہ اشکال مختلف اس خدمت میں حصہ لیتے رہے۔ سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اعظم حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کو دہلی مامور کیا گیا۔ مستورات میں تبلیغ کا کام بی

بی حافظ جمال کے سپرد کیا گیا۔

مبلغین کی جماعت میں آپ کے خسر سید وجیہہ الدین اور برادر نسبتی میراں سید حسین خنگ سوار رحمۃ اللہ علیہ نے تبلیغی خدمات میں نمایاں حصہ لیا۔ ان کے علاوہ اور حضرات بھی اجمیر میں اشاعت اسلام میں مصروف رہے۔ حضرت امام الدین دمشقی رحمۃ اللہ علیہ حضرت نیاز اللہ خراسانی بھی تبلیغ میں پیش پیش رہے۔ بنارس میں قاضی سعید نے تبلیغی خدمت انجام دی۔

سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی تبلیغ سے اجمیر میں مسلمانوں کی اچھی خاصی تعداد ہو گئی۔ کوئی دن ایسا نہ ہوتا تھا کہ ہندوؤں کی کوئی جماعت سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر اسلام نہ قبول کرتی ہو۔ جو ہندو اسلام قبول نہ کرتے تھے وہ بھی سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے دل سے معتقد تھے۔

سیر العارفین میں ہے:

ترجمہ: سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی برکت سے اس ملک کے نامی گرامی کفار مسلمان ہو گئے تھے جن لوگوں نے اسلام قبول نہیں کیا تھا وہ بھی دل سے حضرت کے معتقد تھے۔ حضرت کی خدمت میں نذریں بھیجا کرتے تھے۔

سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد امجاد

سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے اجمیر میں تشریف آوری کے بعد دو عقد کئے تھے۔ حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ایک روز حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے احکام الٰہی کی بجا آوری میں سرگرم کوشش کی کیا وجہ ہے کہ تم نے میری سنت پر عمل نہیں کیا۔ اس خواب کے بعد سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے یکے بعد دیگرے دو نکاح کیے۔

پہلا نکاح سید وجیہہ الدین کی صاحبزادی بی بی عصمت اللہ سے کیا۔ جن کے بطن سے تین صاحبزادے خواجہ فخر الدین' خواجہ حسام الدین اور خواجہ ضیاء الدین ابوسعید

پیدا ہوئے۔

دوسرا نکاح بی بی امتہ اللہ سے کیا۔ یہ خاتون حوائی اجمیر کے کسی ایک راجہ کی لڑکی تھیں۔ بطیب خاطر مسلمان ہوگئی تھیں۔ ان کے بطن سے بی بی حافظہ جمال پیدا ہوئیں۔

مختصر حالات اولاد امجاد

(۱) آپ کے سب سے بڑے صاحبزادے خواجہ فخر الدین تھے۔ سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد ۲۰ سال حیات رہے۔ آپ بہت بڑے بزرگ اور صاحب مقامات عالیہ تھے۔ علوم ظاہری و باطنی کے زبردست عالم تھے۔ موضع مانڈل میں جو اجمیر سے تین منزل کے فاصلے پر ہے۔ زراعت کر کے اکل حلال سے بسر اوقات کیا کرتے تھے۔

آپ کا وصال ۶۳ سال کی عمر میں ۶۵۳ھ میں ہوا۔ مزار مبارک قصبہ سردار شریف میں ہے۔ آپ کا عرس ہر سال ۴ شعبان سے ۶ شعبان تک سردار شریف میں ہوتا ہے۔

(۲) حضرت خواجہ ضیاء الدین ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ آپ کے منجھلے صاحبزادے تھے۔ آپ نے ۵۰ سال کی عمر میں وفات پائی۔ مزار شریف اندرون احاطہ گاہ شریف سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ ہے۔

(۳) سب سے چھوٹے صاحبزادے حضرت خواجہ حسام الدین تھے۔ آپ چہل ابدال میں شامل ہوکر ۴۵ سال کی عمر میں غائب ہوگئے تھے۔

(۴) بی بی حافظہ جمال۔ آپ سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی صاحبزادی تھیں۔ بڑی متقی پارسا، عابدہ، زاہدہ خاتون تھیں۔ سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت تھیں۔ سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی خلیفہ تھیں۔ آپ کا مزار مبارک بھی سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک سے متصل ہے۔ سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت شیخ فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ سے بہت محبت تھی۔ حضرت شیخ صاحب قصبہ سردار میں بود و باش رکھتے تھے اور کاشت کاری کیا کرتے تھے۔ ایک موقع پر حاکم اجمیر نے مقبوضہ اراضی پر اعتراض کیا تو سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ بہ نفس نفیس فرمان اراضی کی توثیق کیلئے سلطان شمس

الدین التمش کے پاس دہلی تشریف لے گئے۔ حضرت شیخ فخر الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ سرکار کے وصال کے بعد ۲۰ برس تک حیات رہے اور ۷۰ سال کی عمر میں وفات پائی۔

حضرت شیخ فخر الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ۵ صاحبزادے تھے۔ جن میں حضرت شیخ حسام الدین سوختہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے باکمال بزرگ اور سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے۔ ان کے بعد آپ کے دو صاحبزادے خواجہ معین الدین خورد رحمۃ اللہ علیہ اور خواجہ قیام الدین رحمۃ اللہ علیہ تمام فضائل و کمالات سے متصف تھے۔ خواجہ معین الدین خورد رحمۃ اللہ علیہ نے تو مرید ہونے سے پہلے ہی ریاضت شروع کر دی تھی اور انہوں نے بلاواسطہ سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی روحانیت سے استفادہ حاصل کیا۔ سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے روحانی اشارے سے ہی حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہوئے تھے۔

فوائد الفوائد میں ہے کہ خواجہ احمد (بیرہ سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ) بھی بہت بڑے بزرگ تھے۔ ان کے بھائی خواجہ وحید نے شیخ الاسلام حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ سے فیوض باطنی اور نعمت روحانی حاصل کی تھی۔

سرالاقطاب میں ہے کہ حضرت خواجہ قیام الدین رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے حضرت شیخ بایزید رحمۃ اللہ علیہ ایام طفولیت میں غائب ہو گئے تھے۔ ایک مدت کے بعد جب آپ کا پتہ چلا تو سلطان محمود خلجی نے آپ کو اجمیر کی ریاست عطا کر دی تھی۔ ایک عرصہ کے بعد لوگوں نے آپ کی پیرزادگی پر اعتراض کیا۔ معاملہ بادشاہ تک گیا۔ بادشاہ نے اس زمانہ کے علماء و فضلاء مشائخ اکابر کو جمع کر کے پیرزادگی کی تصدیق چاہی چنانچہ شیخ حسین ناگوری اور مولانا رستم نے (جو اس زمانے کے سب سے بڑے عالم تھے) تصدیق کی کہ آپ بلاشبہ حضرت خواجہ قیام الدین کے صاحبزادے ہیں۔ کچھ دنوں بعد حضرت بایزید کے صاحبزادے کا نکاح شیخ حسین ناگوری کی لڑکی سے ہوا۔ تعلقات میں اضافہ ہو گیا۔

اخبار الاخیار میں ہے کہ حضرت خواجہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد ریاست مالوہ میں آباد ہو گئی تھی۔ حضرت خواجہ قیام الدین کی اولاد اجمیر شریف میں مقیم رہی اور وہی

سجادگی اور جانشینی کے فرائض انجام دیتی رہی۔ خواجہ حسین سلطان نورالدین جہانگیر کے زمانہ تک سجادہ نشین رہے اور تقریباً ۱۰۰ سال کی عمر میں وفات پائی۔ بڑے عابد وحق پرست بزرگ تھے۔ ان کے بعد ان کے بھتیجے شیخ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ ان کے بعد شیخ علاؤ الدین سجادہ نشین ہوئے۔ ان کے بعد ان کے بھتیجے شیخ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ ان کے بعد شیخ علاؤ الدین سجادہ نشین ہوئے۔ اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کے عہد میں شیخ سراج الدین سجادہ نشین تھے۔

حضرت خواجہ غریب نواز کے خلفائے کرام

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مکتوبات میں تحریر فرمایا ہے کہ اس فقیر سے ایک خلیفہ اکبر قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین اوشی بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ ہوا۔ ۶۵ خلفائے اصغر اور ۵۵ خلفائے مجاز ہوئے۔ فہرست خلفائے کرام متذکرہ ذیل آئینہ تصوف سے ماخوذ ہے۔

فہرست خلفائے کرام حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ

نمبر شمار	نام	تاریخ وصال	جائے وقوع مزار شریف
(۱)	حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ	۱۴ ربیع الاول ۶۳۵ھ	مہرولی (دہلی)
(۲)	حضرت امام الدین دمشقی رحمۃ اللہ علیہ	۷ ربیع الاول ۵۷۴ھ	اجمیر شریف
(۳)	حضرت احمد فہر رحمۃ اللہ علیہ	۱۶ شوال ۶۳۱ھ	اجمیر شریف
(۴)	حضرت نیاز احمد خراسانی رحمۃ اللہ علیہ	۱۵ ربیع الاول ۶۸۵ھ	اجمیر شریف
(۵)	حضرت عبدالغفار رحمۃ اللہ علیہ	۱۴ صفر ۶۹۲ھ	ملتان
(۶)	حضرت احمد شہاب کونی رحمۃ اللہ علیہ	۱۳ شعبان ۵۹۵ھ	اجمیر شریف
(۷)	حضرت شیخ احمد کابلی رحمۃ اللہ علیہ	محرم الحرام ۵۹۶ھ	بنارس
(۸)	حضرت داؤد الدین رحمۃ اللہ علیہ	۲۸ محرم ۶۰۰ھ	اجمیر شریف
(۹)	حضرت قادر سعید رحمۃ اللہ علیہ	۱۹ رجب ۶۰۷ھ	اجمیر شریف
(۱۰)	حضرت شیخ محمد یادگار سبزواری رحمۃ اللہ علیہ	۵ رجب ۶۴۸ھ	اجمیر شریف
(۱۱)	حضرت عبداللہ بیابانی رحمۃ اللہ علیہ (جوگی جے پال)		اجمیر شریف

(۱۲) حضرت معروف شہاب رحمۃ اللہ علیہ	۱۹ صفر ۶۳۸ھ	اجمیر شریف
(۱۳) حضرت غلام ہادی ترک رحمۃ اللہ علیہ	۱۱ شوال ۵۸۸ھ	اجمیر شریف
(۱۴) حضرت قرآن احمد ترک رحمۃ اللہ علیہ	۴ رمضان ۵۸۴ھ	دہلی
(۱۵) حضرت احمد خاں غازی رحمۃ اللہ علیہ	۱۸ ذیقعدہ ۶۸۳ھ	قنوج
(۱۶) حضرت احمد خاں درانی رحمۃ اللہ علیہ	۴ شعبان ۶۰۳ھ	اجمیر شریف
(۱۷) حضرت سلطان شاہ رحمۃ اللہ علیہ	۱۹ جمادی الاول ۵۹۳ھ	اجمیر شریف
(۱۸) حضرت عبداللہ اصغر رحمۃ اللہ علیہ	۱۱ شعبان ۶۴۰ھ	دہلی
(۱۹) حضرت ابوالفرح قرشی رحمۃ اللہ علیہ	۱۴ ذی قعدہ ۶۱۷ھ	دہلی
(۲۰) حضرت یعقوب عثمان رحمۃ اللہ علیہ	۲۷ محرم ۶۹۸ھ	دہلی
(۲۱) حضرت خواجہ احمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ	۲۳ صفر ۶۸۱ھ	دہلی
(۲۲) حضرت عبداللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ	۲۳ صفر ۶۸۱ھ	دہلی
(۲۳) حضرت کریم شعیب بن محمود شاہ ایرانی رحمۃ اللہ علیہ	۲۳ رجب ۶۷۲ھ	دہلی
(۲۴) حضرت خواجہ محی الدین رحمۃ اللہ علیہ		اجمیر شریف
(۲۵) حضرت شیخ حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ	۵ محرم ۶۴۳ھ	دہلی
(۲۶) حضرت ظہیر الدین رحمۃ اللہ علیہ	۸ شوال ۶۰۳ھ	اجمیر
(۲۷) حضرت خواجہ برہان الدین رحمۃ اللہ علیہ	۱۴ رجب ۶۶۴ھ	اجمیر
(۲۸) حضرت سور احمد رحمۃ اللہ علیہ	۱۸ شعبان ۶۱۵ھ	اجمیر
(۲۹) حضرت امیر برہان جی سدا سہاگ رحمۃ اللہ علیہ	۱۶ محرم ۶۰۰ھ	اجمیر
(۳۰) حضرت صوفی شیخ حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ	۲۹ ربیع الاول ۶۱۳ھ	ناگور
(۳۱) حضرت شیخ احمد رحمۃ اللہ علیہ	۱۳ محرم ۶۳۰ھ	اجمیر
(۳۲) حضرت شیخ محمد حسن رحمۃ اللہ علیہ	۱۳ محرم ۶۳۰ھ	اجمیر

(۳۳) حضرت بی بی حافظہ جمال رحمۃ اللہ علیہا (دختر خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ)	۱۳ محرم ۶۳۰ھ	اجمیر
(۳۴) حضرت غریب اصغر رحمۃ اللہ علیہ	۲ صفر ۶۰۸ھ	اجمیر
(۳۵) حضرت موشیوخ عراقی رحمۃ اللہ علیہ	۲۳ محرم ۷۰۰ھ	دہلی
(۳۶) حضرت شیخ وجیہہ الدین رحمۃ اللہ علیہ	۱۱ رجب ۶۲۲ھ	ملتان
(۳۷) حضرت کریم احمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ	۱۴ ذیالحجہ ۶۱۲ھ	اجمیر
(۳۸) حضرت خواجہ سلمان کرشکی رحمۃ اللہ علیہ	۱۴ ذی الحجہ ۶۱۲ھ	اجمیر
(۳۹) حضرت شیخ شمس الدین فوقانی رحمۃ اللہ علیہ	۱۷ صفر ۶۷۴ھ	احمد آباد
(۴۰) حضرت محمود احمد رحمۃ اللہ علیہ	۱۵ محرم ۶۰۷ھ	اجمیر
(۴۱) حضرت شعبان امان ترک رحمۃ اللہ علیہ	۱۴ جمادی الثانی ۶۱۷ھ	اجمیر
(۴۲) حضرت خواجہ حسن خیاط رحمۃ اللہ علیہ		
(۴۳) حضرت داؤد جی رحمۃ اللہ علیہ	۱۹ رجب ۶۲۱ھ	اجمیر
(۴۴) حضرت مرراد بیگ مغل رحمۃ اللہ علیہ	۲۷ شوال ۶۱۴ھ	اجمیر
(۴۵) حضرت ہادی محمد غفرت رحمۃ اللہ علیہ	۱۶ ذی الحجہ ۶۰۹ھ	دہلی
(۴۶) حضرت اظہر خاں ترک رحمۃ اللہ علیہ	۹ شعبان ۷۰۷ھ	دہلی
(۴۷) حضرت کیویں اصغر قندھاری رحمۃ اللہ علیہ	۱۷ ذی الحجہ ۶۱۵ھ	دہلی
(۴۸) حضرت سفیان احمد رحمۃ اللہ علیہ	۶ رجب ۶۱۰ھ	اجمیر
(۴۹) حضرت عبد الغفار رحمۃ اللہ علیہ	۲۵ رجب ۶۶۱ھ	اجمیر
(۵۰) حضرت عزیز احمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ	۲۶ صفر ۶۹۷ھ	دہلی
(۵۱) حضرت شیخ زاہد ترک رحمۃ اللہ علیہ	۱۱ محرم ۶۳۴ھ	دہلی
(۵۲) حضرت فقیر محمد رحمۃ اللہ علیہ	۲۷ جمادی الثانی ۶۱۱ھ	جمرود
(۵۳) حضرت شہاب ولی رحمۃ اللہ علیہ	۲۱ جمادی الثانی ۶۱۷ھ	اجمیر شریف
(۵۴) حضرت شیخ محمد علی سنجری رحمۃ اللہ علیہ	۲۱ رجب ۶۰۸ھ	مہرولی

(۵۵) حضرت سوغی بہادر شاہ رحمۃ اللہ علیہ	۱۱ محرم ۶۱۸ھ	اجمیر
(۵۶) حضرت خواجہ یادگار خدم رحمۃ اللہ علیہ	۱۰ محرم ۶۴۰ھ	غزنی
(۵۷) حضرت مردعاد خاں ترک رحمۃ اللہ علیہ	۱۶ شعبان ۶۱۹ھ	اجمیر
(۵۸) حضرت نعمت احمد صفا رحمۃ اللہ علیہ	۲۴ جمادی الثانی ۶۱۷ھ	اجمیر
(۵۹) حضرت شیخ صدر الدین رحمۃ اللہ علیہ		
(۶۰) حضرت خواجہ سبز یادگاری رحمۃ اللہ علیہ	۲۱ ذی الحجہ ۶۴۵ھ	قندھار
(۶۱) حضرت خواجہ اکبر شاہ رحمۃ اللہ علیہ	۱۹ رمضان ۶۲۱ھ	اجمیر
(۶۲) حضرت محمد اصغر بہاری رحمۃ اللہ علیہ	۱۱ رجب ۶۹۷ھ	دہلی
(۶۳) حضرت فتح محمد فنا رحمۃ اللہ علیہ	۹ رجب ۶۶۳ھ	اجمیر
(۶۴) حضرت سلطان مسعود غازی رحمۃ اللہ علیہ		اجمیر
(۶۵) حضرت سبحان علی خان رحمۃ اللہ علیہ	۹ ذی الحجہ ۶۱۹ھ	اجمیر
(۶۶) حضرت شیخ وحید الدین خراسانی رحمۃ اللہ علیہ	۹ جمادی الثانی ۶۴۵ھ	ہرات
(۶۷) حضرت نظام الدین خاں ترک رحمۃ اللہ علیہ	۱۱ رجب ۶۲۱ھ	دہلی
(۶۸) حضرت امام احمد شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ	۱۳ شعبان ۵۷۵ھ	اجمیر
(۶۹) حضرت شاہ نیاز رحمۃ اللہ علیہ	۱۵ ربیع الاول ۶۷۵ھ	اجمیر
(۷۰) حضرت ودود الدین رحمۃ اللہ علیہ	۲۸ محرم ۶۰۰ھ	اجمیر
(۷۱) حضرت امام الدین بن نجم الدین دمشقی رحمۃ اللہ علیہ	۱۷ ربیع الاول ۹۷۵ھ	اجمیر

جناب خلفائے مجاز

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات میں مذکور ہے کہ اس فقیر سے ۱۵ جنات بھی صاحب اجازت ہوئے۔ یہ جنات بہت اونچے اور شریف خاندان کے افراد تھے جو حضرت خواجہ غریب نواز کے ہمراہ ہندوستان آئے تھے۔ یہ جنات حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے پیر بھائی تھے۔ جو رمضان المبارک ۵۹۱ھ میں ایک ہی وقت میں صاحب اجازت ہوئے۔

ان کے علاوہ ۱۹ جنات کو بتاریخ ۱۷ رمضان المبارک ۶۱۷ھ کو خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے خلافت عطا فرمائی۔

۱۲ جنات ۱۷ رمضان ۶۲۹ھ کو بمقام اجمیر شریف صاحب اجازت ہوئے ان ۱۲ جنات میں سے طبغاق نامی جن بیس پر سردار ہیں۔ یہ سب جنات خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مجاز ہیں۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے یہ ۵۵ خلفاء اب تک سب کے سب حیات ہیں۔ اجمیر شریف میں رہتے ہیں۔ بعض درگاہ شریف کی خدمت کرتے ہیں۔ بعض مہمانوں کی خدمت کرتے ہیں۔ بعض درگاہ شریف کی جاروب کشی کرتے ہیں۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد ۳۵۱ جن مسلمان ہو کر سلسلہ عالیہ چشتیہ میں داخل ہوئے ہیں مگر ابھی تک ان میں سے کوئی مرتبہ خلافت کو نہیں پہنچا یہ سب جنات اجمیر شریف کے جنوب و مشرق میں پہاڑوں پر رہتے ہیں اور ارباب طریقت سے ملتے ہیں۔

کرامات

جس ذات گرامی کا ہر نفس مسیحا ہو جو خود سراپا اعجاز ہو۔ اس کی کرامات و خوارقات کے کیا کہنے۔ بعض حضرات نے سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی کرامات تقریباً ساڑھے چار ہزار بیان کی ہیں۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ علم طریقت کی رو سے ولی کامل سے کرامت کا ظہور ضروری نہیں پھر بھی خوارق و کرامات چونکہ سوانح کا ایک ضروری جزو ہے اس لئے چند مشہور کرامات سطور ذیل میں مذکور ہیں۔ بعض کرامات حالات کے ذیل مین ضمناً صفحات گزشتہ مین ہدیہ ناظرین ہو چکی ہیں۔

آتش پرست مسلمان ہو گئے

ایک روز حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ سیر و سیاحت کرتے ہوئے ایک صحرا سے گزرے وہاں آتش پرستوں کا ایک گروہ آگ کی پرستش میں مشغول تھا۔ یہ لوگ اس قدر ریاضت و مجاہدات کرتے تھے کہ چھ چھ مہینہ تک دانہ پانی زبان پر نہ رکھتے تھے۔ ریاضت کرتے کرتے اس درجہ دل کی صفائی ہو گئی تھی کہ فوراً دل کی بات بتا دیتے تھے۔ لوگ ان کی باتیں سن کر گمراہ ہوتے چلے جا رہے تھے۔

سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے ان لوگوں سے آتش پرستی کی وجہ دریافت کی ان لوگوں نے جواب دیا۔ ہم لوگ آگ کو اس لئے پوجتے ہیں کہ دوزخ میں یہ آگ ہمیں تکلیف نہ پہنچائے۔ آپ نے فرمایا دوزخ سے بچنے کا یہ طریقہ نہیں ہے۔ اس آگ کو جس نے پیدا کیا ہے اس کی پرستش کرو۔ پھر کیا مجال کہ آگ ذرہ برابر گزند پہنچا سکے۔ تم لوگ اتنے دنوں سے آگ کی پرستش کر رہے ہو۔ آگ میں ہاتھ ڈال کر دیکھو تمہیں معلوم ہو جائیگا۔ آتش پرستی کا صلہ کیا ہے۔ ان لوگوں نے جواب دیا آگ کا کام تو جلانے کا ہے۔ ہمارا ہاتھ جل جائے گا لیکن اس بات کا کیا ثبوت کہ آگ حق پرستوں کو نہ جلائے گی۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا دیکھو ہم خدا کے پرستار ہیں۔ یہ آگ ہمارے ہاتھ یا جسم کو تو کیا جلاتی۔ ہماری جوتی کو بھی نہیں جلا سکتی۔ یہ فرما کر آپ نے اپنی ایک جوتی آگ میں ڈال دی۔ بہت دیر تک پڑی رہی جوتی پر آگ کا ذرا سا بھی اثر نہ ہوا۔ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی یہ حیرت انگیز کرامت دیکھ کر سب آتش

پرست مسلمان ہو گئے۔

اجمیر میں بھی اور بیت اللہ میں بھی!

اجمیر شریف تشریف لانے کے بعد حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ حج بیت اللہ کیلئے تشریف نہ لے گئے تھے۔ اجمیر شریف آنے والے حجاج کا بیان تھا کہ ہم نے ایام حج میں سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کو حج کرتے دیکھا۔

شکار کرنے کو آیا خود ہی شکار ہو گیا!

سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے کسی دشمن نے ایک آدمی کو چھری در بغل سرکار میں بھیجا۔ اس شخص نے حاضر خدمت اقدس ہو کر عرض کیا۔ حضرت مجھے بہت عرصہ سے دیدار اور قدمبوسی کا شوق تھا۔ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ ''میں موحد ہوں جو وعدہ کر کے آیا ہے اسے پورا کر''۔ یہ الفاظ سنتے ہی اس شخص کے جسم پر لرزہ طاری ہو گیا۔ عرض گزار ہوا۔ ''میں بے قصور ہوں' مجھے فلاں آدمی نے آپ کے پاس بھیجا تھا۔ میں لالچ میں اندھا بن کر چلا آیا۔ میرا قصور معاف فرما دیجئے''۔ آپ نے کمال خندہ پیشانی سے معاف فرمایا۔ وہ اسی وقت تائب ہو کر حلقہ ارادت میں شامل ہو گیا۔

آپ کے حکم سے ماں کے پیٹ میں بچہ بول اٹھا!

ایک روز کا واقعہ ہے کہ قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ سلطان شمس الدین التمش کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے مصروف سیر گشت تھے۔ بعض امراء داعیان سلطنت بھی ہمراہ تھے۔ ایک بدکار عورت نے بادشاہ کے حضور میں عرض کیا کہ آپ میرا نکاح کرادیں ورنہ غضب الٰہی میں گرفتار ہو جاؤں گی۔ بادشاہ نے کہا تو کس کے ساتھ نکاح کرنا چاہتی ہے۔ تجھے کس نے غضب الٰہی میں مبتلا کر دیا۔ عورت نے حضرت قطب صاحب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اس مرد کے ساتھ یہ قطب الاقطاب بنے پھرتے ہیں۔ (نعوذ باللہ) انہوں نے میرے ساتھ حرام کاری کی (پیٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) یہ پیٹ انہی کا ہے۔

حضرت قطب صاحب کو یہ بیہودہ بات سن کر شرم وندامت سے پسینہ آ گیا۔ بادشاہ

اور امراء ششدر رہ گئے۔ حضرت قطب صاحب نے فوراً اجمیر کی طرف منہ کر کے عرض کیا۔ "یا پیرو مرشد میری مدد فرمایئے"۔ فوراً ہی سامنے سے سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ تشریف لاتے دکھائی دیئے۔ حضرت قطب صاحب اور بادشاہ قدمبوس ہوئے۔

سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کیا بات ہے تم نے مجھے کیوں یاد کیا؟ حضرت قطب صاحب نے ماجرا بیان کیا۔ سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے اس عورت کے پیٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا "بچے سچ سچ بتا۔ تیری ماں نے خواجہ صاحب پر جو الزام لگایا ہے وہ صحیح ہے یا غلط؟ بچہ فوراً اپنی ماں کے پیٹ میں سے بولا کہ یہ الزام سراسر غلط ہے۔ یہ عورت نہایت بدکار اور فاجرہ ہے۔ عورت نے غلط بیانی کا اعتراف کر کے معافی مانگ لی۔

سلطان شمس الدین التمش کی بادشاہت کی پیشین گوئی!

ایک روز حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ شیخ اوحدالدین کرمانی اور حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی یکجا بیٹھے ہوئے کسی مسئلہ پر بحث کر رہے تھے کہ سامنے سے ایک لڑکا تیر کمان لئے گزرا۔ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ لڑکا دہلی کا بادشاہ ہوگا۔ وہ لڑکا شمس الدین التمش تھا جو قطب الدین ایبک کے بعد دہلی کے تخت شاہی پر بیٹھا

مردہ کو زندہ کر دیا!

ایک روز کا واقعہ ہے۔ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ وضو کر رہے تھے۔ ایک بڑھیا روتی ہوئی آئی۔ کہنے لگی حضرت میرے لڑکے کو حاکم وقت نے بلاقصور قتل کر دیا ہے۔ آپ کے پاس فریادی بن کر آئی ہوں۔ خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ اٹھ کھڑے ہوئے۔ فرمایا چل بتا تیرا مقتول کہاں ہے۔ بڑھیا خواجہ صاحب کو ہمراہ لے گئی۔ حضرت خواجہ صاحب نے اس مقتول لڑکے کا سر دھڑ ملا کر خدا سے دعا کی۔ لڑکا زندہ ہو گیا۔ دونوں ماں بیٹے آپ کے قدموں میں گر پڑے۔

درگاہ شریف اور متعلقہ عمارات

آیئے اب ہم آپ کو درگاہ معلیٰ سرکار خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کرائیں۔

سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی درگاہ عالی شاہ اجمیر کے گوشہ جنوب و مغرب میں زیارت گاہ خواص و عام ہے۔ یہاں بلا امتیاز مذہب و ملت' سلاطین' امراء' ہندو' مسلمان' سکھ' عیسائی حاضری کی سعادت حاصل کرتے ہیں اور دامن گوہر مقصود سے بھرا ہوا واپس جاتے ہیں۔ مسلمانوں کی کثیر تعداد ۲۴ گھنٹے احاطہ درگاہ شریف میں رہتی ہے۔ ہر شخص اپنی اپنی حیثیت اور مقدرت کے مطابق غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی سرکار میں نذر پیش کرتا ہے۔ کوئی نقد پیش کرتا ہے۔ کوئی شیرینی کوئی پھول اور اگربتی۔ عشاق اپنے دلوں کا نذرانہ پیش کرتے ہیں۔ امراء اور صاحب استطاعت حضرات بیش بہا تحائف پیش کرتے ہیں۔ درگاہ شریف کی موجودہ عمارت ذی حیثیت عقیدت مندوں کا مقبول نذرانہ عقیدت ہے۔

درگاہ شریف کے شمال میں درگاہ بازار' جنوب میں جھالرہ' مغرب میں ترپولب دروازہ کی سڑک اور مغرب میں گلی لنگر خانہ وغیرہ ہے۔ درگاہ شریف میں ڈیڑھ درجن سے زائد دروازے ہیں۔

عثمانی دروازہ!

ذائرین عموماً عثمانی دروازے سے داخل ہوتے ہیں۔ یہ دروازہ میر عثمان علی خاں والئی دکن نے ۱۳۳۰ھ میں بنوایا تھا۔ اس دروازہ کی بلندی تقریباً ۷۰ فٹ اور چوڑائی دو رویہ دور رویہ دالان ۷۶ فٹ ہے۔ اس دروازے کے اوپر نقار خانہ ہے جہاں پانچوں وقت نوبت وشہنائی بجتی ہے۔

اس دروازے کے متصل ہی پھول' شیرینی اور عطریات کی دکانیں ہیں۔ یہیں خدام صاحبان رہنمائی کیلئے موجود رہتے ہیں۔

نقار خانہ شاہجہانی!

عثمانی دروازے میں داخل ہو کر تھوڑا صحن طے کرنے کے بعد یہ دروازہ واقع ہے جو ۱۰۴۵ھ کی تعمیر ہے۔ اس دروازہ کے اوپر بھی شاہان مغلیہ کے زمانے سے نقار خانہ ہے۔ اس دروازہ کی محراب کی پیشانی پر خط جلی میں سنہری حروف میں کلمہ طیبہ لکھا ہے۔ ہندوستان کے سب سے بڑے مغل بادشاہ اکبر نے ۹۸۳ھ میں بنگال فتح کرنے کے بعد دو نقارے اجمیر میں حاضر ہو کر بطور نذر پیش کیے تھے جو اب تک موجود ہیں۔ یہ دروازہ سنگ سرخ کا ہے۔ اندر باہر فرش سنگ مرمر کا ہے۔ دروازہ پر ایک بارہ دری بنی ہوئی ہے جس پر نقار خانہ واقع ہے۔ یہ نوبت خانہ جہاں آراء بیگم بنت شاہجہاں کا تعمیر کردہ ہے۔

شفا خانہ!

شاہجہانی دروازے میں داخل ہو کر صحن میں گزرتے ہوئے داہنی طرف ایک سہ دری میں درگاہ شریف کا شفا خانہ ہے۔

اکبری مسجد!

شفا خانہ کے متصل ہی ایک بلند زینہ پر اکبری مسجد کا دروازہ ہے۔ یہ مسجد اکبر بادشاہ کے حکم سے ۹۷۸ھ میں سنگ سرخ سے تعمیر ہوئی تھی۔ رقبہ متعلقہ عمارت ۱۴۰ فٹ مربع ہے۔ درمیانی محراب ۵۶ فٹ بلند ہے۔ دونوں کونوں پر سنگ مرمر کے خوبصورت سفید سفید مینار ہیں۔ صحن مسجد میں سنگ مرمر کی خوبصورت ہشت پہل حوض ہے۔

یہ مسجد اکبر بادشاہ نے شعبان ۹۸۸ھ میں اس وقت بنوائی تھی جب وہ جہانگیر کی پیدائش کے ۶ ماہ بعد دربار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ میں بطور اظہار تشکر و نیاز حاضر ہوا تھا۔

بلند دروازہ!

یہ دروازہ سلطان محمود خلجی نے بطور نذرانہ عقیدت تیار کرایا تھا۔ اس کی بلندی ۵۵ فٹ ہے۔ اندر سنگ مرمر اور سنگ موسیٰ کا فرش ہے۔ محراب میں تین قمقمے طلائی زنجیروں میں آویزاں ہیں۔ برجیوں پر اڑھائی فٹ لمبے سنہرے کلس لگے ہوئے ہیں۔ یہ دروازہ چونکہ درگاہ شریف کی تمام عمارتوں سے بلند ہے اس لئے بلند دروازہ کے نام سے مشہور

ہے۔

دیگ کلاں و دیگ خورد!

بلند دروازے سے آگے بڑھ کر دونوں جانب دو بڑی بڑی دیگیں زینہ دار بلند چولہوں پر نصب ہیں۔ شرقی دیگ چھوٹی اور غربی بڑی ہے۔ بڑی دیگ اکبر بادشاہ نے ۹۷۶ھ میں چتوڑ گڑھ کی فتح کی خوشی میں نذر کی تھی۔ اس دیگ کا محیط ساڑھے تین گز ہے۔ اس دیگ میں ۱۰۰ من چاول پکتے ہیں۔

چھوٹی دیگ سلطان جہانگیر نے ۱۰۲۲ھ میں آگرہ سے لا کر یہاں نصب کرائی تھی۔ کھانا پکوا کر غرباء کو تقسیم کیا تھا۔ اس دیگ سے پانچ ہزار آدمی سیر ہو جاتے ہیں۔

سماع خانہ

بلند دروازے سے گزرنے کے بعد ایک وسیع احاطہ ہے جس میں دروازہ کے سامنے ہی ایک ہشت پہل خوشنما چھتری بنی ہوئی ہے جس میں ایک بہت بڑا چراغ دان رکھا ہوا ہے۔ یہ چراغدان بادشاہ اکبر نے بطور نذر عقیدت پیش کیا تھا۔ اسی احاطہ میں محفل یا سماع خانہ ہے۔ یہ عمارت نواب بشیر الدین ولد مدار الہام ریاست حیدر آباد نے بنوائی تھی۔ یہ ایک بہت بڑا اور بہت عالیشان ہال ۴۶ فٹ مربع رقبہ کا ہے۔ جس کے چاروں طرف ۱۴ فٹ چوڑی غلام گردش ہے۔ خدا تعالیٰ نے بوسیلہ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ انہیں ۸۰ سال کی عمر میں فرزند عطا فرمایا تھا۔ اس خوشی میں انہوں نے بطور اظہار تشکر ۸۰ ہزار کی لاگت سے یہ سماع خانہ تعمیر کرایا تھا۔

حوض شاہی!

محفل خانہ کے سامنے جانب مشرق یہ حوض واقع ہے جو عموماً خشک رہتا ہے۔ عرس کے ایام میں بھرا رہتا ہے۔ اس حوض کی چھتری ۱۹۱۱ء میں ملکہ میری نے دربار تاج پوشی سے واپسی پر تعمیر کرائی تھی۔

لنگر خانہ!

اس حوض کے جانب مشرق حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کا لنگر خانہ ہے۔

یہاں دو کڑاؤ آہنی چڑھے رہتے ہیں۔ روزانہ صبح و شام اڑھائی من جو کا لنگر پکتا ہے۔ فقراء اور مساکین کے علاوہ شہر کے یتامیٰ اور بیوگان بھی اس لنگر سے پرورش پاتی ہیں۔

مسجد صندل خانہ!

چراغ خانہ کی جنوبی دیوار میں ایک نہایت خوبصورت دروازہ ہے۔ اسی دروازہ سے زائرین آستانہ عالیہ میں داخل ہوتے ہیں۔ سامنے ہی گنبد شریف نظر آتا ہے۔ یہاں بائیں ہاتھ کی جانب سنگ مرمر کی خوبصورت اولیاء مسجد ہے جو بہار کے ایک عقیدت مند نے زر کثیر صرف کر کے بنوائی تھی۔ داہنے ہاتھ کی طرف احاطہ چمبیلی مسجد صندل خانہ ہے۔ احاطہ چمبیلی میں سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی ازواج مطہرات کے مزارات ہیں۔ اس احاطہ کی جالیوں پر چنبیلی کی بیل پھیلی ہوئی ہے۔

مسجد صندل خانہ سلطان محمود خلجی نے فتح اجمیر کی خوشی میں روضہ منورہ کے سامنے تعمیر کرائی تھی۔ عرس کے زمانہ میں مسجد میں یکم رجب تک صندل سائی ہوتی ہے۔ جو مزار اقدس پر نذر کیا جاتا ہے اس لئے یہ مسجد صندل خانہ کے نام سے مشہور ہے۔

اولیاء مسجد اور بیگمی دالان کے درمیان ایک احاطہ میں حضرت شیخ محمد یادگار اور ان کی اہلیہ کا مزار ہے۔ آپ سبزوار کے رہنے والے تھے۔ مختصر حال صفحات گزشتہ میں ہدیہ ناظر کیا جا چکا ہے۔

بیگمی دالان

گنبد شریف کے مشرقی دراوزہ کے آگے ایک نہایت عالیشان دالان ہے۔ جس کے درمیانی در کے علاوہ باقی سب دروں میں سنگ مرمر کی خوشنما جالیاں لگی ہوئی ہیں۔ یہ دالان ۱۰۵۳ء میں شہزادی جہاں آراء بنت شاہجہاں نے تعمیر کرایا تھا۔ اس دالان کی چھت ستون، کٹہرے اور کنگرے سنگ مرمر کے ہیں۔ دالان کا فرش ابری کا ہے۔ وسطی محراب پر سنگ مرمر پر عمدہ کتبات منقوش ہیں۔

مزار اقدس حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ

سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کا مزار اقدس عرصہ دراز تک خام تھا۔ اہل اللہ درویش ہر زمانہ میں حاضری دیتے رہے۔ اہل حاجت اس مرکز مراد پر جمع ہوتے رہے۔ جب آپ کے عالمگیر فیض روحانی کی شہرت ترقی پذیر ہوئی تو بادشاہ بھی حلقہ ارادت پہن کر حاضر دربار ہوئے اور منہ مانگی مرادیں حاصل کیں۔

مزار مبارک پر گنبد کی تعمیر!

خواجہ حسن رحمۃ اللہ علیہ نبیرہ حضرت صوفی حمیدالدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ دربار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ میں حاضر رہا کرتے تھے۔ سلطان غیاث الدین آپ کو از راہ عقیدت بلایا کرتا تھا۔ مگر آپ شاہانہ صحبت سے گریز کرتے تھے۔ ایک روز آپ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک کی زیارت کیلئے تشریف لے گئے۔ سلطان غیاث الدین نے تحائف پیش کئے مگر آپ نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ صاحبزادے آپ کے ساتھ تھے۔ ان کے دل میں خیال آیا کہ شاہی نذرانہ قبول کر لینا چاہئے۔ آپ نے فرمایا۔ اگر تمہارا جی چاہتا ہے لے لو اور اس کے روپیہ سے خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ اور اپنے دادا صوفی حمیدالدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ کے مزارات تعمیر کراؤ۔ آپ کے اجازت کے بعد اس رقم سے حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے کچے مزار پر گنبد و عمارت تیار کرائی گئی۔

گنبد کا اندرونی حصہ سنگین جس کی ریخ بندی چونہ سے کی گئی ہے۔ بالائی حصہ اینٹوں سے تیار کردہ ہے۔ اس شان کا گنبد ہندوستان میں کسی دوسری جگہ موجود نہیں۔ گنبد کے

اندرونی حصہ میں طلائی اور سنہری نقش و نگار ہیں۔ چھت میں مخمل کی زرین چھت گیری لگی ہوئی ہے جس میں طلائی زنجیروں میں قمقمے لگے ہوئے ہیں۔ ایک قمقمہ کی قیمت کا تخمینہ ۱۰،۸ ہزار روپے کیا گیا ہے۔ ان کے علاوہ چاندی کے بہت سے قمقمے لگے ہوئے ہیں۔ دیواروں پر اندرون روضہ مبارک ہر چہار طرف چوکھٹوں میں آئینے ہیں۔ جن میں یہ اشعار زر سے مرقوم ہیں۔

خواجۂ خواجگان معین الدین اشرف	اولیائے روئے زمین
آفتاب سہ پہر کون و مکان	بادشاہ سریر ملک یقین
درجمال و کمال اوچہ سخن	این مبین بود بروئے امین
مطلع در صفات اور گفتم	در عبادت بود چودر ثمین
اے درت قبلہ گاہ اہل یقین	بردرت مہر و ماہ سودہ جبیں
خادمان درت ہمہ رضواں	در صفار وضات چو خلد بریں
ذرہ خاک او عبیر سرشت	قطرہ آب اوچو ماء معین

☆☆ ☆☆

جانشین معین خواجہ حسین	بہر نقاشتیں بگفت چنیں
کہ شودرنگ تازہ کہنہ بہ تو	قبلہ خواجہ معین الدین
الٰہی تابود خورشید و ماہی	چراغ چشتیاں رار دشنائی

چھپر کھٹ!

سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے بالائے مزار مبارک چوبی مسہری پر سیپ کا کام تھا۔ جس پر کلکتہ کے ایک میمن سوداگر نے گنگا جمنی طلائی نقری پترہ چڑھوا دیا ہے۔ اس مسہری میں رنگین مخمل کی چھت گیری لگی ہوئی ہے اور اس کے گرد زردوزی مخملی پردے ہیں جو میر عثمان علی خاں والی حیدر آباد دکن کے نذر کردہ ہیں۔

تعویذ مزار شریف!

چھپر کھٹ متذکرہ کے اندر بیش قیمت سنگ مرمر کا مزار شریف ہے جس پر مختلف

رنگ کے قیمتی پتھروں کی پچی کاری ہے۔ مزار شریف کے تعویذ میں یاقوت رمانی جڑا ہوا ہے۔

مزار مبارک ہمیشہ کمخواب اور مشجر کے قبر پوش سے ڈھکا رہتا ہے اوپر سے پھولوں کی چادر پڑی رہتی ہے۔

طلائی کٹہرا!

سلطان جہانگیر نے یہ طلائی کٹہرا ۱۰۲۵ھ میں ایک لاکھ روپے کی لاگت سے تیار کرا کر نذر خواجہ کیا تھا۔ یہ کٹہرا اب موجود نہیں البتہ دوسرا نقرئی مجمر موجود ہے جو شہزادی جہاں آراء بیگم کا نذر کردہ ہے۔

فرش اندروں گنبد!

گنبد شریف کے اندر مزار اقدس کے اردگرد سنگ مرمر کا فرش ہے جس کو موتیٰ کی پٹیوں سے نہایت خوبصورت اور حسین بنایا گیا ہے۔

سرکار غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ کے روضہ انور کی مرمریں جالیوں پر موسم سرما میں زرین پردے پڑے رہتے ہیں۔ گرمی کے ایام میں خس کے پردے ڈالے جاتے ہیں۔

روضہ منورہ کی جنوبی دیوار کے درمیانی دروازے کی سامنے حضرت کی صاحبزادی بی بی حافظہ جمال کا مزار مبارک ہے۔

جنتی دروازہ!

یہ دروازہ مکی دروازے کے نام سے بھی مشہور ہے۔ یہ دروازہ قبلہ شریف سے جانب غرب واقع ہے۔ اس دروازہ کے کواڑوں پر چاندی کا پتر چڑھا ہوا ہے۔ اس دروازہ کے متعلق مشہور ہے کہ جو شخص اس دروازے میں سے ۷ مرتبہ گزرے گا وہ جنتی ہے۔ یہ دروازہ حضرت خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ کے عرس میں چاند رات سے ۶ رجب تک کھلا رہتا ہے۔

جامع شاہجہانی!

یہ مسجد بہشتی دروازہ کے سامنے شہنشاہ شاہ جہاں نے ۱۰۴۷ھ میں ۲ لاکھ ۴۰ ہزار

روپے کے صرف سے تیار کرائی تھی۔ صحن کے تین طرف قد آدم سنگ مرمر کی چار دیواری ہے۔ صحن کا فرش سنگِ مرمر کا ہے۔ چار دیواری میں ۵ دروازے ہیں۔ محراب میں کلمہ طیب آب زر سے لکھا ہوا ہے۔ مسجد کی محرابوں پر ۹۹ نام باری تعالیٰ کے منقوش ہیں۔

کرناٹکی دالان!

یہ سنگ مرمر کی نہایت خوبصورت عمارت ہے جو ۱۲۰۷ھ میں امیر کرناٹک نے تعمیر کرائی تھی۔ اس دالان میں قوالی بھی ہوتی ہے۔

چلہ حضرت بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ!

یہ مقام سلطان محمود خلجی کے مسجد کے پیچھے واقع ہے۔ اس مقام پر حضرت بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے چلہ کشی کی تھی۔ اس چلہ میں دور تک تہ خانے بنے ہوئے ہیں۔ یہ حجرہ ہمیشہ مقفل رہتا ہے۔ ۵ محرم کو چند گھنٹوں کیلئے کھلتا ہے۔

جھالرہ!

درگاہ شریف کے استعمال کا تمام پانی اس چشمہ سے آتا ہے۔ یہ چشمہ درگاہ شریف کے جنوب میں ہے جس میں ہمیشہ پانی رہتا ہے۔ اسی چشمہ سے بہشتی پانی بھرتے ہیں۔ شہر کے ہندو مسلمان بلا امتیاز مذہب و ملت اس چشمہ کا پانی استعمال کرتے ہیں۔ اس چشمہ کی مضبوط چہار دیواری شاہ جہاں بادشاہ کی بنوائی ہوئی ہے۔

عمارات متذکرہ بالا کے علاوہ اور بھی بہت سی عمارات ہیں جن کا تذکرہ طوالت کا باعث ہے۔ شوقین طبع زائرین اجمیر کی سیر میں سب مقامات کی سیر و زیارت کیا کرتے ہیں۔

دنیاوی حاجات اور مشکلات کیلئے

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے مجرب عملیات

عمل برائے دفعیہ افلاس!

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ اگر کوئی شخص افلاس، تنگدستی میں مبتلا ہو۔ اس کو لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ کثرت سے (بلا تعداد) پڑھنا چاہئے۔ انشاءاللہ تعالیٰ غربت دور ہو جائیگی، خوشحالی آ جائیگی۔

دشمن سے حفاظت کا عمل!

یہ دشمن کے شر سے حفاظت کیلئے نہایت موثر عمل ہے۔ اکثر مشاہدہ میں آیا ہے کہ دشمن اس دنیا سے کوچ کر جاتا ہے۔ یہ عمل صرف جائز ضرورت کیلئے پڑھنا چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ رجعت میں گرفتار ہو کر خود ہی مصیبت میں پھنس جائے۔ وہ عمل یہ ہے۔

حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ۔نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ بلاتعداد پڑھا کریں۔

عذاب قبر سے بچنے کا عمل!

جو شخص سورہ واقعہ، سورہ مزمل، سورہ الشمس، سورہ والیل اور سورہ الم نشرح ہر روز پڑھا کریگا۔ عذاب قبر سے محفوظ رہے گا۔

درازی عمر اور ترقی رزق کا عمل!

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ جو شخص فرائضِ پنجگانہ کے بعد تین مرتبہ سورہ اخلاص، تین مرتبہ درود شریف پڑھ کر یہ آیت پڑھے گا۔

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ پڑھ کر آسمان کی طرف پھونک مارے گا۔ حق تعالیٰ اس کی عمر دراز اور رزق میں زیادتی عطا فرمائے گا

گھر بار کی حفاظت کا عمل!

جو شخص رات کو سوتے وقت ۷ مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر مکان کے چاروں گوشوں پر دم کریگا۔ اس کے مکان کے گرد ایک آہنی حصار قائم ہو جائیگا۔ چور درندہ اور موذی جانوروں سے حفاظت رہے گی۔

اللہ کے دوستوں سے ملاقات!

اگر کوئی شخص اللہ کے دوستوں (اولیائے کرام) سے ملاقات کا آرزومند ہو۔ اسے یہ آیت کثرت سے پڑھنی چاہئے۔

رَبَّنَا اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ٥

برائے فرزند نرینہ!

رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ فرائض پنجگانہ کے بعد ۲۱ مرتبہ پڑھنا چاہئے۔ شروع و آخر میں ۳۔۳ بار درود شریف پڑھیں۔

سلامتی ایمان!

اگر کسی شخص کی خواہش ہو کہ اس کی زندگی خیر و سلامتی اور ایمان کے ساتھ گزرے تو اسے اس آیت کا ورد کرنا چاہئے۔

رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ ٥

جنات اور دیو پری کے شر سے حفاظت!

جنات اور دیو پری کے شر سے حفاظت کیلئے یہ آیت کثرت سے پڑھنا چاہئے۔

رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا آمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ٥

کفار پر غلبہ حاصل کرنے کا عمل!

کفار پر غلبہ حاصل کرنے کیلئے یہ عمل نہایت موثر ہے۔ بشرطیکہ عامل شریعت کا پابند

ہو۔

وَلَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَاغْفِرْلَنَا رَبَّنَا اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۵

زہر کا اثر باطل کرنے کا عمل!

اس دعا کی خاصیت یہ ہے کہ پڑھنے والے پر زہر اثر نہیں کرتا اور تمام بلاؤں سے محفوظ رہتا ہے۔ دعا یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۵ بِسْمِ اللّٰہِ خَیْرُ الْاَسْمَآءِ بِسْمِ اللّٰہِ رَبِّ الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اِسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۵

حاجت روائی کا نہایت موثر عمل!

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ درویش اللہ کے دربان ہوتے ہیں جب وہ خوش ہوں گے تو حاجت پوری ہو جائے گی۔ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو کچھ ضرورت تھی۔ جس کے واسطے آپ بادشاہ کے پاس تشریف لے گئے اور ایک درویش کو صدقہ دے کر فرمایا۔ جو شخص بادشاہ کے پاس جائے اسے پہلے دربان کو کچھ دینا چاہیے۔

عمل برائے حصولِ ملازمت!

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے اگر کسی شخص کو ملازمت نہ ملتی ہو اور کوئی صورت معاش کی نہ ہو تو غرہ یکشنبہ سے سورہ یٰسین شریف اس ترکیب سے پڑھے کہ صبح کی نماز کے بعد طلوع آفتاب سے پہلے ۴۱ بار درود شریف پڑھ کر سورہ یٰسین مبین در مبین پڑھیں اور ہر مبین کا ۷ مرتبہ تکرار کریں۔ اس کے بعد ۴۱ مرتبہ درود شریف پڑھ کر دعا مانگیں۔ انشاء اللہ پہلے ہی چلہ میں کامیابی ہوگی ورنہ دوسرا تیسرا چلہ بھی کریں۔

علاج مرض لا دوا!

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہا گر کوئی شخص لاعلاج مرض میں مبتلا ہو تو جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد سے مغرب تک یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ پڑھتا رہے اور ۲۱ روز تک پڑھے۔ انشاء اللہ اسی دوران میں صحت ہو جائے گی۔ اگر وہ

بیماری مرض الموت ہوگی تو بڑھ نہ سکے گی۔

عمل برائے ادائیگی قرض!

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ادائے قرض کے واسطے یہ آیت ۴۱ دن تک دو بار ہر نماز میں پڑھا کریں۔ اللہ تعالیٰ ادائیگی قرض کی سبیل فرما دے گا۔ آیت یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمُ قُلِ اللّٰھُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ سے بغیر حساب ۵ تک۔

باؤلے کتے کاٹے کا علاج!

اگر کسی شخص کو باؤلے کتے نے کاٹ لیا ہو تو روٹی کے ۴۰ ٹکڑوں پر اِنَّھُمْ یَکِیْدُوْنَ کَیْدًا وَّاَکِیْدُ کَیْدًا ﴿ فَمَھِّلِ الْکَافِرِیْنَ اَمْھِلْھُمْ رُوَیْدًا ۵ لکھ کر ہر روز ایک ٹکڑا کھلائیں۔

عمل تسخیر خلائق!

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ تسخیر خلائق کے لئے جب سورج ایک نیزہ کی مقدار بلند ہو جائے۔ سورج کی طرف منہ کر کے حضور قلب سے سورہ رحمٰن پڑھنا شروع کر دیں اور فَبِاَیِّ آلاءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰن پڑھتے وقت سورج کی جانب انگلی سے اشارہ کریں۔ (نوٹ: یہ عمل شروع کرنے سے پہلے سورہ رحمٰن ۴۰ مرتبہ پڑھ کر زکوۃ ادا کرنی چاہئے) پھر جب کسی آدمی کے سامنے جائیں تو سورہ رحمٰن پڑھ کر جائیں۔ اگر اتنا وقت نہ ہو کہ سورہ مذکور پڑھ سکے تو صرف فَبِاَیِّ آلاءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰن پر اکتفا کرے۔

عمل بارے حل مشکلات!

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ''آثار طبقات مشائخ'' میں لکھا ہے حاجت براری کیلئے سورہ فاتحہ کا ورد نہایت موثر ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ اگر کسی شخص کو کوئی حاجت پیش آئے تو الحمد شریف اس طرح پڑھنی چاہئے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ سورۃ ختم کرنے کے بعد تین مرتبہ آمین کہیں۔ اللہ تعالیٰ مشکل حل فرما دے گا۔

حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ لاعلاج مریض کیلئے سورہ فاتحہ ترکیب متذکرہ بالا کے ساتھ چالیس روز پڑھ کر دم کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے گا۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ حدیث میں سورہ فاتحہ کے بیشمار فضائل مذکور ہیں۔ اگر کسی شخص کو کوئی ضرورت دینی یا دنیاوی پیش آئے تو صبح کی دو سنتیں پڑھنے کے بعد سورہ فاتحہ ۴۱ مرتبہ بطریق مذکور پڑھ کر فریضہ فجر ادا کرنا چاہئے۔ حق سبحانہ وتعالیٰ کامیابی عطا فرمائے گا۔

عمل کشف قبور!

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ کسی کامل بزرگ سے بیعت ہو کر روزانہ بعد نماز عشاء خواب سے بیشتر آیت الکرسی ایک مرتبہ اور چاروں قل پڑھ کر سینہ پر دم کریں۔ اس کے بعد دس مرتبہ سورہ فاتحہ اور ۹۹ نام حق سبحانہ وتعالیٰ و اسمائے مبارک حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پڑھ کر دائیں بائیں پہلو پر دم کریں۔ اس کے بعد ۱۰۰ مرتبہ درود شریف پڑھ کر اپنے سر کی جانب دم کریں اور سورہ الم نشرح پڑھتے ہوئے سو جائیں اس عمل کی برکت سے جس بزرگ کا خیال دل میں رکھ کر سوؤ گے۔ انشاء اللہ ان کی زیارت نصیب ہوگی۔ ۴۱ دن بعد جب سب بزرگوں کی زیارت ہو جائے گی پھر جس قبر کے پاس دوزانو بیٹھ کر مراقبہ کرو گے۔ بحکم خدا صاحب قبر کی زیارت ہوگی۔ اگر دل صاف ہے تو بات چیت بھی ہو جائے گی اور صاحب قبر سے فیض باطنی بھی حاصل ہوگا۔

عمل زیارت حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم!

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اگر کسی شخص کو خواب میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا اشتیاق ہو تو جمعہ کی شب دو رکعت نفل اس ترکیب سے ادا کریں کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد آیت الکرسی ایک مرتبہ اور سورہ اخلاص پندرہ مرتبہ نہایت خلوص قلب سے پڑھیں اور پاک بستر پر سو جائیں کسی سے بات نہ کریں' انشاء اللہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوگی۔

عمل برائے دفعیہ دشمن!

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اگر کسی شخص کو دشمن ستاتا ہو تو باضو ۱۰۰ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور ہاتھ اٹھا کر دشمن کے دفیعہ کی دعا کریں۔ ایک ہفتہ کامل پڑھنے سے دشمن مقہور و مغلوب اور خوار ہوگا۔

عمل برائے آسانی سکرات موت!

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص شدت سکرات موت میں مبتلا ہو تو اس کے پاس بیٹھ کر سورہ یٰسین باوضو حضور قلب کے ساتھ پڑھیں۔ سکرات کی سختی آسان ہو جائے گی۔

عمل برائے چیچک!

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ چیچک کے موسم میں یا جب چیچک نکلی ہو' سورہ رحمٰن کا گنڈا بنا کر ڈالے۔ اس کی ترکیب یہ ہے کہ سورہ رحمٰن پڑھنا شروع کر دیں اور ہر آیت فَبِاَیِّ آلاَءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰن پڑھتے وقت گرہ بنائے اور کھینچتے وقت دم کر کے گرہ مضبوط کر دیں۔ آخر تک ایسا ہی کریں اور یہ گنڈا مریض کے گلے میں ڈال دیں۔

☆☆
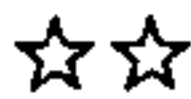
مناجات حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اگر کسی شخص کو کوئی مہم درپیش ہو تو یہ مناجات ہر روز وقت مقررہ پر پڑھنی چاہیے۔ انشاء اللہ تمام حاجات دینی و دنیاوی پوری ہونگی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ بزرگی و جباری لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ تخلق تہ گزاری لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ الٰہی بحرمت و برکت کی۔ صدو چہارہ سورہ قرآن الٰہی بحرمت و برکت شش ہزار و شش صد و شصت آیات قرآن الٰہی بحرمت و برکت حروف مقطعات قرآن۔ الٰہی بحرمت و برکت نو و ونہ نام باری تعالیٰ۔ الٰہی بحرمت و برکت ملائکہ مقربین، الٰہی بحرمت و برکت اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم الٰہی بحرمت و برکت مساوات الٰہی، بحرمت و برکت سہ صد مرونقباء۔ الٰہی بحرمت و برکت مساوات الٰہی، بحرمت و برکت یک مرد غوث، الٰہی بحرمت و برکت یک مرد قطب الٰہی بحرکت و برکت جمیع علماء و فقہاء الٰہی بحرمت و برکت زیاد و جماد رحمتہ اللہ علیہم اجمعین۔

خداوند ارشکا، بادشاہا، مہمات دنیائی من بندہ راہ نظر عنایت خود راست ارباجمیع مسلمانان اٰمِیْنَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۔

نو و ونہ (۹۹) نام حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ

ان اسمائے مبارک کا ورد بھی قضائے حاجات کیلئے کبریت احمر ہے۔

(۱) پیر سید معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۲) مخدوم معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۳) مولانا معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۴) معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۵) شیخ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۶) غوث مشائخ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۷) غوث الارض والسماء معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۸) مقرب حضرت کبریا معین الدین رحمۃ اللہ علیہ

(۹) محبوب خدا معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۱۰) وارث انبیاء معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۱۱) فرزند مرتضیٰ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۱۲) جگر گوشہ مرتضیٰ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۱۲) جگر گوشہ رسول خدا معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۱۳) نور دیدہ بتول معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۱۴) حاجی الحرمین معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۱۵) تارک کونین معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۱۶) شیخ الثقلین معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۱۷) کریم الطرفین معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۱۸) سلطان اسلام معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۱۹) محبوب اصحاب معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۲۰) بادشاہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۲۱) عاشق ذات اللہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۲۲) عالم شاہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۲۳) میراث اللہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۲۴) قمر اللہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۲۵) شمس اللہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۲۶) فیض اللہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۲۷) نور اللہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۲۸) فنافی اللہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۲۹) غوث معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۳۰) مامور بامر اللہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۳۱) محرم اسماء معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۳۲) مخزن انوار معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۳۳) نجم اللہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۳۴) مصباح اللہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۳۵) مفتاح اللہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۳۶) فضل اللہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۳۷) سیف اللہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۳۸) قوس اللہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۳۹) امیر اللہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۴۰) سہم اللہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۴۱) بحر اللہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۴۲) ذکر اللہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۴۳) فکر اللہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۴۴) خزائن اللہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۴۵) جمال اللہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۴۶) محیط اللہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۴۷) مطیع اللہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۴۸) عظمت اللہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۴۹) قدرت اللہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۵۰) بقاء اللہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۵۱) شفاء اللہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۵۲) ضیاء اللہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۵۳) ثناء اللہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۵۴) حامد اللہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۵۵) خلفاء اللہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ

(۵۶) شرفاء اللہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۵۷) جنود اللہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۵۸) اولیاء اللہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۵۹) اتقیاء اللہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۶۰) اصفیاء اللہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۶۱) عنایت اللہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۶۲) مقتدائے دین معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۶۳) قطب الاقطاب معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۶۴) درویش معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۶۵) وارث رسول معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۶۶) رفیع الدرجات معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۶۷) کعبہ مراد معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۶۸) اعظم سعادت معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۶۹) امام معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۷۰) قبلہ خاص و عام معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۷۱) سپہ سالار معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۷۲) شہسوار معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۷۳) قاتل کفار معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۷۴) شاہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۷۵) عالم معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۷۶) عامل معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۷۷) کامل معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۷۸) فاضل معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۷۹) واجد معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۸۰) کریم معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۸۱) رحیم معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۸۲) سمیع معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۸۳) بصیر معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۸۴) باطن معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۸۵) ناظر معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۸۶) عالم معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۸۷) قائم معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۸۸) غریب نواز معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۸۹) برہان العارفین معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۹۰) سلطان العاشقین معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۹۱) حبیب اللہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۹۲) قطب العارفین معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۹۳) ہند الولی معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۹۴) خواجہ خواجگان معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۹۵) عطائے رسول معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۹۶) خواجہ بزرگ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۹۷) سلطان الہند معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۹۸) قطب المشائخ غریب نواز معین الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۹۹) نائب رسول فی اللہ فی الہند معین الدین رحمۃ اللہ علیہ

ملفوظات سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ

حضور قطب الاقطاب ارشاد فرماتے ہیں:

ایک روز ارشاد ہوا کہ ۵ رجب ۵۱۴ھ کو بروز جمعرات مسجد امام ابواللیث' سمرقندی بغداد میں سلطان المشائخ حضور خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی قدم بوسی کی سعادت حاصل ہوئی۔ دیکھتے ہی عقیدت پیدا ہوئی۔ اسی وقت بیعت کے شرف سے مشرف ہوا۔ حضور غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فقیر کے سر پر کلاہ جاہ ترکی رکھی۔ فقیر نے حق سبحان و تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

نماز کا درجہ!

اسی مجلس میں حضور غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے نماز کے سلسلہ میں اپنی زبان مبارک سے ارشاد فرمایا کہ نماز ایمان والوں کے لئے معراج کا درجہ رکھتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ نماز کا درجہ دوسری تمام عبادتوں سے بلند ہے جو عبادت مسلمانوں کو خدا سے ملاتی ہے وہ نماز ہے۔ نماز اللہ اور بندے کے درمیان ایک راز ہے اور راز صرف نماز ہی میں کہا جا سکتا ہے۔ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے نماز پڑھنے والا خدا سے بھید کی بات کہتا ہے۔

نماز کے ذکر کے بعد میری طرف مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا کہ جب میں سلطان المشائخ حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ حضور نے بے پناہ کرم سے مجھے سلسلہ میں داخل فرمایا۔ میں ۸ برس تک حضور کی خدمت شریف میں حاضر رہا۔ دن رات خدمت میں کمربستہ رہا نہ دن کو دن سمجھا نہ رات کو رات۔ حضور کہیں سفر میں

تشریف لے جاتے تھے تو میں سامان سفر بستر وغیرہ اٹھا کر ہمراہ رہتا تھا۔ ہر وقت اطاعت اور فرماں برداری کے لئے مستعد رہتا۔ پیرو مرشد نے جب مجھے بہت زیادہ خدمت گزار پایا تو مجھے اس قدر نعمت عطا فرمائی کہ اس کی کوئی انتہا نہیں۔ خدمت ہی سے ملتا ہے جو کچھ ملتا ہے۔ مرید کو چاہئے کہ پیر کے حکم سے تجاوز نہ کرے۔ تسبیح و تعلیل' اماد و ظیفہ جو کچھ مرشد کی تعلیم ہو اسے توجہ کے ساتھ حاصل کرے۔ اس پر پورا پورا عمل کرے تا کہ درجہ کمال تک رسائی حاصل کرے۔ پیر مرید کیلئے مشاطہ کا حکم رکھتا ہے۔ مشاطہ ظاہری بناؤ سنگار کرتی ہے۔ پیر مرید کی روح و قلب کو سنوار دیتا ہے۔ خدمت ہی سے عظمت ملتی ہے۔

خدا اور رسول کی اطاعت!

سرکار غریب نواز کا ارشاد ہے کہ امام ابواللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب تیسیرؒ میں تحریر فرمایا ہے کہ ہر روز دو فرشتے آسمان سے نازل ہوتے ہیں۔ ایک فرشتہ کعبہ کی چھت پر کھڑے ہو کر ندا کرتا ہے جو انسان خدا کے فرض کو ادا نہیں کرتا۔ وہ چاروں طرف بھٹکتا پھرتا ہے۔ خدا کی حفاظت سے محروم ہو جاتا ہے۔ دوسرا فرشتہ گنبد خضرا کے اوپر سے ندا دیتا ہے۔ اے بنی آدم ہوشیار ہو جاؤ جو شخص حضور سرور عالم کی سنت پر عمل نہیں کرتا قیامت کے دن اسے حضور کی شفاعت نصیب نہ ہوگی۔

وضو کی فضیلت!

سلسلہ سخن جاری رکھتے ہوئے خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک روز خواجہ فضیل بن فیاض وضو کرتے ہوئے اتفاق سے دو مرتبہ ہاتھ دھونا بھول گئے' نماز پڑھ لی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں فرمایا۔ ''تعجب کی بات ہے۔ فضیل تمہارے وضو میں نقص رہ جاتا ہے'' خوف کے مارے خواجہ صاحب کی آنکھ کھل گئی۔ دوبارہ وضو کر کے نماز پڑھی۔ خدا سے عہد کیا کہ اس غلطی کے کفارہ میں ایک سال برابر پانچ سو رکعتیں روزانہ پڑھا کروں گا۔ حضرت خواجہ صاحب نے بڑے ذوق وشوق سے اپنا عہد پورا کیا۔

باوضو سونے کی فضیلت!

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ عارفوں میں اہل فضل کا ایک گروہ ایسا

ہے جو رات دن وسعت حق سبحانی تعالیٰ کی صحبت میں مستغرق رہتا ہے۔ ان کے حالات میں مرقوم ہے کہ جب بندہ طہارت کے ساتھ سوتا ہے۔ فرشتوں کو خدا کا حکم ہوتا ہے کہ جب تک میرا بندہ سوتا ہے تم اس کی حفاظت کرتے رہو پھر جب بندہ سو کر اٹھتا ہے ۔ یہ فرشتے دعا کرتے ہیں الٰہی اس بندہ کو بخش دے یہ تیرا نیک بندہ پاک صاف ہو کر سویا تھا۔

انہی عارفوں کے حالات میں لکھا ہے کہ جو آدمی وضو کر کے سوتا ہے اس کی روح پرواز کر کے عرش کے نیچے پہنچ جاتی ہے۔ خدا کا حکم ہوتا ہے اسے خلعت فاخرہ پہناؤ۔ روح اس انعام و اعزاز پر سجدہ شکر ادا کرتی۔ اس کے بعد اسے زمین پر واپس آنے کی اجازت ملتی ہے۔ اس روح کی آسمان میں تعریف بیان کی جاتی ہے اور جو بندہ ناپاکی کی حالت میں سوتا ہے۔ اس کی روح پہلے آسمان کے نیچے سے ہی واپس کر دی جاتی ہے۔ فرشتے کہتے ہیں تو اس لائق نہیں کہ تجھے درجہ رفعت عطا کیا جائے تجھے خدا کے دربار میں سجدہ کرنا تو نصیب نہیں ہوگا۔

سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ داہنے ہاتھ سے کھانا کھانا چاہئے بائیں ہاتھ سے استنجا وغیرہ کا کام لیا جائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

عارف کے دل میں عشق ہر وقت جوش مارتا رہتا ہے!

سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے عارفوں کے ذکر کے سلسلہ میں فرمایا۔ عارف وہ شخص ہوتا ہے جس پر عالم غیب سے ہر روز سو ہزار تجلیاں عکس فگن ہوں۔ ایک ہی وقت میں کئی ہزار جلوے اور کئی ہزار کیفیتیں ظاہر ہو جائیں۔ آپ نے فرمایا۔ عارف تمام عالم کی خبر رکھتا ہے۔ محبت کی باریکیوں کی اچھی طرح تصریح و تشریح جانتا ہے۔ عارف وہ ہے جو ہر وقت عشق کے دریا میں تیرتا رہتا ہی اور اسرار سرمدی اور انوار الٰہی کے موتی نکال کر لائے اور پرکھنے والے جوہریوں کے سامنے پیش کرے جو دیکھے بہت زیادہ پسند کرے اور اس کے عارف ہونے کی گواہی دے۔

عارف کے دل پر عشق ہر وقت جوش مارتا رہتا ہے۔ اس کی یہ حالت ہوتی ہے کہ وہ ہر وقت دوست کی یاد میں مستغرق رہتا ہے۔ کھڑا ہو تو دوست کی یاد میں بیٹھا ہو تو دوست

کے تصور میں۔ سوئے تو دوست کے خیال میں عالم بیداری میں عظمت الٰہی کے گرد طواف کرتا رہتا ہے۔ وہ دم بھر کے لئے بھی دوست کے فکر سے غافل نہیں ہوتا۔

نماز اشراق کی فضیلت،

سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ اہل عشق فجر کی نماز پڑھ کر مصلے پر بیٹھے رہتے ہیں۔ جب سورج نکلتا ہے جانماز سے اٹھتے ہیں۔ اس سے ان کا یہ مقصد ہوتا ہے کہ دوست (حق سبحانہ) کی نظر میں مقبول ہو جائیں۔ جب کوئی شخص فجر کی نماز پڑھ کر مصلے پر بیٹھ جاتا ہے اور طلوع آفتاب تک اللہ اللہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرشتوں کو حکم ہوتا ہے کہ جب تک میرا بندہ مصلے پر بیٹھا رہے تم اس کے برابر بیٹھ کر اس کی مغفرت کیلئے دعا مانگتے رہو۔

حضرت خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں تحریر فرمایا ہے کہ ایک روز حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے شیطان کو نہایت غمگین صورت میں دیکھا۔ دریافت فرمایا۔ کیا بات ہے' اس قدر ملول اور غمگین کیوں ہے۔ شیطان نے جواب دیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی امت کے چار گروہ نے میری جان پر ظلم توڑ رکھا ہے۔ ان میں پہلا گروہ موذنوں کا ہے۔ جب اذان سننے والا اس کا جواب دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اذان دینے والے اور سننے والے دونوں کو بخش دیا۔ یہ سن کر میرے دل پر بجلی گرتی ہے' دوسرا گروہ مجاہدین فی سبیل اللہ کا ہے جس وقت مجاہدین نعرہ تکبیر لگاتے ہیں۔ خدائے تعالیٰ کی طرف محبت کی نظروں سے دیکھتے ہیں۔ حکم فرماتا ہے ہم نے گھوڑوں اور گھوڑے سواروں کو بخش دیا۔ یہ رحمت دیکھ کر میری جان نکل جاتی ہے' تیسرا گروہ ان لوگوں کا ہے جو حلال طریقے سے روزی کماتے ہیں جب یہ لوگ اپنی پاک کمائی کا پیسہ راہ خدا میں دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ لینے اور دینے والے دونوں کو بخش دیتا ہے۔ چوتھا گروہ ان لوگوں کا ہے جو فجر کی نماز پڑھ کر طلوع آفتاب تک مصلے پر بیٹھے رہتے ہیں اور اشراق کی نماز پڑھ کر کاروبار میں لگ جاتے ہیں۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے عالم ملکوت کے قیام کے زمانہ میں لوح محفوظ پر لکھا ہوا دیکھا تھا کہ جو شخص فجر کی نماز پڑھ کر اپنے مصلے پر بیٹھا رہے پھر سورج نکلنے پر اشراق کی

نماز پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اسے بخش دیتا ہے۔ قیامت کے دن وہ آدمی اپنے متعلقین میں سے ۷ آدمیوں کی شفاعت کرے گا۔

سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے فقہ اکبر میں یہ روایت پڑھی ہے کہ کسی زمانہ میں ایک شخص نے ۴۰ سال تک کفن کھسوٹی کا کام کیا۔ جب وہ مرا تو کسی شخص نے خواب میں اسے جنت کے باغوں میں سیر کرتے دیکھا۔ اس آدمی نے حیرت سے دریافت کیا کہ تم تو کفن چرایا کرتے تھے۔ تم نے ایسا کون سے کام کیا جس کے بدلے حق تعالیٰ نے جنت عطا فرمائی۔ کفن کھوٹ نے جواب دیا بھائی میں تو سر سے پیر تک گناہوں میں غرق تھا۔ البتہ فجر کی نماز پڑھ کر جانماز پر بیٹھا ہوا وظیفہ پڑھتا رہتا۔ سورج نکلنے کے بعد اشراق کی نماز پڑھا کرتا تھا۔ نماز اشراق کے بعد اپنے کام میں مشغول ہو جایا کرتا تھا۔ خدا تعالیٰ ذرہ نواز ہے اس نے میرے گناہ معاف فرمادیئے۔

عارف کی پہچان!

سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ جب عارف پر حال وارد ہوتا ہی اسے اپنے ذوق وشوق میں دنیا جہان کی خبر نہیں رہتی وہ اپنے حال میں مست و بے خود رہتا ہے۔ اعلیٰ پایہ کے فرشتوں کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا۔

عارف کی ایک پہچان یہ بھی ہے کہ اس کے چہرے پر ہروقت مسکراہٹ کھیلتی رہتی ہے۔ عارفوں پر ایک کیفیت طاری ہوتی ہے اس حالت میں وہ ایک قدم اٹھاتے ہیں تو زمین سے عرش اور حجاب تک پہنچ جاتے ہیں پھر اس سے آگے حجاب کبریائی تک رسائی ہو جاتی ہے۔ دوسرا قدم اٹھاتے ہی اپنے مقام پر آجاتے ہیں۔

یہ ذکر کرتے وقت حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ بزرگ کی آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے۔ فرمایا جو کچھ میں نے بیان کیا۔ یہ عارفوں کا ادنیٰ درجہ ہے۔ عارف کامل کے درجہ کو خدا ہی جانتا ہے کہ وہ کس مقام پر ہیں اور کہاں تک ان کی رسائی ہوتی ہے۔

غسل جنابت!

ایک روز خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ آدمی کے بدن پر ہر بال کی جڑ میں

ناپاکی ہوتی ہے۔ آدمی کو چاہئے کہ ہر بال کی جڑ میں پانی پہنچائے اور بالوں کو اچھی طرح بھگوئے۔ اگر ایک بال بھی سوکھا رہ گیا تو قیامت کے دن جسم کا اس سے جھگڑا ہوگا۔

فتاویٰ ظہیریہ میں ہے کہ انسان کا منہ پاک ہے۔ ناپاک آدمی کے پانی پینے سے برتن ناپاک نہیں ہوتا۔ خواہ وہ حائضہ عورت ہو یا ناپاک مرد' مسلمان ہو یا کافر' شریعت کے قانون کے مطابق ہر شخص کا منہ پاک ہے۔

ایک روز کسی صحابی نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ اگر گرمی کے موسم میں کسی ایسے شخص کو پسینہ آ جائے جس پر غسل واجب ہو تو اس پسینہ کے کپڑے پر لگنے سے کپڑا ناپاک ہو جائیگا؟ ارشاد ہوا نہیں کپڑا پاک رہے گا۔ انسان کا تھوک بھی پاک ہے۔ کپڑے پر پڑ جانے سے کپڑا ناپاک نہیں ہوگا۔

اس سلسلہ میں آپ نے فرمایا کہ میں نے حضرت عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی سنا ہے کہ جب آدم علیہ السلام جنت سے دنیا میں تشریف لائے اور حضرت حوا کے ساتھ مقاربت کا اتفاق ہوا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آدم علیہ السلام سے فرمایا۔ اے پیغمبر خدا اٹھئے' اپنا بدن پانی سے دھو کر پاک کر لیجئے۔ آدم علیہ السلام نے غسل فرمایا۔ ان کی طبیعت کو بہت خوشی اور فرحت محسوس ہوئی۔ آدم نے فرمایا' بھائی جبرائیل یہ تو بتاؤ کہ اس غسل میں کچھ ثواب بھی ہے؟ جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا۔ آپ کے بدن پر جتنے بال ہیں ان میں سے ایک ایک کے بدلے سال بھر کی عبادت کا ثواب آپ کے نامہ اعمال میں لکھا جائے گا۔ غسل کرنے سے جتنے قطرے پانی کے آپ کے جسم سے زمین پر گریں گے۔ ایک ایک قطرے سے حق تعالیٰ فرشتہ پیدا کرے گا۔ یہ فرشتوں کی جماعت قیامت تک عبادت الٰہی میں مصروف رہے گی۔ ان سب کا ثواب آپ کے اعمال نامہ میں لکھا جائے گا۔ آدم نے فرمایا کیا یہ ثواب میرے لئے ہی مخصوص ہے؟ جبرائیل نے فرمایا کہ آپ کی اولاد میں جو ایمان دار جائز ضرورت کے بعد غسل کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے جسم کے ہر ہر بال کے عوض میں ایک ایک برس کی عبادت کا ثواب اس کے نامہ اعمال میں تحریر کرائے گا۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ یہ ذکر فرما کر زار زار رونے لگے۔ فرمایا یہ حال ان لوگوں کا ہے جو جائز اور حلال صورت میں غسل کرتے ہیں۔ لیکن جو شخص حرام کاری کے بعد

غسل کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے ہر ہر بال کے عوض ایک ایک برس کا گناہ اس کے اعمال نامہ میں لکھے گا اور غسل کرتے وقت جتنے پانی کے قطرے اس کے جسم سے زمین پر گریں گے ہر ہر قطرے سے ایک دیو پیدا ہوگا۔ پھر قیامت تک یہ دیو جس قدر بدکاری کریں گے ان سب کے گناہ اس آدمی کے اعمالنامہ میں لکھے جائیں گے۔

شریعت' طریقت اور حقیقت!

ایک روز ارشاد فرمایا کہ سلوک کی پہلی سیڑھی شریعت ہے۔ شریعت کے احکام پر پورا پورا عمل کرنا واجب ہے۔ بال برابر بھی کسی حکم سے انحراف نہ کرنا چاہئے۔ شریعت پر عمل پیرا ہوکر دوسرے درجہ میں طریقت پر رسائی حاصل ہوتی ہے۔ یہاں بھی استقلال شرط ہے۔ طریقت کے راستوں کو پابندی کے ساتھ طے کرنے کے بعد انسان کو اس سے بھی بلند مرتبہ یعنی معرفت حاصل ہوتی ہے اور جب اس مرتبہ میں کمال ہو جاتا ہے اور دل پر تجلیات منکشف ہونے لگتی ہیں تو مرتبہ حقیقت تک رسائی ہو جاتی ہے۔ یہ مرتبہ سب سے اعلیٰ ہے۔ جب آدمی اس مرتبہ پر پہنچ جاتا ہے تو وہ جو کچھ چاہتا ہے اسے مل جاتا ہے۔

نماز خدا کی امانت ہے اس کی پوری طرح حفاظت کرنی چاہئے!

ایک روز ارشاد ہوا کہ نماز خدا تعالیٰ کی طرف سے بندوں کے پاس ایک امانت ہے۔ بندوں کو چاہئے کہ اس امانت کی اس طرح حفاظت کریں کہ قدرے قلیل بھی خیانت کا شائبہ تک نہ ہو۔ نماز اس طرح ادا کرنی چاہئے جو نماز ادا کرنے کا حق ہے۔ رکوع' سجود اچھی طرح ادا کرنے چاہئیں۔ نماز کے سب ارکان اطمینان خاطر اور تعدیل کے ساتھ ادا کرنے چاہئیں۔

ارشاد ہوا میں صلوۃ مسعودی میں لکھا ہوا دیکھا ہے کہ جب کوئی بندہ نماز ادا کرتا ہے' رکوع' سجود' قرات و تسبیح سب باتوں کو بخوبی کے ساتھ ادا کرتا ہے تو اس نماز کو آسمان پر لے جاتے ہیں اور اس نماز کا نور آسمان پر پھیل جاتا ہے جس کی وجہ سے آسمانوں کے دروازے کھل جاتے ہیں اور وہ نماز عرش کے نیچے جاتی ہے۔ ندا آتی ہے۔ اے نماز سجدہ کر اور اس نمازی کیلئے ہمارے دربار سے بخشش طلب کر۔ جس نے تیرے حق کو اچھی طرح ادا کیا

ہے۔نماز حسب فرمان الٰہی بخشش طلب کرتی ہے اور رحمت الٰہی کا مینہ برسنے لگتا ہے۔

یہ بیان کرتے وقت حضور غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔فرمایا یہ ان لوگوں کا ذکر ہے جو نماز کا حق پوری طرح ادا کرتے ہیں جو لوگ نماز کے ارکان کو حسن و خوبی کے ساتھ ادا نہیں کرتے۔ان کی نماز جب آسمان بالا پر پہنچتی ہے تو آسمان کے دروازے نہیں کھلتے۔فرمان ہوتا ہے اس نماز کو واپس لے جا کر نماز پڑھنے والے کے منہ پر مارو۔نماز اپنے پڑھنے والے کے حق میں بددعا کرتی ہی اور کہتی ہے اے شخص خدا تجھے برباد کرے جیسا تو نے مجھے برباد کیا۔

قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا سوال ہوگا!

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کی زبان مبارک سے سنا ہے کہ قیامت کے دن پیغمبروں' بزرگوں اور تمام مسلمانوں سے سب سے پہلے نماز کے متعلق سوال ہوگا جو جواب دینے سے عاجز رہے گا۔وہ دوزخ کے بھڑکتے ہوئے شعلوں میں جل کر راکھ ہو جائے گا۔

ایک روز سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں چھ درویش سمرقند کے حاضر تھے۔مولانا بہاؤ الدین بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور خواجہ اوحد الدین کرمانی رحمۃ اللہ علیہ بھی تشریف فرما تھے۔اس بات کا ذکر تھا کہ فرض نماز دیر سے پڑھنا کہ وقت گزر جائے اور قضا پڑھنے کی نوبت آ جائے کیسا ہے؟

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں ایک شہر میں تھا۔وہاں کے لوگ نماز کے اس قدر پابند تھے کہ وقت سے پہلے ہی مستعد ہو کر نماز کا انتظار کرتے ہوئے وہ کہنے لگے۔اس کا سبب یہ ہے کہ جب وقت شروع ہو جائے اور ہم وقت پر نماز ادا کرنے سے محروم رہ جائیں۔پھر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا منہ دکھائیں گے۔

حدیث شریف میں ہے کہ مرنے سے پہلے توبہ میں جلدی کرو اور وقت گزرنے سے پہلے نماز پڑھنے میں جلد کیا کرو۔اس کے بعد فرمایا کہ میں نے ایک کتاب میں پڑھا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ نماز کی ادائیگی میں اتنی

دیر لگائی جائے کہ وقت گزر جائے اور دونوں نمازوں کو ساتھ ملا کر پڑھنا پڑے۔

عصر کی نماز میں منافق دیر لگایا کرتے ہیں

ایک روز ارشاد فرمایا کہ میں نے حضرت عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں سنا ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں بتاؤں منافقوں کی نماز کیسی ہوتی ہے۔ صحابہ نے عرض کیا ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ضرور فرمایئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص عصر کی نماز میں اس قدر تاخیر کرے کہ آفتاب غروب ہونے لگے اور دن کی روشنی ہلکی پڑ جائے وہ خطا کار ہے' صحابہ نے عرض کیا کہ عصر کی نماز کا مسنون وقت کون سا ہے۔ ارشاد ہوا کہ عصر کی نماز کا صحیح وقت وہ ہے کہ آفتاب کی روشنی کم نہ ہو (یعنی آفتاب میں زردی نہ آ گئی ہو) جاڑے اور گرمی دونوں موسموں میں یہی حکم ہے۔ اس کے بعد فرمایا کہ جمعہ کی نماز روشنی میں پڑھنی چاہئے۔ ظہر کی نماز میں تاخیر سنت ہے۔

نماز غفلت سے پڑھنے والوں کو سخت عذاب دیا جائیگا!

حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے: فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ کی تفسیر میں مفسرین نے لکھا ہے ویل دوزخ کے ایک کنویں کا نام ہے۔ اس کنویں میں سخت عذاب ہوتا ہی۔ وہ عذاب ان ہی لوگوں کیلئے مخصوص ہے جو لوگ وقت پر نماز نہیں پڑھتے۔ جان بوجھ کر وقت کا خیال نہیں رکھتے۔

صدقہ کی فضیلت!

ایک روز ارشاد فرمایا کہ جو شخص اللہ کے واسطے بھوکے کو کھانا کھلاتا ہے اس کے اور دوزخ کی درمیان سات پردے حائل ہو جاتے ہیں۔ ہر ایک پردہ کی زیارت ۵۰۰ کوس کی مسافت ہے۔

جھوٹ بولنے سے خیر و برکت جاتی رہتی ہے!

سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے جو آدمی جھوٹی قسم کھاتا ہے وہ اپنے پیر میں خود کلہاڑی مارتا ہے۔ جھوٹی قسم کھانے والے کا گھر خیر و برکت سے محروم ہو جاتا ہے۔

سچی محبت کی شناخت!

ایک روز سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ اور خواجہ اجل شیرازی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ سیف الدین باخروی رحمۃ اللہ علیہ بھی زیارت کے واسطے حاضر ہوئے تھے۔ یہ ذکر چھڑ گیا کہ سچی محبت کی کیا علامت ہے؟ حضرت شیخ شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ محبت میں اسی شخص کو ہوا سمجھنا چاہئے جو حالت اشتیاق میں اس قدر محو ہو کہ اس کے سر پر سو ہزار تلواریں چلائی جائیں اور اسے خبر تک نہ ہو۔

ہنسی مذاق بھی اہل سلوک کے نزدیک گناہ کبیرہ ہے!

ایک روز ارشاد فرمایا کہ ہنسنا اہل سلوک کے نزدیک قہقہہ میں داخل ہے اور یہ گناہ کبیرہ میں سے ہے۔ دنیا میں سب سے پہلا کھیل ہنسی مذاق ہے۔ قبرستان میں ہنسنے کی سخت ممانعت ہے۔ اس لئے کہ قبرستان عبرت کی جگہ ہے۔ کھیل کود کی نہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص قبرستان کی طرف جاتا ہے۔ مردے کہتے ہیں اے غفلت شعار انسان جو کچھ تیرے ساتھ پیش آنے والا ہے۔ اگر تجھے معلوم ہوتا تو تیرا گوشت پگھل کر گر پڑتا۔

حضرت فتح موصلی ۸ برس تک روتے رہے!

اس سلسلہ میں حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حکایت بیان فرمائی کہ حضرت خواجہ فتح موصلی رحمۃ اللہ علیہ ۸ برس کامل اس قدر بے قراری سے روتے رہے کہ ان کے رخسار کا گوشت گل کر جھڑ گیا اور اسی حالت میں انتقال فرما گئے۔ ایک شخص نے خواب میں دیکھ کر سوال کیا' کہو اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا۔ فرمایا بخش دیا جس وقت مجھے فرشتے عرش کے نیچے لے گئے۔ میں نے سجدہ کیا۔ میرا دل ہیبت سے تھرتھرا رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پوچھا کہ تم دنیا میں اس قدر کیوں روتے تھے۔ میں نے عرض کیا کہ قبر کی تنگی' قیامت کے عذاب اور دوزخ کے ڈر سے رویا کرتا تھا' نہ معلوم میرا کیا انجام ہو؟ فرمان ہوا جب تو ہمارے خوف سے اس قدر روتا تھا ہم نے تجھے بخش دیا۔

سفر آخرت کی تیاری کرلو!

ایک روز ارشاد فرمایا کہ لوگ جس قدر دنیا سے مشغولیت رکھتے ہیں۔ اگر اتنا وقت

اپنے ذاتی نفع کے کام میں خرچ کریں تو نہ معلوم کیا سے کیا ہو جائیں' آدمی جس قدر دنیا کے کاموں میں مشغولیت رکھتا ہے۔ اسی قدر خدا سے دور ہو جاتا ہے۔ سفر درپیش ہے۔ زادراہ اور سفر کے سامان کی تیاری کرلو وہ دن بہت جلد آنے والا ہے۔ اس دن ایمان کی سلامتی کی ضرورت ہوگی۔ یہ ذکر فرماتے وقت سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھوں میں کھجوریں تھیں۔ حضرت قطب الاقطاب کو عطا کرتے ہوئے زار زار رونے لگے' ہائے ہائے کرتے اور یہ فرماتے تھے۔ اے درویش یقین جان میرا دل قابو میں نہیں ہے۔ جب موت کا خیال آجاتا ہے یا قبر کے عذاب کا تصور کرتا ہوں تو پگھلنے لگتا ہوں۔

قبرستان میں کھانا پینا منافقوں کا کام ہے!

ارشاد فرمایا کہ قبرستان میں جا کر کھانا پینا گناہ کبیرہ ہے۔ جان بوجھ کر نفس کی خواہش سے کھانا' پینا منافقوں کا کام ہے۔ اس لئے کہ قبرستان عبرت کی جگہ ہے نفسانی خواہشوں میں مشغول ہونے اور کھیل کود کی جگہ نہیں۔

ایک روز حضرت خواجہ حسن بصری قبرستان تشریف لے گئے۔ وہاں مسلمانوں کا ایک گروہ کھانے پینے میں مشغول تھا۔ حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ان لوگوں سے دریافت کیا تم مسلمان ہو یا منافق۔ یہ بات ان لوگوں کو بہت بری معلوم ہوئی۔ خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا برا ماننے کی بات نہیں۔ میں نے اس وجہ سے پوچھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے جو شخص قبرستان میں کھائے پیئے وہ منافق ہے۔ قبرستان عبرت کی جگہ ہے' تم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہو کہ یہاں تم سے بہتر لوگ خاک میں سو رہے ہیں' کیڑے مکوڑوں کا شکار بنے ہوئے ہیں' ایک چھوٹے سے قید خانے میں بند ہیں' کھال گل گئی ہے۔ اس کا حسن جو کسی زمانہ میں دلاور دنیا کے لئے نظر افروز تھا خاک میں مل گیا ہے۔ تم نے اپنے ہاتھوں اپنی عزیزوں کو خاک میں ملا دیا ہے۔ تمہارا دل کیونکر گوارا کرتا ہے کہ یہاں بیٹھ کر کھانے پینے میں مشغول رہو اور لہو و لعب کی باتیں کرو۔ خواجہ صاحب کی باتیں سن کر انہوں نے توبہ کی اور بے ادبی کی معافی طلب کی۔

موت سے غافل نہ رہو!

اس کے بعد سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے ایک حکایت بیان فرمائی۔ ارشاد ہوا میں نے کتاب ''ریاحین'' میں لکھا دیکھا ہے کہ ایک دفعہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک قوم پر ہوا جو لہو و لعب میں مشغول تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر ان لوگوں کو سلام کیا۔ یہ لوگ آپ کو دیکھتے ہی مؤدب کھڑے ہو گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہارے پاس کوئی پروانہ آ گیا ہے جو تم موت سے اس قدر بے خوف ہو گئے ہو۔ انہوں نے عرض کیا۔ نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کیا تمہارا حساب کتاب ختم ہو گیا ہے' تمہیں نجات مل گئی۔ جواب دیا نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب یہ مرحلے طے کرنے باقی ہیں تو پھر اس قدر غفلت میں کیوں پڑے ہو۔ لہو و لعب میں کیوں اپنا وقت برباد کرتے ہوں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت کا ان پر ایسا اثر ہوا کہ ان سبھوں نے اسی وقت توبہ کر لی اور اس کے بعد کسی نے ان کو ہنسی مذاق کرتے نہیں دیکھا۔ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تمام مشائخ' اولیاء' اہل طریقت اور پیشوان ملت کا یہی مسلک رہا ہے کہ وہ دنیا سے کنارہ کش رہتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ مرنے کے بعد ان سب مصیبتوں اور مشکلات سے دوچار ہونا پڑے گا۔

مسلمانوں کو ستانا سب سے بڑا گناہ ہے!

سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ مسلمان بھائی کو بے وجہ ستانا گناہ کبیرہ ہے۔ اہل سلوک کے نزدیک مسلمان کو ستانا گناہ کبیرہ ہے۔ اس کے بعد خواجہ بزرگ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں ایک زمانہ میں بغداد گیا۔ دریائے دجلہ کے کنارے ایک بزرگ ایک کٹیا میں اقامت گزیں تھے۔ میں ان کے پاس گیا! سلام عرض کیا۔ انہوں نے اشارہ سے سلام کا جواب دیا اور بیٹھنے کا اشارہ کیا' میں بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد انہوں نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ اسے درویش مجھے دنیا سے کنارہ کشی کیئے ہوئے پچاس برس گزر گئے۔ ان دنوں میں بھی تمہاری طرح سفر کیا کرتا تھا۔ ایک دفعہ ایک شہر میں گزر ہوا۔ وہاں ایک بڑا آدمی لین دین میں بہت سختی کیا کرتا تھا' مجھے اس کی یہ حرکت ناگوار تو معلوم ہوئی مگر چشم پوشی کر

کے چلا آیا۔ غیب سے آواز آئی ''اے درویش' تیرا کیا ہو جاتا اگر خدا کے واسطے اس دنیا دار سے کہتا کہ مخلوق خدا پر اتنا ظلم کرنا اچھا نہیں' خدا سے ڈر اور جفا سے باز آ جا۔ ممکن ہے وہ تیری نصیحت مان جاتا اور ستم سے باز رہتا۔ شاید تجھے یہ خیال آیا کہ یہ دنیا دار جو لطف و ضیافت میرے ساتھ کرتا ہے وہ پھر نہ کرے گا''۔ میں اس دن سے سخت شرمندہ ہوں پچاس برس گزر گئے' کٹیا سے قدم باہر نہیں نکالا۔ رات دن یہی فکر رہتی ہے۔ اگر خدا نے قیامت کے دن مجھ سے اس بات کے متعلق سوال کیا تو کیا جواب دوں گا۔ اتنے میں مغرب کا وقت آ گیا۔ ایک آش کا پیالہ' ایک پانی کا آبخورہ' دو روٹیاں جو کی غیب سے آئیں۔ میں نے ان کے ساتھ روزہ افطار کیا۔ چلتے وقت انہوں نے اپنی جائے نماز کے نیچے سے دو سیب نکال کر دیئے۔

سچے مسلمان کی نشانی!

ایک روز ارشاد فرمایا کہ سلوک میں چوتھا درجہ یہ ہے کہ جب انسان خدا کا نام سنے یا قرآن شریف پڑھے تو اس کا دل نرم ہو جائے' خدا کا خوف دل میں جاگزیں ہو جائے' اعتقاد اور ایمان میں زیادتی ہو' اگر معاذ اللہ خدا کے ذکر سے یا قرآن شریف سننے سے سننے والے کا دل نرم نہ ہو یا گداز میں اضافہ نہ ہو تو یہ گناہ کبیرہ ہے۔ قرآن شریف میں ہے کہ پکے اور سچے مسلمانوں کی نشانی یہ ہے کہ جب ان کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جائے تو انکے قلوب روشن ہو جاتے ہیں اور جب ان کے سامنے اللہ کی آیتیں تلاوت کی جائیں تو ان کا ایمان زیادہ ہو جاتا ہے اور وہ اپنے رب پر یقین رکھتے ہیں''۔

امام زاہد نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ اس آیت کا مطلب یہ کہ درحقیقت وہی لوگ مسلمان ہیں خدا کا نام سن کر جن کے ایمان میں یقین زیادہ ہو جاتا ہے جو شخص خدا کا نام سن کر یا کلام اللہ سن کر ہنسے وہ آدمی یقینی طور پر منافق ہے۔

حضرت ابراہیم خواص کا ذوق وشوق!

حضرت خواجہ غریب نواز ؒ فرماتے تھے کہا یک دفعہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک قوم پر ہوا۔ جو خدا تعالیٰ کا ذکر کرتے وقت دل لگی اور ہنسی مذاق کرتے تھے۔

خدا کے ذکر اور خدا کے کلام سے ان کے دل میں کچھ بھی نرمی کے آثار ظاہر نہ ہوتے تھے۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے۔ فرمایا "یہ تیسرا گروہ منافقوں کا ہے غضب خدا کا' قرآن شریف سنتے ہیں اور دل نہیں پسیجتا" اس کے بعد فرمایا کہ حضرت خواجہ ابراہیم خواص رحمۃ اللہ علیہ ایک جماعت کے پاس سے گزرے۔ یہ جماعت فکر الٰہی میں مشغول تھی' جس وقت ابراہیم خواص رحمۃ اللہ علیہ نے خدائے عزوجل کا نام سنا ایسا ذوق شوق پیدا ہوا کہ رقص کرنے لگے۔ سات دن رات یہی کیفیت رہی' جب ذرا ہوش آتا تھا' خدا کا نام زبان پر جاری ہو جاتا' بے ہوش ہو جاتے۔ پھر سات دن یہی حالت رہی اور جب ہوش آیا۔ وضو کر کے نماز پڑھی' سجدہ میں گئے اور یا اللہ کہہ کر انتقال فرما گئے۔

(ترجمہ)

ہجر دلدار میں دن رات الم کوشی ہے ۔ دوست کی یاد میں عشاق کو بے ہوشی ہے
ذکر محبوب سے حاصل مجھے گوش دو ۔ خلق پھرتی ہے قیامت میں پریشاں لیکن

ماں باپ کی زیارت اور ان کی قدمبوسی

ایک روز حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں اس بات کا ذکر تھا کہ اول سلوک کے طریقہ میں ۵ چیزوں کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔ ان میں پہلی چیز ماں باپ کے چہرہ کی زیارت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو لڑکا اپنے ماں باپ کی صورت خالص اللہ کے واسطے دیکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے نامۂ اعمال میں حج مقبول کا ثواب لکھتا ہے۔ اولاد جب اپنے ماں باپ کی قدم بوسی کرتی ہے۔ حق تعالیٰ ہزاروں برس کی عبادت کا ثواب اس کے نامہ اعمال میں تحریر فرما دیتا ہے اور بخش دیتا ہے۔

اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ ایک روز کسی شخص نے حضرت خواجہ بایزید رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا' تمہیں یہ دولت روحانیت کس طرح حاصل ہوئی تو انہوں نے فرمایا جب میں بچپن میں مسجد میں پڑھنے جاتا تھا۔ ایک روز اس آیت کا سبق پڑھا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ط میں نے اپنے استاد سے اس آیت کے معنی پوچھے۔ استاد نے جواب دیا کہ اس آیت میں حکم ہے کہ ماں باپ کی اطاعت کرو اور ان کی اطاعت بھی اس طرح کرو جس طرح میری

اطاعت کرتے ہو جس وقت میں نے یہ بات سنی بستہ باندھ کر والدہ کی خدمت میں آیا اور ان کے قدموں پر سر رکھ کر عرض کیا' امی جان میں نے سنا ہے کہ خدا تعالیٰ قرآن شریف میں ماں باپ کی اطاعت کا حکم دیا ہے۔ آپ خدا سے دعا کیجئے جو حق آپ کی خدمت کا ہے میں اسے ادا کر سکوں۔ والدہ ماجدہ نے دو رکعت نماز ادا کی اور میرا ہاتھ پکڑ کر قبلہ کی طرف منہ کر کے کہا اے خدا میں اپنا یہ بچہ تیرے سپرد کرتی ہوں۔ یہ دولت جو مجھے حاصل ہوئی۔ والدہ ہی کی دعاؤں کا صدقہ ہے۔

پھر اسی سلسلہ میں ایک گناہ گار نوجوان کا ذکر سنایا کہ جب وہ مر گیا تو لوگوں نے اسے خواب میں حاجیوں کے گروہ کے ساتھ جنت میں سیر کرتے دیکھا۔ لوگوں نے کہا تیرے اعمال تو خراب تھے جنت میں کیسے آ گیا۔ اس نوجوان نے جواب دیا۔ واقعی میرے اعمال بہت خراب تھے۔ بات یہ ہے کہ میں جب گھر سے باہر جایا کرتا تھا تو سر ماں کے قدموں میں رکھا کرتا تھا۔ ماں میرے لئے دعا کرتی تھی یا اللہ میرے بچے کو جنت میں جگہ دیجئو' حج کا ثواب اس کے نامہ اعمال میں لکھیو۔ اللہ تعالیٰ نے میری ماں کی دعا سے مجھے جنت عطا فرما دی۔

قرآن شریف ناظرہ پڑھنا!

ایک روز ارشاد فرمایا کہ جن پانچ چیزوں کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔ ان میں دوسری چیز قرآن شریف ہے۔ میں نے ''شرح اولیا'' میں پڑھا ہے کہ جو شخص دیکھ کر قرآن شریف تلاوت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں دو نیکیوں کا ثواب درج فرماتا ہے' ایک تلاوت قرآن کا ثواب' دوسرا زیارت قرآن کا ثواب اور جتنے حروف قرآن شریف کے پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ ہر حروف کے بدلے دس نیکیاں پڑھنے والے کے اعمال میں شامل کی جائیں اور دس برائیاں اس کے نامہ اعمال سے مٹا دی جائیں۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سلطان محمود غزنوی کی وفات کے بعد لوگوں نے خواب میں دیکھا۔ پوچھا خدا تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا۔ سلطان نے

جواب دیا۔ میں ایک رات ایک شخص کے گھر مہمان تھا۔ طاق میں قرآن شریف رکھا ہوا تھا۔ میں نے دل میں خیال کیا کہ یہاں تو قرآن شریف رکھا ہوا ہے۔ اس جگہ سونا ادب کے خلاف ہے۔ پھر خیال آیا کہ قرآن شریف باہر رکھوا دوں' مگر یہ بات اچھی معلوم نہ ہوئی کہ اپنے آرام کی خاطر قرآن شریف کو باہر رکھنے کیلئے کہوں۔ حق تعالیٰ کو میرا یہ ادب پسند آیا اور مجھے قرآن شریف کی برکت سے بخش دیا۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو شخص قرآن شریف کی طرف ادب و تعظیم کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اس کی آنکھوں میں روشنی زیادہ ہو جاتی ہے اور کبھی اس کی آنکھیں دکھنے نہیں آتیں اور نہ ان میں خشکی پیدا ہوتی ہے۔

اس سلسلہ میں حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حکایت بیان فرمائی کہ کسی زمانہ میں ایک بزرگ اپنے مصلے پر بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے سامنے قرآن شریف رکھا ہوا تھا۔ ایک نابینا ان کے پاس آیا۔ نہایت لجب سے عرض کرنے لگا کہ میں نے بہت علاج معالجہ کیا میری آنکھیں اچھی نہیں ہوتیں۔ اب میں آپ کی خدمت میں اس غرض سے حاضر ہوا ہوں کہ میری آنکھیں اچھی ہو جائیں۔ سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کر دیجئے۔ ان بزرگ نے قبلہ کی طرف منہ کر کے سورہ فاتحہ پڑھی اور قرآن شریف اٹھا کر اس کی دونوں آنکھوں پر ملا۔ فوراً اس کی آنکھیں چراغ کی طرح روشن ہو گئیں۔

اس کے بعد فرمایا کہ میں نے "جامع الحکایات" میں یہ حکایت پڑھی ہے کہ پچھلے زمانہ میں ایک نوجوان فسق و فجور میں استاد روزگار تھا۔ لوگ اس کی خراب باتوں سے تنگ آ گئے تھے کسی کی نصیحت کا اس پر اثر نہ ہوتا تھا۔ قصہ مختصر وہ مر گیا۔ لوگوں نے اسے خواب میں دیکھا کہ سر پر تاج ہے' کمر میں جڑاؤ پٹکا اور بہت ہی عمدہ لباس پہنے ہوئے جنت کے باغیچوں میں سیر کر رہا ہے۔ لوگوں نے پوچھا کہ تو تو بڑا ہی بدکار آدمی تھا جنت میں کیونکر آ گیا اس نے جواب دیا بس دنیا کی ایک نیکی میرے کام آ گئی۔ وہ یہ کہ میں جس جگہ قرآن شریف کو دیکھتا تھا۔ تعظیم کیلئے کھڑا ہو جاتا تھا اور نہایت عزت و حرمت سے اس کی زیارت کیا کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے میرے گناہوں کو صرف اس ایک نیکی کے بدل میں معاف کر دیا جو کچھ ناز و نعمت تم دیکھ رہے ہو۔ قرآن شریف کی تعظیم کا طفیل ہے۔

علماء اور مشائخ کی زیارت!

ایک روز ارشاد فرمایا کہ علماء اور مشائخ کے چہرہ کی طرف محبت اور عقیدت سے دیکھنا بھی عبادت ہے۔ جو شخص عالموں کی زیارت کے لئے نظر اٹھاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی نظر سے ایک فرشتے کو پیدا کرتا ہے جو قیامت تک اس عقیدت مند کیلئے دربار الٰہی میں بخشش کی دعائیں مانگتا ہے جس شخص کے دل میں علماء اور مشائخ کی محبت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں ہزار برس کی عبادت کا ثواب درج فرماتا ہے۔ اگر اس زمانہ میں اس کا انتقال ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اسے عالموں کا درجہ عطا فرماتا ہے اور اعلیٰ علین میں جگہ ملتی ہے۔

پھر یہ حکایت بیان فرمائی کہ پہلے زمانہ میں ایک شخص تھا کسی عالم یا درویش کی صورت دیکھ کر منہ پھیر لیتا تھا' حسد کی وجہ سے ان کی صورت تک دیکھنے کا روادار نہ تھا۔ جب مر گیا اور لوگوں نے اسے قبر میں اتارا کئی مرتبہ اس کا منہ قبلہ کی طرف کیا مگر اس کا منہ قبلہ کی طرف سے پھر گیا۔ ہاتف نے غیب سے آواز دی تم بار بار اس کا منہ قبلہ کی طرف سے پھیر کے اپنے آپ کو اور اس میت کو تکلیف میں مبتلا کرتے ہو یہ دنیا میں ہمارے علماء اور مشائخ سے منہ پھیر لیتا تھا۔ ہم نے قبر میں قبلہ کی طرف سے اس کا منہ پھیر دیا' جو شخص علماء اور مشائخ سے روگردانی کرتا ہے ہم اسے اپنی رحمت سے محروم کر دیتے ہیں۔ اس کو راندہ درگاہ کر دیتے ہیں۔ قیامت کے دن سے اسے ریچھ کی صورت میں اٹھائیں گے۔

بیت اللہ شریف کی زیارت!

ایک روز ارشاد فرمایا کہ بیت اللہ شریف کی طرف دیکھنا بھی عبادت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بیت اللہ شریف کے دیکھنے کیلئے جانا بھی عبادت ہے جو شخص تعظیم کے ساتھ خانہ کعبہ کی زیارت کرتا ہے اللہ تعالیٰ ہزار برس کی عبادت اور حج کا ثواب اس کے نامہ اعمال میں درج کرتا ہے اور اسے اولیائے کرام کے درجہ میں داخل کر دیتا ہے۔

پیر و مرشد کی زیارت!

سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ان پانچ چیزوں میں سے جن کی طرف

دیکھنا شاملِ عبادت ہے پانچویں چیز پیرومرشد کی زیارت ہے۔ سلطان المشائخ حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جو شخص ایک دن اپنے پیر کی خدمت کرتا ہے جو خدمت کرنے کا حق ہے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں مروارید کے ہزار محل عطا فرمائے گا۔ ہر محل کے ساتھ ایک ایک حور بھی عطا کی جائیگی اور قیامت کے دن بے حساب بہشت میں داخل ہوگا اور ہزار برس کی عبادت اس کے اعمال نامہ میں لکھی جائے گی۔

مرید کو چاہئے کہ جو کچھ پیرومرشد اپنی زبان سے ارشاد فرمائیں۔ دلی توجہ کے ساتھ سنے اور جو اوراد وظیفہ اور نماز کی تعلیم پیرومرشد کریں اس پر صدق نیت کے ساتھ عمل کرے۔ پیر کی خدمت میں مستقل حاضر باش رہے جہاں تک ممکن ہو خدمت کرے۔

قیامت کے دن پیرومرشد اپنے مریدوں کو بخشوائیں!

ارشاد ہوا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اولیاء مشائخ اور صدیقین کو خاص اعزاز عطا فرمائے گا۔ ان کے دن اللہ تعالیٰ اولیاء مشائخ اور صدیقین کو خاص اعزاز عطا فرمائے گا۔ ان کے کاندھوں پر کملیاں پڑی ہوں گی۔ ہر کملی میں سو ہزار تاگے ہوں گے۔ ان کے مرید اور امداد ان تاگوں کو پکڑ کر کھڑے ہو جائیں گے۔ جب مخلوق قیامت کے مرحلے سے فارغ ہو جائے گی۔ ان لوگوں میں ایک قوت پیدا ہو جائے گی۔ پل صراط پر پہنچ جائیں گے عذاب کی مجال نہ ہوگی جو ان کے قریب آسکے۔

اصحاب کہف حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے!

ایک روز ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جتنی چیزیں اپنے علم اور قدرت سے پیدا کیں ہیں۔ اگر انسان ان میں غور کرے ایک دم دیوانہ ہو جائے' دنیا کے کام کا نہ رہے۔ ایک دفعہ حضور سرو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے اصحاب کہف سے ملاقات کی خواہش ظاہر کی' حکم ہوا۔ ہماری مصلحت یہ ہے کہ تم ان کو دنیا میں نہ دیکھو آخرت میں دیکھنا۔ اگر تمہاری خواہش ہو کہ وہ تمہارے دین میں داخل ہو جائیں تو ایسا ہو سکتا ہے۔ تم اپنے اصحاب کو کملی پر بٹھاؤ۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کملی پر بیٹھ گئے۔ کملی ان سب کو اصحاب کہف کے غار میں لے گئی۔ حق تعالیٰ نے انہیں زندہ کر دیا۔ صحابہ کرام نے ان کو سلام کیا۔ انہوں نے

سلام کا جواب دیا۔ اس کے بعد صحابہ کرام نے ان کے سامنے دین محمدی پیش کیا۔ انہوں نے فوراً کلمہ پڑھ لیا۔ مسلمان ہو گئے۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کون سی چیز خدا کی قدرت سے خارج ہے۔ انسان کو چاہئے کہ اس کے احکام کی پابندی میں تقصیر نہ کرے۔ اس کے بعد جو چاہے گا وہی ہوگا۔

اس کے بع فرمایا ایک زمانہ کا ذکر ہے میں حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر تھا۔ درویشوں کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی۔ اولیاء کرام کے مجاہدوں کا ذکر ہو رہا تھا۔ اسی درمیان میں ایک دبلا' پتلا' کمزور' بوڑھا حاضر مجلس ہوا۔ اسلام عرض کیا۔ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے اسے اپنے پاس بٹھا لیا اس بوڑھے نے رو رو کر اپنا قصہ بیان کرنا شروع کیا کہ آج سے تیس برس پہلے کی بات ہے۔ میرا لڑکا غائب ہو گیا۔ اس کی جدائی سے میری حالت خراب ہو گئی کہ نہ معلوم وہ لڑکا زندہ ہے یا مر گیا؟ حضور کی خدمت مین اس غرض سے حاضر ہوا ہوں کہ اس کی جان کی سلامتی کیلئے سورہ فاتحہ اور اخلاص تلاوت کرنے کی نسبت عرض کروں آپ حق تعالیٰ سے دعا فرمائیں میرا بیٹا میرے پاس واپس آ جائے۔ سلطان المشائخ حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ نے مراقبہ فرمایا اور بہت دیر کے بعد سر اٹھا کر فرمایا حاضرین سورہ فاتحہ اور اخلاص پڑھو تا کہ اس کا لڑکا واپس آ جائے' جب سب لوگ فاتحہ سے فارغ ہو چکے تو آپ نے اس بوڑھے کو مخاطب کر کے فرمایا' جاؤ تم اپنے گھر جاؤ' تمہارا لڑکا واپس آ رہا ہے' جب تمہارا لڑکا تمہارے پاس آ جائے اسے میرے پاس لے آنا' وہ بوڑھا تعظیم و تکریم بجا لا کر رخصت ہو گیا۔ ابھی وہ بوڑھا اپنے گھر نہ پہنچا تھا کہ کسی شخص نے اس بوڑھے کو دیکھ کر کہا' مبارک ہو تمہارا لڑکا واپس آ گیا۔ گھر پہنچ کر لڑکے کو دیکھ کر آنکھیں شاد ہوئیں اور الٹے پاؤں اپنے لڑکے کو ساتھ لے کر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا۔ قدمبوسی کی۔ حضرت سلطان المشائخ نے اس لڑکے کو اپنے پاس بلا کر دریافت فرمایا تو کہاں تھا؟ اس نے عرض کیا کہ میں ایک کشتی میں قید تھا۔ ہاتھ پیر بندھے ہوئے تھے۔ کشتی والے نے قید کر رکھا تھا۔ ایک درویش بالکل حضور کی شکل کے آئے ہتھکڑیاں کھول دیں اور گردن پکڑ کر مجھے اپنے پاس کھڑا کیا اور اپنے پاؤں میرے پاؤں پر رکھ کر

فرمایا۔ آنکھیں بند کرو۔ میں نے آنکھیں بند کر لیں۔ آنکھیں کھولیں تو اپنے مکان کے دروازہ پر کھڑا تھا۔ اس کے بعد وہ لڑکا کچھ کہنا چاہتا تھا۔ آپ نے اشارے سے اسے منع فرمایا۔ اس بوڑھے نے حضرت سلطان المشائخ کے قدموں پر سر رکھ کر عرض کیا اس زمانہ میں بھی ایسی قدرت والے اللہ کے بندے موجود ہیں مگر اپنے آپ کو چھپائے رکھتے ہیں۔

ہوا، روشنی اور تاریکی کے موکل فرشتے

اس کے بعد فرمایا کہ حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ ہابیل نامی پیدا کیا ہے۔ اس کی ہیبت اور بزرگی کا علم خدا ہی کو ہے۔ یہ فرشتہ اپنا ایک ہاتھ مشرق کی طرف اور دوسرا مغرب کی طرف پھیلائے ہوئے ہے۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اس کی دو زبانیں ہیں۔ یہ فرشتہ دن کی روشنی اور رات کی تاریکی پر ہے۔ مشرق والے ہاتھ میں دن کی روشنی کا انتظام ہے۔ مغرب والے ہاتھ میں رات کی تاریکی کا اور فرشتہ جب روشنی ہاتھ سے چھوڑتا ہے تمام دنیا میں روشنی پھیل جاتی ہے اور جب تاریکی چھوڑتا ہے تو دنیا میں تاریکی پھیل جاتی ہے۔ اس فرشتہ کے پاس ایک تختی لٹکی ہوئی ہے جس میں سیاہ اور سفید لکیریں کھینچی ہوئی ہیں۔ ان لکیروں کو دیکھ کر کبھی وہ فرشتہ ایک ہاتھ بڑھا دیتا ہے تو دن کی روشنی تیز ہو جاتی ہے۔ جب دوسرا ہاتھ بڑھا دیتا ہے تو رات کی تاریکی زیادہ ہو جاتی ہے۔ اسی سبب سے کبھی دن بڑا ہوتا ہے۔ کبھی رات کی تاریکی کم ہو جاتی ہے۔

یہ بات ختم فرمانے کے بعد سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ ہائے ہائے کر کے رونے لگے۔ فرمایا دنیا میں اللہ کے بندے ایسے بھی موجود ہیں کہ جو کچھ دنیا میں ہوتا ہے اور جو عجیب کام قدرت کا ظہور میں آتا ہے۔ ان کی آنکھوں کے سامنے آئینہ ہوتا ہے وہ غیب کی باتیں معائنہ کرتے ہیں اور اہل دنیا کی آگاہی کیلئے بیان کرتے ہیں۔

پھر اسی سلسلہ میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ اور بھی پیدا کیا ہے۔ ایک ہاتھ اس کا آسمان پر ہے اس سے ہواؤں کی حفاظت کرتا ہے اور ایک ہاتھ زمین پر ہے۔ اس سے پانی کی حفاظت کرتا ہے اگر وہ فرشتہ پانی سے اپنا ہاتھ کھینچ لے۔ تمام دنیا ڈوب کر مر

جائے اور اگر ہواؤں سے ہاتھ اٹھا لے تو تمام زیروزبر ہو جائے۔

زمین پر تنگی اور فراخی کا منظّم فرشتہ!

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کوہ قاف پیدا کیا ہے۔ یہ پہاڑ اتنا بڑا ہے جس نے تمام روئے زمین کا احاطہ کر رکھا ہے۔ یہ دنیا اور دنیا کی تمام چیزیں اس کے اندر موجود ہیں۔ قرآن پاک میں بھی اس پہاڑ کا ذکر موجود ہے۔ ق و القرآن المجید حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ پیدا کیا جو قاف کی چوٹی پر بیٹھا ہے اور لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی تسبیح پڑھ رہا ہے۔ اس فرشتہ کا نام قرقائیل ہے۔ قرقائیل قاعت کا موکل ہے کبھی ہاتھ کھولتا ہے۔ کبھی بند کرتا ہے۔ دنیا کی رگیں اس کے ہاتھ میں جب خدا تعالیٰ کو زمین پر تنگی منظور ہوتی ہے۔ تو خدا کے حکم سے فرشتہ زمین کی رگوں کو کھینچ لیتا ہے۔ جب رگیں سکڑ جاتی ہے' دریاؤں کا پانی سوکھ جاتا ہے اور زمین خشک بنجر بن جاتا ہے اور جب خدا تعالیٰ زمین پر فراخی کرنا چاہتا ہے۔ فرشتہ خدا کے حکم سے زمین کی رگیں کھول دیتا ہے۔ دنیا میں فراخی پھیل جاتی ہے۔ جب خدا اپنی مخلوق کو ڈرانا چاہتا ہے اور اسے منظور ہوتا ہے کہ اپنی قدرت کے کرشمے دکھا کے اس فرشتہ کو حکم ملتا ہے۔ زمین حرکت میں آ جائے چنانچہ زمین ہلنے لگتی ہے۔ زلزلہ آ جاتا ہے جب تک خدا کا حکم رہتا ہے۔ زمین ہلتی رہتی ہے۔

کوہ قاف میں چالیس دنیا اور بھی ہیں

اسرار العارفین میں ہے کہ اس پہاڑ میں اس دنیا کے علاوہ اس سے بڑی بڑی چالیس دنیا اور بھی ہیں۔ ہر دنیا کے چالیس حصے ہیں۔ اس دنیا کا ایک حصہ موجودہ دنیا سے کہیں بڑا ہے۔ ان چالیس دنیاؤں میں تاریکی بالکل نہیں ہمیشہ روشنی ہی رہتی ہے۔ ان دنیاؤں کی زمین سونے کی ہے' وہاں فرشتے ہی فرشتے آباد ہیں۔ ان دنیاؤں کو نہ آدم نے دیکھا ہے نہ ابلیس نے نہ وہاں دوزخ جنت کا کھٹکا ہے۔ جب سے اللہ نے ان جہانوں کو پیدا کیا ہے وہاں کے فرشتے لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ پڑھا کرتے ہیں یہ

چالیس جہان گویا ۴۰ حجاب ہیں۔ ان حجابوں کی عظمت اور بزرگی کا علم سوائے خدا کے کسی اور کو نہیں۔

پھر فرمایا: یہ پہاڑ ایک گائے کے سر پر قائم ہے' اس گائے کا طول و عرض ۳۰ ہزار برس کی مسافت ہے وہ رات دن خدا کی حمد و ثنا کرتی ہے۔

حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ حکایت جب شیخ مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زبان مبارک سے سنائی تو ان کے پاس ایک درویش کامل بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ دونوں حضرات نے مراقبہ میں سر جھکایا' تھوڑی دیر میں دونوں حضرات غائب تھے' خرقے موجود تھے۔ بڑی دیر کے بعد یہ دونوں حضرات عالم وجود میں ظاہر ہوئے اس درویش نے قسم کھا کر بیان کیا کہ میں اور شیخ مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ دونوں اس پہاڑ پر گئے تھے' اپنی آنکھوں سے ان چالیس جہانوں کی سیر کر کے آئے ہیں۔ حضرت مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے جو کچھ فرمایا تھا وہ ہو بہو صحیح تھا' اس میں ذرہ برابر فرق نہیں۔

دوزخ سانپ کے منہ میں رکھی ہوئی ہے!

ایک روز ارشاد ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک بہت بڑے سانپ کو پیدا کر کے دوزخ پیدا کی پھر سانپ سے فرمایا میں تجھے ایک امانت دیتا ہوں اسے بحفاظت رکھ لے۔ سانپ نے عرض کیا میں ادنیٰ فرماں بردار ہوں' جو کچھ حکم ہوگا اسے دل و جان سے پورا کروں گا۔ حکم ہوا منہ کھولو۔ سانپ نے منہ کھول لیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ دوزخ کو اٹھا کر اسے سانپ کے منہ میں رکھ دو۔ فرشتوں نے تعمیل حکم کی۔ پھر سانپ کو حکم ہوا منہ بند کر' سانپ نے منہ بند کر لیا۔ اب دوزخ ساتویں زمین کے نیچے اس سانپ کے منہ میں ہے۔ اگر دوزخ اس سانپ کے منہ میں نہ ہوتی تو تمام عالم جل کر خاکستر ہو جاتا ہے۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان فرشتوں کو حکم دے گا کہ وہ دوزخ کو سانپ کے منہ سے نکال لو۔ فرشتے اس کو سانپ کے منہ سے نکال لیں گے۔ ہر دوزخ میں ہزار زنجیریں ہوں گی اور ہر زنجیر کو ہزار فرشتے کھینچیں گے اور ہر فرشتہ میں اتنی قوت اور اس قدر طول و عرض ہوگا کہ اگر خدا حکم دے تو تمام مخلوقات کا ایک لقمہ کر لیں۔ یہ فرشتے دوزخ کی آگ سلگائیں گے اور

جب ایک پھونک ماریں گے تمام میدان قیامت میں دھواں پھیل جائے گا۔ جو شخص دوزخ کے عذاب سے محفوظ رہنا چاہے اسے عبادت کرنی چاہیئے۔ ایسی عبادت کرنی چاہیئے جسے وہ اپنے نزدیک سب سے بہتر سمجھتا ہو۔ حضرت قطب الاقطاب نے عرض کیا۔ حضرت وہ عبادت کون سی ہے فرمایا غریبوں کی فریادرسی محتاجوں کی حاجت برآری اور بھوکوں کو کھانا کھلانا۔ ان اعمال سے بہتر کوئی عمل نہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆
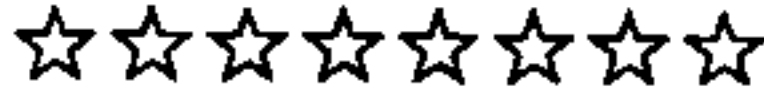
سورہ فاتحہ کے فضائل و برکات

حضور خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مجلس میں سورہ فاتحہ کے فضائل و مناقب بیان فرمائے تھے جن کو حضرت قطب الاقطاب رحمۃ اللہ علیہ نے دلیل العارفین میں تحریر فرمایا ہے۔ ذیل میں اس بیان کا خلاصہ ہدیہ ناظرین ہے۔

آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے ''آثار مشائخ محبت سے'' میں نے لکھا دیکھا ہے کہ قضائے حاجات کیلئے سورہ فاتحہ کثرت سے پڑھنی چاہئے۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کسی کو کوئی مشکل یا مہم پیش آئے تو سورہ فاتحہ اس طرح پڑھنی چاہئے کہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کے آخری م کو الحمد کے ل کے ساتھ ملا دیں اور آخر میں ۳ مرتبہ آمین کہیں۔ حق تعالیٰ اس مہم اور مشکل کا کفیل ہو جائیگا۔

پھر ارشاد فرمایا کہ ایک روز حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے۔ اردگرد صحابہ کرام کا مجمع تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حق تعالیٰ نے مجھے بہت سی ایسی فضیلتیں عطا فرمائی ہیں کہ مجھ سے پیشتر جتنے انبیاء مبعوث ہوئے ان میں سے کسی کو بھی وہ فضیلتیں عطا نہیں ہوئیں۔ ایک روز جبرائیل علیہ السلام نے مجھ سے آ کر کہا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے' میں نے جو کتاب تمہارے پاس بھیجی ہے ان میں ایک سورت ایسی ہے کہ اگر وہ توراۃ میں ہوتی تو حضرت موسیٰ کی امت میں کوئی یہودی نہ ہوتا۔ اگر یہ سورہ زبور میں ہوتی تو حضرت داؤد کی امت میں کوئی شخص مسخ نہ ہوتا۔ اگر یہ سورہ انجیل میں ہوتی تو کوئی شخص حضرت عیسیٰ کی امت میں گمراہ نہ ہوتا۔ وہ سورہ فاتحہ ہے۔ سورہ قرآن مجید میں اس لئے بھیجی گئی ہے کہ اس سورہ کی برکت سے آپ کی امت خدا تعالیٰ کے روبرو سرخرو ہو اور قیامت کے دن محشر کے خوف اور دوزخ کے عذاب سے نجات پائے۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! قسم ہے اس ذات کی جس نے تم کو مخلوق کی ہدایت کیلئے سچائی کے ساتھ بھیجا ہے۔ اگر روئے

زمین کے دریا دوات ہو جائیں اور تمام جہان کے درخت قلم بن جائیں اور ساتویں آسمان اور زمین کاغذ ہو جائیں تو بھی اس سورہ کے نازل ہونے کے بعد سے قیامت تک اس سورہ کے فضائل تحریر میں نہیں آ سکتے۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ سورہ فاتحہ ہر قسم کے درد اور بیماری کی دوا ہے۔ اگر کوئی مریض کسی علاج سے صحت یاب نہ ہو تو فجر کی سنت اور فرض کے درمیان سورہ فاتحہ معہ بسم اللہ پڑھ کر دم کریں۔ حق تعالیٰ شفا عطا فرمائے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ سورہ فاتحہ ہر مرض کی دوا ہے اس کے بعد فرمایا کہ ایک مرتبہ ہارون الرشید سخت بیمار ہو گیا۔ ۲ سال سے زیادہ تکلیف میں مبتلا رہا۔ جب علاج سے عاجز آ گیا تو اپنے وزیر کو حضرت فضیل بن عیاض کی خدمت میں بھیج کر عرض کیا کہ میں سخت بیمار ہوں عاجز ہو گیا ہوں کوئی علاج فائدہ بخش نہیں ہوتا۔ حضرت خواجہ موصوف نے خلیفہ کے سینہ پر ہاتھ رکھ کر ۴۱ بار سورہ فاتحہ پڑھ کے دم کی۔ ابھی تعداد پوری نہ ہوئی تھی کہ خلیفہ کو صحت کلی حاصل ہو گئی۔

پھر فرمایا ایک روز مولائے کائنات سیّدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کسی مریض کی عیادت کیلئے تشریف لے گئے۔ آپ نے سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کی۔ مریض فوراً صحت یاب ہو گیا۔

پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی ہر سورت کا ایک نام رکھا ہے لیکن سورہ فاتحہ کے سات نام ہیں۔ اس کے علاوہ یہ بات ہے کہ اس سورت میں مندرجہ ذیل حروف نہیں آئے اس لئے یہ سورت بان صہ ان ساتوں قسم کی بلاؤں کی دافع ہے۔

(۱) پہلا حرف ث ہے۔ یہ حروف ثبور کا پہلا حروف ہے۔ ثبور کے معنی ہلاکت کے ہیں۔ سورہ فاتحہ کا پڑھنے والا کبھی ہلاکت میں نہیں پڑتا۔

(۲) دوسرا حرف ج ہے۔ جیم پہلا حرف جہنم کا ہے۔ اس سورت کا پڑھنے والا جہنم سے محفوظ رہے گا۔

(۳) تیسرا حرف ز ہے جو زقوم کا پہلا حرف ہے۔ زقوم دوزخیوں کی غذا کا نام ہے۔ سورہ فاتحہ پڑھنے والا چونکہ دوزخ میں نہ جائیگا اس لئے زقوم کا سورہ فاتحہ پڑھنے والے کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

(۴) چوتھا حرف ش ہے جو شقاوت کا پہلا حرف ہے۔سورہ فاتحہ پڑھنے والی کو شقاوت سے کیا نسبت۔

(۵) پانچواں حرف ظ ہے جو ظلمت کا پہلا حرف ہے۔سورہ فاتحہ پڑھنے والے کو ظلمت سے کیا واسطہ۔

(٦) چھٹا حرف ف ہے جو فراق کا پہلا حرف ہے۔سورہ فاتحہ پڑھنے والے کو وصال الٰہی نصیب ہوگا۔اس کو فرقت سے کیا کام۔

(۷) ساتواں حرف خ ہے جو خواری کا پہلا حرف ہے۔سورہ فاتحہ پڑھنے والا دنیا و آخر مین کبھی خوار یعنی ذلیل نہ ہوگا۔

امام ناصر بستی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اس سورت میں ۷ آیات ہیں انسان کے بدن میں بھی موج ہیں جو شخص ان سات آیتوں کو پڑھے گا اللہ تعالیٰ ایک ایک آیت کے بدلے میں اس کے ایک ایک جوڑ کو دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھے گا۔

پھر فرمایا کہ محمد میں پانچ حروف ہیں۔اللہ تعالیٰ نے ۵ وقت کی نمازیں فرض کی ہیں جو شخص ان پانچ حرفوں کو پڑھے گا اس کے پانچوں وقت کی نمازوں میں جو نقصان ہوگا وہ ان حرف کو پڑھنے سے پورا ہو جائیگا۔

پھر اللہ میں تین حرف ہیں۔اگر محمد کے پانچ حرفوں کی تعداد اس تعداد میں شامل کر دی جائے تو مجموعہ آٹھ ہو جاتا ہے۔پس جو شخص الحمد پڑھے گا۔اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دے گا۔جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔

پھر رَبِّ الْعَالَمِيْنَ میں دس حرف ہیں۔اگر دس کو آٹھ کے ساتھ جمع کیا جائے تو مجموعہ ۱۸ ہو جاتا ہے جو شخص اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ پڑھتا ہے۔اللہ تعالیٰ اس کو ۱۸ ہزار عالم کا ثواب عطا فرمائے گا۔

پھر اَلرَّحْمٰن میں ٦ حروف ہیں۔اگر ٦ عددوں کو ۱۸ کے ساتھ جمع کیا جائے تو مجموعہ ۲۴ ہو جاتا ہے۔دن رات کے بھی ۲۴ گھنٹے ہوتے ہیں جو بندہ ان ۲۴ حروف کو پڑھتا ہے حق تعالیٰ اس کے ۲۴ گھنٹہ کے گناہ معاف فرما دے گا اور وہ گناہ سے ایسا پاک ہو جائے گا جیسے آج ہی اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔

پھر اَلرَّحِیۡمُ میں ۶ حروف ہیں۔ اگر ان چھ عددوں کو۲۴ کے ساتھ ملایا جائے تو ۳۰ ہو جاتے ہیں۔ پل صراط کا راستہ بھی ۳۰ ہزار برس کا ہے۔ جو بندہ ان ۳۰ حروف کو پڑھے گا وہ پل صراط کے ۳۰ ہزار سال کے راستہ کو آناً فاناً طے کر لے گا۔

پھر مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْن میں ۱۲ حروف ہیں۔ اگر ان ۱۲ کو ۳۰ میں جمع کیا جائے تو ۴۲ عدد ہو جاتے ہیں۔ سال بھر کے ۱۲ مہینے اور ہر مہینے کے ۳۰ دن ہوتے ہیں جو شخص ان ۱۲ حروف کو پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے ۱۲ مہینے یعنی ایک سال کے گناہ معاف فرما دے گا۔

پھر اِيَّاكَ نَعْبُدُ میں ۸ حروف ہیں۔ اگر ۴۲ میں یہ ۸ ملا لئے جائیں تو ۵۰ ہو جاتے ہیں۔ قیامت کا دن ۵۰ ہزار سال کا ہوگا۔ ان ۵۰ حرفوں کو پڑھنے سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کو اس کے لئے سہل فرما دے گا۔

پھر اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ میں ۱۱ حروف ہیں۔ اگر ان کو ۵۰ کے ساتھ شامل کر لیا جائے تو مجموعہ ۶۱ ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا و آخرت میں ۶۱ دریا پیدا کئے ہیں جو شخص یہ ۶۱ حروف پڑھے گا۔ ان ۶۱ دریاؤں کے قطرات کے برابر اس کے اعمال نامہ میں نیکیاں لکھی جائیں گی۔

پھر اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ میں ۱۹ حروف ہیں۔ اگر ۱۹ کو ۶۱ کے ساتھ جمع کیا جائے تو مجموعہ ۸۰ ہو جاتا ہے۔ دنیا میں شراب نوشی کی سزا ۸۰ کوڑے ہیں۔ یہ ۸۰ حروف پڑھنے والا کوڑوں کی سزا سے محفوظ رہے گا۔ (یعنی اس سے اس قسم کا گناہ صادر نہ ہوگا)

پھر صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ میں ۴۴ حروف ہیں۔ اگر ان اعداد کو ۸۰ میں شامل کر لیا جائے تو ۱۲۴ ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بندوں کی ہدایت کیلئے ۲۴ ہزار ایک لاکھ پیغمبر دنیا میں بھیجے جو شخص پوری سورہ فاتحہ پڑھے گا اس کے نامہ اعمال میں تمام پیغمبروں کی نیکیوں کا ثواب لکھا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے بخش دے گا۔

حضرت خواجہ غریب نواز فرماتے ہیں کہ میں حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ سفر میں تھا۔ راستہ میں دریائے دجلہ پڑا وہاں کوئی کشتی موجود نہ تھی۔ میں گھبرا کر ادھر ادھر کشتی کو دیکھ رہا تھا۔ حضرت خواجہ صاحب نے فرمایا گھبراتے کیوں ہو نظر اُٹھا کے تو دیکھو ہم

کہاں ہیں۔ میں نے دیکھا تو ہم دریا کے اس پار تھے۔ میں نے تعجب سے دریافت کیا یہ کیا کرشمہ تھا۔ ہم کیونکر دریا پار ہو گئے؟ فرمایا ۵ مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھ کر میں نے دریا کی طرف آنے کیلئے قدم اٹھایا تھا۔ یہ سب اس کی برکت ہے۔ پھر فرمایا کہ اگر کسی شخص پر کوئی مصیبت آ پڑے تو اسے سورہ فاتحہ کا ورد کرنا چاہئے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کی مشکل حل ہو جائے گی۔ اگر اس کی حاجت پوری نہ ہو تو میرا دامن پکڑ لے میں اس کا ذمہ دار ہوں۔

اطاعت حق!

ایک روز ارشاد فرمایا کہ خدا کی رحمت سے کوئی چیز بعید نہیں۔ انسان کو لازم ہے کہ اطاعت حق تعالیٰ میں کوتاہی نہ کرے اور وہ اس کو کسی حال میں میں نہ بھولے۔ اسی سے قربت حاصل کرے اس کے بعد وہ جو چاہے گا ہو جائے گا۔ یہ فرما کر حضرت خواجہ صاحب آبدیدہ ہو گئے اور یہ حکایت بیان فرمائی۔

ایک دن میں اپنے پیرو مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر تھا۔ بہت سے درویش بھی موجود تھے۔ حضرت خواجہ اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے بزرگان دین کے مجاہدات کا ذکر شروع فرمایا تھا کہ ایک بہت ہی نحیف وضعیف شخص لاٹھی ٹیکتا ہوا حاصل ہوا۔ سلام عرض کیا۔ خواجہ اعظم نے سلام کا جواب دیا۔ کھڑے ہو کر بڑی محبت کے ساتھ اسے اپنے سینہ سے لگا کر اپنے پہلو میں بٹھایا۔ اس کے بعد اس بوڑھے آدمی نے اپنا قصہ بیان کیا کہ تیس برس سے میرا لڑکا گم ہے نہ معلوم وہ مر گیا یا زندہ ہے۔ اس کی جدائی سے میری زندگی دوبھر ہو گئی ہے۔ حضور دعا فرمائیں میرا لڑکا واپس آ جائے۔

خواجہ اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے حاضرین سے فرمایا' اس بوڑھے آدمی کے لڑکے کی واپسی کی دعا کرو۔ درویشوں نے دعا کی۔ حضرت خواجہ اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جاؤ جب لڑکا واپس آ جائے ہمارے پاس لے کر آنا۔ وہ بوڑھا زمین خدمت کو بوسہ دے کر واپس ہو گیا۔ ابھی اپنے گھر نہ پہنچا تھا کسی شخص نے اس بوڑھے سے کہا۔ ''مبارک ہو تمہارا لڑکا آ گیا'' بوڑھا گرتا پڑتا گھر پہنچا۔ لڑکے کو دیکھ کر بہت خوش ہوا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر سیدھا خواجہ اعظم کے حضور میں حاضر ہوا۔ خواجہ اعظم نے اسے اپنے قریب بٹھایا۔ فرمایا بیٹا تو کہاں تھا؟

لڑکے نے عرض کیا کہ میں ایک کشتی میں قید تھا۔ کشتی دریا میں رواں تھی۔ میرے ہاتھ پاؤں زنجیروں سے جکڑ بند تھے۔ یکایک ایک بزرگ بالکل آپ کی صورت وشکل کے نمودار ہوئے۔ انہوں نے مجھے قید و بند سے چھڑایا اور اپنے برابر کھڑا کر کے فرمایا۔ اپنا پاؤں میرے پیر پر رکھ۔ میں نے تعمیل حکم کی۔ پھر حکم دیا آنکھیں بند کر میں نے آنکھیں بند کرلیں۔ کچھ دیر بعد فرمایا' آنکھیں کھول۔ اب جو میں نے آنکھیں کھولیں تو اپنے مکان کے دروازے پر کھڑا تھا اتنا کہنے کے بعد وہ لڑکا کچھ اور کہنا چاہتا تھا خواجہ اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے انگلی کے اشارے سے منع فرمایا۔

اس لڑکے کے باپ نے حضرت خواجہ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں سر رکھ کر عرض کیا یہ ہیں خدا کے خاص بندے۔ اس طرح پوشیدہ رہتے ہیں۔

مدراج معرفت!

ایک روز ارشاد فرمایا کہ خواجگان چشت نے سلوک کے ۱۴ درجے بیان کئے ہیں۔ اس راہ پر چلنے والے کو چاہئے کہ یہ ۱۴ مدارج مردانگی کے ساتھ طے کر جائے۔ ان ۱۴ درجوں کو طے کرنے پر کشود کار اور حصول کہاں کا دارد سوار ہے۔ ان درجات کو طے کرنے کے بعد منزل قرب وکمال پر رسائی حاصل ہوتی ہے۔

(۱) مقام توبہ — یہ مقام حضرت آدم علیہ السلام کا ہے۔
(۲) مقام عبادت — یہ مقام حضرت ادریس علیہ السلام کا ہے۔
(۳) مقام زہد — یہ مقام حضرت مسیح علیہ السلام کا ہے۔
(۵) مقام قناعت — یہ مقام حضرت یعقوب علیہ السلام کا ہے۔
(۶) مقام جہد — یہ مقام حضرت یونس علیہ السلام کا ہے۔
(۷) مقام صدق — یہ مقام حضرت یوسف علیہ السلام کا ہے۔
(۸) مقام فکر — یہ مقام حضرت شعیب علیہ السلام کا ہے۔
(۹) مقام استرشاد — یہ مقام حضرت شیث علیہ السلام کا ہے۔
(۱۰) مقام صالحان — یہ مقام حضرت داؤد علیہ السلام کا ہے۔

(۱۱) مقام اخلاص — یہ مقام حضرت نوح علیہ السلام کا ہے۔

(۱۲) مقام دارذان — یہ مقام حضرت خضر علیہ السلام کا ہے۔

(۱۳) مقام شکر — یہ مقام حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ہے۔

(۱۴) مقام محبوبیت — یہ مقام حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔

شرائط حصول راہ طریقت!

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ راہ طریقت پر چلنے والوں کیلئے حسب ذیل شرائط کی پابندی لازم ہے۔

(۱) طلب حق

(۲) طلب مرشد کامل

(۳) ادب

(۴) رضا

(۵) محبت وترک فضولیات

(۶) تقویٰ

(۷) استقامت

(۸) کم کھانا اور کم سونا۔

(۹) دنیا سے علیحدگی۔گوشہ نشینی۔

(۱۰) نماز روزہ

عاشق کو سر یاز خم کرنا چاہئے!

ایک روز ارشاد فرمایا کہ حضرت منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ سے کسی شخص نے پوچھا تھا کہ عشق میں کمال کا درجہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا عشق کو سر نیاز جھکانے کے سوا چارہ نہیں' اچھا برا سب کی طرف سے خیال کرے۔جو کچھ ہو بخوشی منظور کرے اور ذرہ برابر معشوق کی مرضی کے خلاف نہ کرے اور دوست کے مشاہدہ میں اس قدر غرق ہو جائے کہ دین و ایمان کا سوال ہی درمیان میں باقی نہ رہے۔

مشاہدہ میں استغراق!

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ میں نے ایک خدا کے عاشق کو بغداد کے ایک قبہ میں دیکھا۔ اس مرد خدا پر ایک ہزار کوڑوں کی مار پڑی اور اسے خبر تک نہ ہوئی۔ کسی اللہ والے نے اس عاشق خدا سے پوچھا کہو کیا حال ہے تو اس نے جواب دیا۔ محبوب میرے سامنے تھا۔ مشاہدہ میں محو تھا' مجھے خبر نہیں کیا ہوا' کیا نہ ہوا۔

فنا اور بقا کی حقیقت!

ایک روز ارشاد فرمایا کہ ایک بزرگ کہا کرتے تھے کہ جب میں نے دنیا کو دشمن جانا اور مخلوق سے ترک تعلق کر کے خالق کی طرف متوجہ ہوا تو حق تعالیٰ کی محبت اس قدر غالب ہوئی کہ میں اپنے آپ تک کو دشمن سمجھنے لگا۔ موت درمیان سے اٹھ گئی اور لطف بقا وانس حق جلوہ گر ہوا۔

عاشقان الٰہی کو دوزخ جنت کی پرواہ نہیں!

ایک روز ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن عاشقوں کے گروہ کو حکم ہوگا کہ سب بہشت میں چلے جاؤ' عشاق عرض کریں گے ہم بہشت کو کیا کریں۔ ہمیں بہشت کی حاجت نہیں' بہشت انہیں عطا ہو جنہوں نے بہشت کی خاطر تیری عبادت کی ہو۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ جو لوگ اپنی مرضی خدا کے سپرد کر چکے ہیں ان کو راحت بہشت سے کیا سروکار انہیں تو صرف خدا کی ذات (محبوب) مطلوب ہے۔

بہشت میں جاتے وقت اہل اللہ کے پاس محبت کی نشانی ہوگی!

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا محدثین جب جنت میں میں جائیں گے تو ان کے پاس انکا زہد اور علم وعمل کچھ نہ ہوگا۔ مگر اہل اللہ کے پاس وہاں بھی ان کے درد ومحبت کا نشان موجود ہوگا۔

صحبت کے اثرات!

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ صحبت کے اثرات مسلمہ ہیں۔

اگر بد آدمی نیکوں کی صحبت میں بیٹھتا ہے تو نیک ہو جاتا ہے۔ نیک آدمی بدوں کی صحبت میں بیٹھنے سے بد ہو جاتا ہے۔ پس نصیحت نیکوں سے ملتی ہے۔ جو ملتا ہے صحبت سے ملتا ہے۔ اہل سلوک نے فرمایا ہے کہ نیکوں کی صحبت نیک کام سے بہتر ہے اور بدوں کی صحبت برے کام کرنے سے بدتر ہے۔

شقاوت اور سعادت!

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ایک شخص نے حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر زمین بوسی کی اور محبت کے ساتھ دریافت کیا کہ شقاوت کی کیا علامت ہے؟ آپ نے جواب دیا گناہ کر کے معافی کی امید رکھنا شقاوت ہے۔

محبت الٰہی کی علامت!

ایک روز ارشاد فرمایا کہ حضرت ابوسعید ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ حق تعالیٰ جب کسی بندے کو اپنا دوست بناتا ہے تو اس کو اپنی محبت عطا کرتا ہے۔ پھر وہ بندہ اسی طرح کے کاموں سے خوش رہتا ہے اور دوست کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے تاکہ ذات حق سے واصل ہو جائے۔

توکل عارفان!

ایک روز حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں توکل کے بارے میں گفتگو ہو رہی تھی۔ آپ نے فرمایا عارفوں کا توکل یہ ہے کہ سوائے حق تعالیٰ کے کسی غیر سے مدد نہ چاہیں اور کسی کی طرف توجہ نہ کریں۔

حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام سے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے دریافت کیا کہ آپ کیا حاجت رکھتے ہیں۔ جواب دیا تم سے کچھ نہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام چونکہ نفس کی قید سے آزاد ہو چکے تھے اس لئے فرمایا کہ جب حق تعالیٰ ظاہر و باطن کا جاننے والا ہے تو پھر کسی اور سے کیوں مدد مانگوں۔

دنیا میں سب سے زیادہ دو چیزیں اچھی ہیں!

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ میں نے اپنے بھائی شیخ شہاب

الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا ہے کہ دنیا میں دو چیزیں سب سے اچھی ہیں اول فقرا کی صحبت' دوم اولیاء اللہ کی حرمت و عظمت۔

مقام رضائے محبت!

ایک روز ارشاد فرمایا کہ حضرت خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا گیا کہ رضائے محبت کیا ہے؟ فرمایا اگر ساتوں دوزخ عاشق کے داہنے ہاتھ پر رکھ دیئے جائیں تو وہ یہ بھی نہ کہے کہ انہیں بائیں ہاتھ پر رکھا ہوتا۔

قیامت کے دن اللہ کے دوستوں کے چہرے روشن ہونگے!

ایک روز ارشاد فرمایا کہ ''اسرار الاولیاء'' میں لکھا ہے کہ حق تعالٰی قیامت کے دن جب اپنے دوستوں کو زندہ فرمائے گا تو اپنے نور سے ان کے چہروں کو تاباں کر دے گا۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حق کو حق سے دیکھا تھا۔ وہاں زماں' مکان کچھ نہ تھا۔ کیونکہ اس کی حضوری مکان اور صفات سے بھی مجرد ہے وہاں حق ہی حق ہے۔

اللہ کے سچے عاشق اور ان کی مخصوص صفت!

ایک روز ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن جب عاشقان صادق کو بلایا جائیگا۔ اس وقت اگر کسی عاشق نے صدائے محبت بلند کی تو گویا وہ صادق اور ثابت قدم نہ رہا۔ اس کو شرمندگی حاصل ہوگی۔ اس کو اپنا چہرہ عاشقان صادق سے چھپانا پڑے گا اور ایک آواز آئے گی کہ یہ دعویٰ کرنے والے عاشقان صادق نہیں ان کو ہمارے عاشقوں میں سے علیحدہ کر دے۔

تیر پہ تیر کھائے جا یار سے لو لگائے جا　　　آہ نہ کر لبوں کو سی عشق ہے دل لگی نہیں

اقسام توبہ!

ایک روز ارشاد فرمایا کہ اہل سلوک کے نزدیک توبہ کی تین قسمیں ہیں۔ اول کم کھانا تاکہ روزہ کی شرط ادا ہو جائے۔ دوسرے کم سونا تاکہ عبادت کی جائے۔

ہماری چند دیگر مطبوعات